ہندو مذہبی کتابوں
کا
مختصر تعارف

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
(استاذ: دار العلوم ندوۃ العلماء لکھنؤ)

مکتبہ پیام امن
ندوہ روڈ، ڈالی گنج لکھنؤ، یوپی، الھند

جملہ حقوق محفوظ

U-116

نام : ہندو مذہبی کتابوں کا مختصر تعارف

مصنف : مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

ناشر : مکتبہ پیامِ امن، ندوہ روڈ، ڈالی گنج، لکھنؤ

اردو ایڈیشن : جدید ایڈیشن مع اضافہ شدہ

تعداد کتب : ۱۰۰۰

سال : ۲۰۱۰ء

قیمت : ۱۰۰

Writer :	Mufti Mohd Sarwar Farooqui Nadwi
Book Name:	Hindu Mazehbi Kitabi\on ka Mukhtasar Tarruf
Publisher :	Maktaba Payam-e-Amn, Nadwa Road,Daliganj,lucknow 226020, UP, India
Website:	www.islamicjpamn.org
E-Mail:	tasneemlko2012@gmail.com
Phone No.	9984490150, 9919042879

ملنے کے پتے

۱۔ مجلس تحقیقات ونشریات، ندوۃ العلماء، پوسٹ بکس نمبر ۱۱۹ (لکھنؤ)	05222741539
۲۔ نیو سلور بک ایجنسی، 14، محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی	0522-27415
۳۔ الفرقان بکڈپو، نظیر آباد ۳ (لکھنؤ)	9936635816
۴۔ سبحانیہ بک ڈپو، نیا محلہ، جبل پور، مدھیہ پردیش	9424708020
۵۔ ستیہ فاؤنڈیشن 182-A 5 گرین لینڈ کیمپس، پوکھرپور، کانپور	9935044343
۶۔ مکتبہ شباب جدید، ندوہ روڈ، لکھنؤ	9198621671
۷۔ مکتبہ شاہ ولی اللہ جامع مسجد، دیوبند	8439650526

فہرست

مقدمہ ۱۰
ہندو مذہبی کتابوں کا تعارف ۱۳
ہندو مذہبی کتب کا اسلوب ۱۴
ہندو مذہبی کتابوں کی متنی روایت اور نسخوں کا اختلاف ۱۵
ہندو مذہبی کتب اور دیگر مذہبی کتب میں فرق ۱۶
۱۔شروتی (श्रुति) ''جو سنی گئی'' ۱۸
۲۔اسمرتی (स्मृति) ''جو یاد کی گئی'' ۱۹
شروتی (श्रुति) ''جو سنی گئی'' ۲۲
لغوی و اصطلاحی معنٰی: ۲۲
شروتی کی تاریخ، ترتیب اور روایت ۲۲
شروتی کی اہمیت ۲۳
شروتی کی قسمیں ۲۴
وید (वेद) لفظ کے معنٰی ۲۵
وید کی تاریخی حیثیت ۲۵
ویدوں کے مصنف ۲۶
ویدوں کا نزول 14 منیوں پر 23 ہزار سالوں میں ۲۶
روایتی ہندو عقیدہ (Mythological Belief) ۲۶
مہارشی دیانند سرسوتی کے مطابق ویدوں کی تصنیف ۲۷
ویدوں کا ظہور تخلیقِ انسان کے ساتھ ۲۸
جدید آریہ سماجی مؤرخین کی تعبیر ۲۸
ویدوں کے ''کھوئے ہوئے'' حصے شاستری گواہی ۲۹
ویدوں کی قسمیں ۲۹

رِگ وید (ऋग्वेद) کا تعارف ۲۹
رِگ وید کا الہامی زمانہ ۲۹
رِگ وید کی ساخت (Structure) ۳۰
رِگ وید کا موضوع ۳۰
رِگ وید کی تعلیمات ۳۱
یَجُر وید (यजुर्वेद) کا تعارف ۳۳
یجر وید کا الہامی تصور ۳۴
یَجُر وید کے حصے ۳۴
دونوں کی اہم شاکھائیں ۳۴
مجموعی اعداد وشمار: (شُکل یجر وید) ۳۴
مجموعی اعداد وشمار: (کرشن یجر وید) ۳۵
یجر وید کا موضوع ۳۵
یجر وید کی تعلیمات ۳۵
سَام وید (सामवेद) کا تعارف ۳۶
سام وید کا الہامی تصور ۳۷
ترتیب ۳۷
سام وید کا موضوع ۳۷
سام وید کی اہم تعلیمات ۳۸
اَتھر وید (अथर्ववेद) کا تعارف ۳۹
اتھر وید کا الہامی تصور ۳۹
اتھر وید کی ساخت (Structure) ۳۹
اتھر وید کا موضوع ۴۰
اتھر وید کی اہم تعلیمات ۴۰
خلاصہ ۴۱

برہمن (ब्राह्मण) کا تعارف ۴۲
برہمن (ब्राह्मण) گرنتھوں کا زمانہ تالیف ۴۳
مہارشی دیانند سرسوتی کے مطابق ۴۳
برہمن (ब्राह्मण) کی ساخت (Structure) ۴۴
برہمن (ब्राह्मण) کا ویدوں سے تعلق ۴۴
برہمن (ब्राह्मण) کے موضوعات ۴۵
برہمن (ब्राह्मण) گرنتھ کی تعلیمات ۴۵
آرنیک (आरण्यक) کا تعارف ۴۷
آرنیک (आरण्यक) کا زمانہ تالیف ۴۷
مہارشی دیانند سرسوتی کے مطابق ۴۸
آرنیک (आरण्यक) گرنتھ کے مصنفین ۴۹
آرنیک (आरण्यक) گرنتھ کی ترتیب ۴۹
اہم آرنیک (आरण्यक) گرنتھ اور ان کا ویدوں سے تعلق ۵۰
آرنیک (आरण्यक) گرنتھ کے موضوعات ۵۰
خلاصہ ۵۱
اُپنشد (उपनिषद्) کا تعارف ۵۱
اُپنشد (उपनिषद्) کا نزول ۵۲
جدید محققین کے مطابق اُپنشدوں (उपनिषद्) کی تصنیف ۵۳
ساخت (Structure) ۵۳
اُپنشدوں کی کل تعداد ۵۳
کل روایتی تعداد ۵۳
قدیم ترین اہم اپنشد (मुख्य उपनिषद्) ۵۳
اہم قدیم 13 اُپنشد (मुख्य उपनिषद्) ۵۴
اہم اُپنشد اور ان کا ویدوں سے تعلق ۵۵

اُپنشد(उपनिषद्) کے موضوعات ۵۵
اُپنشد(उपनिषद्) کی اہم تعلیمات ۵۶
۲۔اسمرتی(स्मृति)''جو یاد کی گئی'' ۵۷
اسمرتی(स्मृति) کا تعارف ۵۷
اسمرتی(स्मृति) کا مفہوم ۵۸
اسمرتی(स्मृति) کی اقسام ۵۸
دھرم شاستر(धर्मशास्त्र) ۵۹
اسمرتی(स्मृति) کا زمانہ تصنیف ۵۹
A.A. Macdonell کے مطابق ۵۹
S. Radhakrishnan کے مطابق ۶۰
دیانند سرسوتی کے مطابق اسمرتی(स्मृति) کی نوعیت ۶۰
مہارشی دیانند سرسوتی کے مطابق اسمرتی کا زمانہ تصنیف ۶۰
اسمرتیوں کا زمانہ ''منوعہد'' یا ابتدائی انسانی سماج سے جڑا ہوا ہے ۶۱
اسمرتی(स्मृति) کی ساخت ۶۱
اسمرتی(स्मृति) کی تعداد ۶۲
اسمرتی کا موضوع ۶۲
سبھی 9 منو اسمرتیوں کی تفصیل ۶۳
اسمرتی کی بنیادی تعلیمات ۶۵
(الف) ''دھرم شاستر''(धर्मशास्त्र) کا تعارف ۶۷
دھرم شاستر(धर्मशास्त्र) کی ابتدا ۶۸
دھرم شاستر(धर्मशास्त्र) کی کل تعداد ۶۸
9 اہم دھرم شاستر(धर्मशास्त्र) بنیادی قانون گرنتھ ۶۹
دیگر(اُپ اسمرتیاں/ دھرم شاستر) بعد کی قانونی کتابیں ۷۰
''دھرم شاستر''(धर्मशास्त्र) کے موضوعات ۷۱

(ب) اتہاس (इतिहास) ۷۱
رامائن (रामायण) کا تعارف ۷۳
رامائن (रामायण) کی تألیف کا زمانہ ۷۳
جدید محققین کے مطابق ۷۴
رامائن (रामायण) کی ترتیب کا انداز ۷۵
رامائن کے سات کانڈ میں شلوکوں کی تعداد ۷۵
رامائن کے سات کانڈ کا مختصر تعارف ۷۷
رامائن کا موضوع ۷۸
مہابھارت (महाभारत) کا تعارف ۷۹
مہابھارت (महाभारत) کی تألیف ۷۹
تاریخی و علمی (Scholarly) نقطۂ نظر ۸۰
مہابھارت (महाभारत) کی ترتیب کا طریقہ ۸۱
مہابھارت (महाभारत) کے 18 حصے ۸۱
مہابھارت (महाभारत) کے 18 پَروکا مختصر تعارف ۸۲
بھگوت گیتا (भगवद्गीता) کا تعارف ۸۵
بھگوت گیتا (भगवद्गीता) کے مصنف ۸۶
بھگوت گیتا (भगवद्गीता) کا زمانہ تألیف ۸۷
جدید محققین کے مطابق بھگوت گیتا کا زمانۂ تالیف ۸۸
بھگوت گیتا (भगवद्गीता) کی ترتیب ۸۹
بھگوت گیتا کے 3 بنیادی نظریہ ۹۰
شریمد بھگوت گیتا (श्रीमद् भगवद्गीता) کے 18 ابواب ۹۱
بھگوت گیتا کے 18 ابواب کا خلاصہ ۹۱
بھگوت گیتا کی اہم تعلیم ۹۴
پُران (पुराण) کا تعارف ۹۵

پُران (पुराण) کے مصنف ۹۶
پُران (पुराण) کی تصنیف جدید محققین کے مطابق ۹۶
پُران (पुराण) کی ترتیب کا طریقہ ۹۸
پُران (पुराण) کے پانچ حصے (पञ्च लक्षण) ۹۸
پُرانوں کی دیگر ساختی خصوصیات ۹۹
پُران (पुराण) کی تعداد ۱۰۰
18 مہا پُران (महापुराण) کے نام ۱۰۰
پُران (पुराण) کی اہم تعلیم ۱۰۴
آگم (आगम) کا تعارف ۱۰۵
آگم (आगम) کا تاریخی پس منظر ۱۰۶
آگم کی اقسام ۱۰۷
شَیو آگم (शैव आगम) ۱۰۸
ویشنو آگم (वैष्णव आगम) ۱۰۸
شاکت آگم (शाक्त आगम) ۱۰۸
آگم کی ساخت ۱۰۹
آگم کے اہم موضوعات ۱۱۰
درشن (दर्शन) کا تعارف ۱۱۲
درشنوں کی تاریخی حیثیت ۱۱۲
درشنوں کا بنیادی مقصد ۱۱۲
درشن کی تعداد ۱۱۳
۱۔ نیایہ درشن (न्याय दर्शन) ۱۱۴
۲۔ ویشیشک درشن (वैशेषिक दर्शन) ۱۱۴
۳۔ سانکھیا درشن (सांख्य दर्शन) ۱۱۵
۴۔ یوگ درشن (योग दर्शन) ۱۱۶

۵۔ میمانسا درشن (मीमांसा दर्शन)..... ۱۱۷
۶۔ ویدانت درشن (वेदान्त दर्शन)..... ۱۱۸
درشن اور شروتی کا تعلق..... ۱۱۸
آستک اور ناستک درشن..... ۱۱۹

❁❁❁

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مقدمہ

الحمد للہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علیٰ سید المرسلین، اما بعد!

ہندوستان ایک وسیع وعریض ملک ہے، جہاں مختلف مذاہب، اقوام، تہذیبوں اور مذہبی روایات سے تعلق رکھنے والے لوگ صدیوں سے آباد ہیں۔ان میں ہندو مذہب کے ماننے والے اکثریت میں ہیں۔ ہندو مذہب ایک نہایت قدیم اور وسیع مذہبی روایت کا حامل ہے، جس کے عقائد، عبادات، رسوم اور مذہبی تصورات مختلف ادوار میں تشکیل پاتے رہے ہیں۔

بسا اوقات ہندو مذہب سے ناواقف شخص اس کی بعض عوامی رسوم اور رواج کو دیکھ کر یہ سمجھ لیتا ہے کہ اس مذہب کی بنیاد محض رسوم، روایات اور توہمات پر ہے، حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ ہندو مذہبی روایت میں مذہبی، فلسفیانہ، اخلاقی، قانونی، تاریخی اور اساطیری لٹریچر کا ایک بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

ہندو مذہبی کتب میں سب سے قدیم اور بنیادی مقام ویدوں (वेद) کو حاصل ہے، جن میں رِگ وید (ऋग्वेद)، سام وید (सामवेद)، یجُر وید (यजुर्वेद) اور اتھر وید (अथर्ववेद) شامل ہیں۔ روایتی ہندو فکر میں ویدوں کو شروتی (श्रुति) یعنی مقدس اور الہامی طور پر منکشف علم کا درجہ دیا جاتا ہے۔

ان کے علاوہ براہمن (ब्राह्मण)، آرنیک (आरण्यक)، اپنشد (उपनिषद्)، اسمرتی

(स्मृति)، دھرم شاستر (धर्मशास्त्र)، پُران (पुराण)، رامائن (रामायण)، مہابھارت (महाभारत) اور بھگود گیتا (भगवद्गीता) سمیت متعدد مذہبی، فلسفیانہ، قانونی اور تاریخی نوعیت کی کتابیں موجود ہیں۔

ان تمام کتب کا مذہبی درجہ یکساں نہیں ہے، بلکہ ہندو مذہب کے مختلف مکاتبِ فکر اور فرقوں میں بعض متون کی اہمیت اور تعبیر میں فرق بھی پایا جاتا ہے۔ اسی طرح ان کتابوں کی تفاسیر، شروحات اور تراجم کا بھی ایک وسیع علمی ذخیرہ موجود ہے۔

زیرِ نظر کتاب کی تصنیف کا بنیادی مقصد داعیانِ اسلام، علماء، طلبہ اور تقابلِ ادیان سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کو ہندو مذہب کی اہم مذہبی کتابوں سے مختصر مگر منظم انداز میں واقف کرانا ہے۔

کسی قوم تک دعوتِ دین مؤثر انداز میں پہنچانے کے لیے اس کے مذہبی پس منظر، بنیادی عقائد، مذہبی اصطلاحات اور مقدس کتب سے مناسب واقفیت مفید ہوتی ہے۔ مخاطب کے مذہبی تصورات کو سمجھے بغیر اس سے علمی اور دعوتی گفتگو بعض اوقات غلط فہمی کا باعث بن سکتی ہے۔

اسی ضرورت کے پیشِ نظر اس کتاب میں کوشش کی گئی ہے کہ ہندو مذہبی کتب کا تعارف، ان کی درجہ بندی، ساخت، بنیادی موضوعات اور ہندو روایت میں ان کی مذہبی حیثیت سادہ اور قابلِ فہم انداز میں بیان کی جائے۔

یہ وضاحت بھی ضروری ہے کہ ہندو مذہبی کتب کا تعارف پیش کرنے کا مقصد ان کی مذہبی صحت کی توثیق، ان کے تمام مندرجات کی تائید یا اسلامی عقیدے کے مقابلے میں انہیں حجت قرار دینا نہیں ہے، بلکہ یہ مطالعہ بنیادی طور پر علمی، تعارفی اور دعوتی ضرورت کے تحت کیا گیا ہے۔

ایک مسلمان کے لیے قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آخری، محفوظ اور مکمل

کتابِ ہدایت ہے، جو سابقہ آسمانی ہدایات کی تصدیق اور حق و باطل کے درمیان فرق واضح کرنے والی کتاب ہے۔ تاہم دوسری اقوام کے مذہبی لٹریچر سے واقفیت داعی کو ان کے مذہبی تصورات سمجھنے اور حکمت و بصیرت کے ساتھ دعوت پیش کرنے میں معاون ثابت ہوسکتی ہے۔

اس کتاب میں حتی الامکان اس بات کا اہتمام کیا گیا ہے کہ ہندو مذہبی کتب کا تعارف ان کی اپنی مذہبی روایت اور معتبر علمی مصادر کی روشنی میں پیش کیا جائے، تاکہ کسی عقیدے یا کتاب کو اس مقام سے زیادہ یا کم حیثیت نہ دی جائے جو خود ہندو مذہبی روایت میں اسے حاصل ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اس مختصر کاوش کو شرفِ قبول عطا فرمائے، اسے داعیانِ اسلام، علماء، طلبہ اور اہلِ علم کے لیے نافع بنائے، ہمیں حق کو حق سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، اور اس علمی و دعوتی کوشش کو لوگوں کے لیے ہدایت اور خیر کا ذریعہ بنائے۔ والسلام

دعاؤں کا طالب

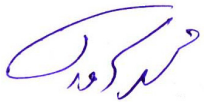

مفتی محمد سرور فاروقی ندوی
استاذ دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
۲ جون ۲۰۱۰ء



ہندو مذہبی کتابوں کا تعارف

ہندو مذہب کی مذہبی کتابیں دنیا کی قدیم ترین روحانی وفکری روایات میں شمار ہوتی ہیں۔ان کا آغاز ویدوں (Vedas) سے ہوا، جو تقریباً 1500 ق.م تا 600 ق.مکے درمیان ترتیب پائیں اور ہندو دھرم کی بنیادی بنیاد سمجھی جاتی ہیں۔ ہندو عقیدے کے مطابق وید ''اپوروشیہ''یعنی انسانوں کی تخلیق نہیں بلکہ الہامی کلام ہیں، جو رشیوں (پیغمبرنما دانشوروں) نے ''سنے''اور محفوظ کیے۔ ویدوں میں فطرت، دیوتاؤں، قربانیوں، اخلاق اور انسانی زندگی کے اصولوں پر زور دیا گیا ہے۔ان کے بعد برہمن، آرنیک اور اُپنشد نے فلسفیانہ رنگ اختیار کیا، جہاں ''آتما'' (روح) اور ''برہمن'' (کائناتی حقیقت) کے تصور نے روحانیت کی گہرائی پیدا کی۔ان کتابوں نے بعد کے ہندو فلسفے، یوگ، کرم، موکش اور دھرم جیسے نظریات کی بنیاد رکھی۔

بعد از ویدک دور میں سمرتی گرنتھوں کا ظہور ہوا، جن میں مذہب کے عملی، اخلاقی اور سماجی اصول بیان کیے گئے۔ رامائن اور مہابھارت نے دھرم کے تصور کو عام انسان کی زندگی سے جوڑا، جبکہ بھگوت گیتا نے عمل (کرما) اور عقیدہ (بھکتی) کا حسین امتزاج پیش کیا۔منوسمرتی نے سماجی قوانین، ذات پات اور انسانی فرائض کی وضاحت کی، اور پرانوں نے دیوتاؤں، کائنات کی تخلیق اور اخلاقی تعلیمات کو عام فہم قصوں کے ذریعے پیش کیا۔ان تمام کتابوں نے نہ صرف ہندو دھرم کو تشکیل دیا بلکہ صدیوں تک بھارتی ثقافت، ادب، فلسفہ اور سماج کو گہرے طور پر متاثر کیا، اسی لیے ہندو متون کو صرف مذہبی نہیں بلکہ انسانی تہذیب کے تاریخی وفکری خزانے کے طور پر بھی دیکھا جاتا ہے۔

ہندو مذہبی کتب کا اسلوب

ہندو مذہبی کتب کا اسلوب یکساں نہیں ہے، بلکہ ان کے زمانۂ تدوین، موضوع، مقصد اور مذہبی حیثیت کے اعتبار سے مختلف ہے۔ قدیم ترین ویدی ادب بالخصوص ویدوں کا اسلوب زیادہ تر منتر، دعاؤں، حمدیہ اشعار اور مذہبی نغمات پر مشتمل ہے، جن میں دیوتاؤں کی ستائش، قدرتی مظاہر، یَجْن (यज्ञ)، مذہبی رسوم اور کائناتی تصورات بیان ہوئے ہیں۔

براہمن (ब्राह्मण) کتب کا انداز زیادہ تشریحی اور رسمی ہے، جن میں ویدی یَجْن اور مذہبی اعمال کی توضیح ملتی ہے، جبکہ آرنیک (आरण्यक) اور خصوصاً اپنشد (उपनिषद्) کا اسلوب فلسفیانہ، مکالماتی اور تمثیلی ہے، جہاں برہمن، آتما، کائنات، معرفت، کرم اور موکش جیسے گہرے موضوعات پر بحث کی گئی ہے۔

اس کے برعکس اسمرتی (स्मृति)، دھرم سوتر (धर्मसूत्र) اور دھرم شاستر (धर्मशास्त्र) کا اسلوب زیادہ تر قانونی، اخلاقی اور ضابطہ جاتی ہے، جس میں فرد، خاندان اور معاشرے سے متعلق مذہبی و سماجی احکام بیان ہوتے ہیں۔

رامائن (रामायण) اور مہابھارت (महाभारत) کا انداز رزمیہ، داستانی اور اخلاقی ہے، جبکہ بھگود گیتا (भगवद्गीता) مکالماتی اور فلسفیانہ انداز میں مذہبی و روحانی تعلیمات پیش کرتی ہے۔

پُران (पुराण) زیادہ تر قصص، اساطیری روایات، دیوتاؤں، اوتاروں، تخلیقِ کائنات، نسب ناموں، تیرتھوں اور مذہبی فضائل کو داستانی انداز میں بیان کرتے ہیں۔

اسی طرح آگم (आगम) اور تنتر (तन्त्र) میں عبادات، منتر، پوجا، مندر، مذہبی رسوم اور عملی طریقوں کی تفصیل زیادہ نمایاں ہے۔ اس طرح ہندو مذہبی ادب میں شعری، منتراتی، تشریحی، فلسفیانہ، مکالماتی، قانونی، داستانی، رزمیہ اور عباداتی تقریباً تمام اہم اسالیب پائے جاتے ہیں۔

ہندو مذہبی کتابوں کی متنی روایت اور نسخوں کا اختلاف

ہندو مذہبی کتب کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ ان کی متنی روایت (Textual Tradition) طویل عرصے پر محیط ہے۔ خصوصاً قدیم ویدی متون صدیوں تک تحریری کتابوں کے بجائے زبانی روایت (Oral Tradition) کے ذریعے محفوظ اور منتقل ہوتے رہے۔ ویدوں کو مخصوص تلفظ، لہجے اور قراءت کے طریقوں کے ساتھ استاد سے شاگرد تک یاد کرایا جاتا تھا۔ اسی بنا پر ویدی روایت میں مختلف شاکھائیں (शाखा) یعنی علمی و قراءتی شاخیں وجود میں آئیں۔ ہر شاکھا کسی وید کے متن، قراءت اور اس سے وابستہ براہمن، آرنیک اور اپنشد کی مخصوص روایت کی نمائندگی کرتی تھی۔ ان میں سے بہت سی شاکھائیں وقت کے ساتھ ناپید ہو گئیں، جبکہ بعض کے متون آج بھی محفوظ ہیں۔

بعد کی ہندو مذہبی کتابوں، خصوصاً رامائن (रामायण)، مہابھارت (महाभारत) اور پُرانوں (पुराण) کی متنی صورت زیادہ متنوع ہے۔ یہ متون طویل عرصے تک نقل، تدوین، توسیع اور علاقائی روایتوں سے گزرتے رہے، جس کے نتیجے میں ان کے مختلف نسخے اور متنی روایتیں (Recensions) وجود میں آئیں۔ مثال کے طور پر رامائن اور مہابھارت کے شمالی اور جنوبی نسخوں میں بعض مقامات پر اشلوکوں کی تعداد، ترتیب اور عبارت میں فرق ملتا ہے۔

اسی طرح پُرانوں کے مختلف مخطوطات اور مطبوعہ ایڈیشنوں میں بعض ابواب، اشلوکوں اور موضوعات کی ترتیب و تعداد مختلف ہو سکتی ہے۔ اس لیے ان کتابوں کے ابواب اور اشلوکوں کی تعداد بیان کرتے وقت کسی ایک نسخے کے اعداد کو تمام نسخوں کے لیے قطعی اور حتمی سمجھنا درست نہیں۔

اسی وجہ سے جدید محققین نے مختلف قدیم مخطوطات کا تقابل کر کے بعض اہم متون کے تنقیدی نسخے (Critical Editions) بھی مرتب کیے ہیں، جن میں مختلف نسخوں کا موازنہ کر کے نسبتاً قدیم اور مشترک متن تک پہنچنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ لہٰذا اس کتاب میں ہندو

مذہبی متون کے ابواب، اشلوکوں، مترَوں یا دیگر اجزا کی جو تعداد بیان کی گئی ہے، اسے متعلقہ نسخے، شاکھا، متنی روایت یا مطبوعہ ایڈیشن کے تناظر میں سمجھنا چاہیے؛ مختلف اشاعتوں میں یہ تعداد کم یا زیادہ ہوسکتی ہے۔

ہندو مذہبی کتب اور دیگر مذہبی کتب میں فرق

ہندو مذہبی کتب کی روایت، یہودیت، عیسائیت، اسلام، زرتشتیت، بدھ مت، جین مت اور سکھ مت کی مذہبی کتابی روایات سے کئی اعتبار سے مختلف ہے۔ سب سے نمایاں فرق یہ ہے کہ ہندو مذہب کا مذہبی لٹریچر کسی ایک کتاب یا ایک بانی سے منسوب نہیں، بلکہ یہ ایک نہایت وسیع اور طویل عرصے میں تشکیل پانے والی متنی روایت ہے۔

اس میں وید، براہمن، آرنیک، اپنشد، اسمرتی، دھرم شاستر، اتہاس، پُران، آگم اور تنتر وغیرہ شامل ہیں اور ان سب کا مذہبی درجہ بھی یکساں نہیں۔

ویدوں کو شروتی (श्रुति) کا اعلیٰ مقام حاصل ہے، جبکہ رامائن، مہابھارت، پُران اور دھرم شاستر وغیرہ عمومی طور پر اسمرتی (स्मृति) کی وسیع روایت میں شمار ہوتے ہیں۔ اس طرح ہندو مذہبی ادب کو سمجھنے کے لیے صرف یہ جاننا کافی نہیں کہ کون سی کتاب مذہبی ہے، بلکہ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ وہ کس متنی طبقے، روایت اور مذہبی درجے سے تعلق رکھتی ہے۔

اس کے مقابلے میں یہودیت، عیسائیت اور اسلام میں مقدس صحائف کا دائرہ نسبتاً زیادہ متعین ہے۔ یہودیت میں تنخ (Tanakh)، عیسائیت میں بائبل (Bible) اور اسلام میں قرآن مجید بنیادی مقدس صحیفے کی حیثیت رکھتے ہیں، اگرچہ ان مذاہب میں بھی تفسیری، فقہی، روایتی اور مذہبی لٹریچر کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے۔

خصوصاً اسلام میں قرآن مجید اور حدیث، تفسیر، فقہ اور تاریخ کی کتابوں کے مذہبی درجات میں واضح فرق کیا جاتا ہے۔ اسی طرح عیسائیت میں بائبل اور بعد کی کلیسائی و الٰہیاتی تحریروں، اور یہودیت میں تنخ اور بعد کے ربانی ادب مثلاً مشنا اور تلمود کے درمیان

امتیاز قائم رکھا جاتا ہے۔

بدھ مت اور جین مت کی صورت کچھ مختلف ہے۔ یہ دونوں ہندوستانی مذہبی روایات ہیں، لیکن ان کی مذہبی کتب کسی خالق خدا کی طرف سے نازل شدہ وحی کے تصور پر قائم نہیں۔ بدھ مت میں تری پٹک (Tripiṭaka) اور مختلف بدھ مکاتب کے سوتروں کو بنیادی اہمیت حاصل ہے، جبکہ جین مت میں آگم (Āgama) اور بعد کی مذہبی وفلسفیانہ تصانیف اہم ہیں۔ یہاں مذہبی متن کی حجیت زیادہ تر بدھ کی تعلیمات یا جین تیرتھنکروں کی تعلیمات اور ان کی مذہبی روایت سے وابستہ ہے۔

سکھ مذہب میں صورت نسبتاً زیادہ متعین ہے، کیونکہ گرو گرنتھ صاحب (ਗੁਰੂ ਗ੍ਰੰਥ ਸਾਹਿਬ) کو مرکزی اور اعلیٰ ترین مقدس متن کے ساتھ ساتھ دائمی گرو کا مقام حاصل ہے۔ اس کے علاوہ دسم گرنتھ، رہت مریادا، واراں بھائی گرداس اور جنم ساکھیوں جیسا مذہبی لٹریچر موجود ہے، مگر ان سب کا درجہ گرو گرنتھ صاحب کے برابر نہیں۔ زرتشتی یا پارسی مذہب میں اوستا (Avesta) بنیادی مقدس متون کا مجموعہ ہے، جبکہ بعد کے پہلوی مذہبی لٹریچر کو الگ حیثیت حاصل ہے۔

لہٰذا بنیادی فرق کو یوں سمجھا جا سکتا ہے کہ اسلام میں قرآن مجید ایک متعین مرکزی کتاب، سکھ مت میں گرو گرنتھ صاحب ایک مرکزی مقدس متن، یہودیت اور عیسائیت میں متعین کتابوں پر مشتمل صحیفائی مجموعے، جبکہ ہندو مذہب میں متعدد ادوار اور متعدد درجات پر مشتمل ایک وسیع مذہبی متنی روایت پائی جاتی ہے۔

اسی طرح بدھ اور جین مذہبی ادب کی بنیاد وحیِ الٰہی کے بجائے اپنے مذہبی معلمین اور روایات کی منقول تعلیمات پر ہے۔ اس لیے مختلف مذاہب کی کتابوں کا تقابلی مطالعہ کرتے ہوئے ''مقدس کتاب''، ''الہامی کتاب''، ''روایتی متن'' اور ''تشریحی مذہبی ادب'' کو ایک ہی معنی میں استعمال نہیں کرنا چاہیے؛ ہر مذہب میں مذہبی متن کی حجیت، تقدس اور درجہ اس مذہب کے اپنے تصور کے مطابق سمجھنا ضروری ہے۔

ہندو دھرم کی مذہبی کتابیں دو بڑی اقسام میں تقسیم کی جاتی ہیں:

۱۔شروتی (श्रुति) ''جو سنی گئی''

یہ وہ کتابیں ہیں جنہیں براہِ راست الہامی یا دیوی پرکاش سمجھا جاتا ہے۔انہیں سب سے مقدس اور بنیادی مانا جاتا ہے۔

(الف)وید(वेद)

ہندو دھرم کی سب سے قدیم اور بنیادی کتابیں۔ان کی تعداد چار ہے:

۱۔رِگ وید (ऋग्वेद)اس میں منتر (نعتیں) مختلف دیوتاؤں جیسے اگنی، اندر، سوریہ وغیرہ کی تعریف میں سب سے قدیم مذہبی کتاب (1500ق.م)، ویدک مذہب کی بنیاد ہے۔

۲۔یجر وید (यजुर्वेद)اس میں قربانیوں (یگیہ) کے اصول اور طریقے یعنی مذہبی رسومات کے ضابطے بتائے گئے ہیں۔

۳۔سام وید (सामवेद)اس میں منتر واشلوک گانے کے انداز میں ہیں، یہ مذہبی موسیقی اور منتر گائیکی کی بنیاد ہے۔

۴۔اتھر وید (अथर्ववेद)اس میں جادو، بیماریوں کے علاج، گھریلو منتر، روزمرہ کی دعائیں ہیں اس میں عوامی مذہب اور ابتدائی سائنسی سوچ کی جھلک ہے۔

(ب)برہمن، آرنیک، اور اُپنشد (उपनिषद्--आरण्यक--ब्राह्मण)

یہ ویدوں کی تشریحات اور فلسفیانہ حصے ہیں:

برہمن (ब्राह्मण):

ویدوں کی رسومات کی وضاحت؛ یگیہ (قربانی) کے قواعد۔

آرنیک (आरण्यक):

عبادت کے روحانی پہلو؛ جو جنگلوں میں رہنے والے سنتوں نے لکھے۔

اُپنشد (उपनिषद्):

فلسفیانہ تعلیمات: برہم (کائناتی روح)، آتما (انسانی روح)، موکش (نجات)۔
انہیں ''ویدانت'' بھی کہا جاتا ہے۔ یہی کتابیں بعد میں ہندو فلسفہ (Vedanta) کی بنیاد بنیں۔

۲۔ اسمرتی (स्मृति) ''جو یاد کی گئی''

یہ وہ کتابیں ہیں جنہیں انسانوں نے ویدوں کی روشنی میں لکھا۔ یہ ہندو معاشرت، قانون، اور تاریخ کا مجموعہ ہیں۔

(الف) دھرم شاستر (धर्मशास्त्र)

اسمرتیاں جنہیں دھرم شاستر سمرتی کہا جاتا ہے۔ روایتی ہندو روایت میں نو اسمرتیوں کو دھرم شاستر کے طور پر تسلیم کیا گیا ہے یہ وہی نو بنیادی قانون گرنتھ ہیں جن سے ہندو ''دھرم شاستر'' کا نظام وجود میں آیا۔ اس کے تحت سمرتی آتی ہیں جیسے:

۱۔ मनुस्मृति
۲۔ याज्ञवल्क्यस्मृति
۳۔ नारदस्मृति
۴۔ पाराशरस्मृति
۵۔ बृहस्पतिस्मृति
۶۔ कात्यायनस्मृति
۷۔ आपस्तम्ब धर्मसूत्र
۸۔ गौतम धर्मसूत्र
۹۔ वसिष्ठ स्मृति

سب سے مشہور: منو اسمرتی (मनुस्मृति) اس میں سماجی قانون، ذات پات، عورتوں کے حقوق، اخلاق، اور فرائض بیان ہیں۔ اسے ''ہندو قانون کی بنیاد'' کہا جاتا ہے۔

(ب) اتہاس (इतिहास)

۱۔ رامائن (रामायण)

مصنف: والمی کی (महर्षि वाल्मीकि)

موضوع: رام چندر جی کی زندگی، سیماں تک وفاداری، اور دھرم کی حفاظت۔

۲۔مہابھارت (महाभारत)

مصنف: ویاس جی (महर्षि वेदव्यास)

موضوع: کوروا اور پانڈو خاندانوں کی جنگ نیکی و بدی کی کشمکش۔

۳۔بھگوت گیتا (भगवद्गीता)

مصنف: ویاس جی (مہابھارت کا حصہ)

مکالمہ: کرشن اور ارجن کے درمیان۔

موضوع: کرم، ایمان، فرض، اور موکش۔

۴۔پُران (पुराण)

ان کی تعداد 18 بڑی اور 18 چھوٹی ہے۔ان میں کائنات کی تخلیق، دیوتاؤں کی کہانیاں، اور اخلاقی سبق شامل ہیں۔مشہور پران: وشنو پران، شیو پران، بھاگوت پران۔اس میں عام لوگوں کے لیے مذہب کی کہانیوں کے ذریعے تعلیم کا ذریعہ۔

یہ اٹھارہ (۱۸) پران ہیں جنہیں سنسکرت میں पुराण अष्टादश کہا جاتا ہے۔

۱۔وشنو پران (विष्णु पुराण)

۲۔بھاگوت پران (भागवत पुराण)

۳۔نارد پران (नारद पुराण)

۴۔گرڑ پران (गरुड पुराण)

۵۔پدم پران (पद्म पुराण)

۶۔ورہ پران (वराह पुराण)

۷۔متسہ پران (मत्स्य पुराण)

۸۔برہما پران (ब्रह्म पुराण)

۹۔برہمانڈ پران (ब्रह्माण्ड पुराण)

۱۰۔ برہماویورت پران(ब्रह्मवैवर्त पुराण)
۱۱۔ مارکنڈیہ پران(मार्कण्डेय पुराण)
۱۲۔ بھوشیہ پران(भविष्य पुराण)
۱۳۔ وامن پران(वामन पुराण)
۱۴۔ شیو پران(शिव पुराण)
۱۵۔ لنگ پران(लिङ्ग पुराण)
۱۶۔ اسکنڈ پران(स्कन्द पुराण)
۱۷۔ اگنی پران(अग्नि पुराण)
۱۸۔ وایو پران(वायु पुराण)

۵۔ آگم(आगम)

یہ ہندو دھرم کی وہ مذہبی اور روحانی کتابیں ہیں جو خاص طور پر عبادت، مندر، دیوی دیوتاؤں کی پوجا، یوگ، دھیان، منتر، تنتر اور روحانی سادھنا کے اصول بیان کرتی ہیں جیسے:
۱۔ شیو آگم(शैव आगम) ۲۔ ویشنو آگم(वैष्णव आगम) ۳۔ شاکت آگم(शाक्त आगम)

۶۔ درشن(दर्शन)

ہندو مذہب میں ''درشن'' سے مراد وہ فلسفیانہ مکاتبِ فکر ہیں جو کائنات، روح، خدا، کرم(कर्म) اور نجات(मोक्ष) جیسے بنیادی مسائل پر بحث کرتے ہیں۔ ہندو فلسفہ کے چھ مشہور نظاموں کو ''شڈ درشن(षड्दर्शन)'' یعنی ''چھ فلسفے'' کہا جاتا ہے۔
۱۔ نیایہ درشن(न्याय दर्शन) ۲۔ ویشیشک درشن(वैशेषिक दर्शन) ۳۔ سانکھیا درشن(सांख्य दर्शन) ۴۔ یوگ درشن(योग दर्शन) ۵۔ میمانسا درشن(मीमांसा दर्शन) ۶۔ ویدانت درشن(वेदान्त दर्शन)

(Radhakrishnan, The Hindu View of Life, Papge 20-25)
(A.L. Basham, The Wonder That Was India, Page 39-47)
(R.S. Sharma, India's Ancient Past, Page 60-68)
(Swami Vivekananda, Complete Works, Vol. 3)

نوٹ: اب ذیل میں ہندو مذہب کی تمام اہم کتابوں کا تفصیلی ذکر پیش کیا جا رہا ہے، جن میں ان کے زمانہ، مصنف، تعداد، مضامین، تعلیمات، اور مذہبی اہمیت کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔

ہندو مذہبی کتب کا تفصیلی تعارف

درجِ بالا مذکور کتب میں سے ہر کتاب کا مفصل تعارف درج ذیل ہے:

۱۔شروتی (श्रुति) ''جو سنی گئی''

لغوی و اصطلاحی معنٰی:

لفظ ''شروتی''، سنسکرت کے مادہ ''شرو (श्रु)'' سے نکلا ہے، جس کے معنٰی ہیں ''سننا'' یا ''وحی کے طور پر سنایا جانا''۔ ہندو دھرم میں شروتی اُن الہامی متون (Divine Revelations) کو کہا جاتا ہے جنہیں رِشیوں نے براہِ راست ایشور (خدا) سے ''سنا'' اور انہیں محفوظ کیا۔ اسی لیے شروتی کو ہندو مذہب کی سب سے اعلیٰ اور مقدس تعلیمات کا سرچشمہ مانا جاتا ہے۔

(The Hindu View of LIfe, Page 23-24, S. Radhakrishnan)

شروتی کی تاریخ، ترتیب اور روایت

شروتی کی ابتدا ویدک دور (Vedic Age) سے مانی جاتی ہے، جو تقریباً 1500 قبلِ مسیح سے 600 قبلِ مسیح کے درمیان رہا۔ یہ وہ زمانہ تھا جب آریہ قوم وسطی ایشیا سے برِصغیر میں داخل ہوئی اور پنجاب و سرسوتی ندی کے علاقوں میں آباد ہوئی۔ اسی عہد میں ان کے رِشی (ऋषि) جو فکری، روحانی اور فلسفی شخصیات تھے نے الہامی آوازوں (Divine Sounds) کو ''سنا'' (श्रुति = سنی گئی) اور انھیں زبانی طور پر یاد رکھا۔ یہی الہامی آوازیں بعد میں وید (वेद - Vedas) کہلائیں۔

ان رشیوں کا کہنا تھا کہ یہ علم انسانی ذہن کی پیداوار نہیں، بلکہ ایشور (خالق) نے ''انتر آتما'' کے ذریعے براہِ راست اُن کے دلوں میں اتارا۔ اس لیے شروتی کو ''اپوروشیہ'' یعنی ''انسانی تخلیق سے ماورا'' کہا جاتا ہے۔ ابتدائی طور پر یہ تعلیمات زبانی

روایت (Oral Tradition) کے ذریعے نسل در نسل منتقل ہوتی رہیں، اور تقریباً 1200 سے 800 قبلِ مسیح کے درمیان ان کا باقاعدہ نظم و ترتیب عمل میں آیا۔

(R.S.Sharma, India's Ancient Past, Page 60-62)
(A.L. Basham, The Wonder That Was India, Page 39)

شروتی کی اہمیت

ہندو دھرم میں شروتی (श्रुति) کو سب سے اعلیٰ اور مقدس صحیفہ سمجھا جاتا ہے، کیونکہ اسے ''اپوروشیہ'' یعنی غیر انسانی اور ازلی الہامی کلام مانا گیا ہے۔ ہندو عقیدے کے مطابق شروتی انسان کی تخلیق نہیں بلکہ سچد آنند برہمن (خالقِ حقیقی) کے علم سے براہِ راست نازل ہوئی۔ رشیوں (قدیم سنتوں) نے اپنی روحانی سادھنا اور گیان کے ذریعے ان الہامی آوازوں کو ''سنا'' اور محفوظ کیا، اسی لیے اسے ''شروتی'' یعنی ''جو سنی گئی'' کہا گیا۔

ان تعلیمات کو ابدی سچائی (सनातन सत्य) اور دھرم (دینی اصول) کا منبع مانا جاتا ہے۔ شروتی کا مقام ہندو مذہب میں دیگر تمام کتابوں جیسے سمرتی، پران، دھرم شاستر، اور اتہاس سے بلند ہے، کیونکہ انہی پر ہندومت کی تمام فکری، روحانی اور مذہبی بنیادیں قائم ہیں۔

شروتی کی اہمیت صرف مذہبی عقائد تک محدود نہیں بلکہ یہ ہندو فلسفے، اخلاقیات، اور روحانیت کی جڑ بھی ہے۔ ہندو فلسفے کے چھ بڑے مکتبۂ فکر (شڈ درشن) جیسے ویدانت، یوگ، نیائے اور سانکھیا سب شروتی کے اصولوں سے ماخوذ ہیں۔ یوگ میں روح کی پاکی، ویدانت میں برہمن اور آتما کے اتحاد، اور دھرم شاستر میں نیکی اور سچائی کے تمام اصول انہی متون سے نکلے ہیں۔ شروتی کو ''سروشاستر پرامان'' یعنی تمام علم و قانون کا ماخذ کہا گیا ہے۔ سوامی وویکانند کے مطابق: ''وید (شروتی) انسانی علم کی بنیاد ہے؛ یہی وہ الہامی کلام ہے جو ہزاروں سال سے ہندوستان کی روحانی زندگی کی رہنمائی کر رہا ہے''۔

(Swami Vivekananda,Complete Works, Vol. 3, Page 234)
(The Hindu View of Life, Page 23-25, S. Radhakrishnan)

شروتی کی قسمیں

ہندو دھرم میں شروتی (श्रुति) کو الہامی علم کا سرچشمہ مانا جاتا ہے، اور اس چار بڑی اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے:

(۱) وید

(۲) برہمن

(۳) آرنیک

(۴) اُپنشد

ان تمام اقسام کو مجموعی طور پر ویدک ادب (Vedic Literature) کہا جاتا ہے۔

(۱) پہلی قسم وید (वेद-Vedas) ہے، جنہیں ہندو مذہب کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔

ویدوں کی تعداد چار ہے:

۱۔ رِگ وید (ऋग्वेद)

۲۔ یَجر وید (यजुर्वेद)

۳۔ سَام وید (सामवेद)

۴۔ اَتھر وید (अथर्ववेद)

(۲) دوسری قسم برہمن (ब्राह्मण - Brāhmaṇa) ہے، جو ویدوں کی تشریح و توضیح پر مشتمل ہے۔ ان میں قربانی (یگیہ) کے قواعد و رموز، اور مذہبی رسومات کی علامتی تشریحات دی گئی ہیں۔

(۳) تیسری قسم آرنیک (आरण्यक - Āraṇyaka) کہلاتی ہے، جسے جنگلوں کی تعلیمات بھی کہا جاتا ہے۔ یہ متون ان رشیوں کی تعلیمات پر مبنی ہیں جو دنیاوی زندگی سے الگ ہو کر جنگلوں میں رہتے تھے اور مراقبہ و ریاضت کے ذریعے روحانیت کی تلاش کرتے تھے۔ آرنیک میں مذہبی رسوم کے باطنی معانی اور آتما (روح) کی معرفت پر زور دیا گیا ہے۔

(۴) چوتھی اور سب سے آخری قسم اُپنشد (उपनिषद् - Upanishad) ہے، جو شروتی کا فلسفیانہ و روحانی پہلو پیش کرتی ہے۔ اپنشدوں میں ظاہری عبادات سے زیادہ فکر، مراقبہ، آتما اور برہمن کے اتحاد، کرم اور موکش (نجات) جیسے تصورات بیان کیے گئے ہیں۔ ان متون نے بعد میں ہندو فلسفے، یوگ اور ویدانت کی بنیاد رکھی۔ اس طرح شروتی کی یہ چار اقسام ہندو مذہب کے مذہبی، فکری اور روحانی ارتقاء کی مکمل تصویر پیش کرتی ہیں۔

وید (वेद) لفظ کے معنیٰ

لفظ ''وید'' سنسکرت کے ''وِدْ'' دھاتُو سے نکلا ہے، جس کے معنیٰ ہیں ''جاننا، علم حاصل کرنا یا بصیرت'' لہٰذا ''وید'' کا مطلب ہوا ''علمِ مقدس'' یا ''الہامی معرفت''۔ ہندو عقیدے کے مطابق وید انسانی تصنیف نہیں بلکہ الہامی کلام (Divine Revelation) ہیں، جو برہما (خالق) یا پرماتما کے الہام سے قدیم رشیوں (ऋषियों) پر نازل ہوئے۔

(The Hindu View of Life, Page 23)

وید کی تاریخی حیثیت

وید کی ترتیب میں بہت اختلاف ہے لیکن تحقیقی طور پر ویدوں کا دور تقریباً 1500 قبلِ مسیح سے 1000 قبلِ مسیح کے درمیان مانا جاتا ہے۔ یہ زمانہ آریہ قوم کے ہندوستان میں داخل ہونے کے بعد کا ہے۔

ابتدائی طور پر وید زبانی طور پر یاد کیے گئے اور نسلاً بعد نسلٍ سنائے گئے (Oral Tradition)۔ یہ عمل برہمنوں اور رشیوں کے ذریعے صدیوں تک جاری رہا۔ لکھائی کی صورت میں یہ متون بعد میں 1000 تا 500 قبل مسیح کے دوران مختلف گروہوں نے ترتیب دیے۔ وید (Vedas) ویدک سنسکرت (Vedic Sanskrit) زبان میں لکھے گئے، اور ہر وید مخصوص مذہبی، فلسفیانہ اور عملی موضوعات پر مبنی ہے۔

(Early India, From the Origins to AD 1300, Page 40-43)

ویدوں کے مصنف

ہندو عقیدے کے مطابق وید کسی ایک شخص یا نبی پر نازل نہیں ہوئے، بلکہ یہ مختلف رشیوں یعنی پاک دل، سچائی پرست اور اہلِ وجدان افراد پر سنے گئے (श्रुति)۔اسی لیے انہیں شروتی کہا جاتا ہے، یعنی ''جو سنی گئی''۔یہ رشی اپنے گہرے مراقبے اور روحانی ادراک کے ذریعے برہمن (خالقِ کائنات) کے علم کو ''سُن کر'' انسانیت تک پہنچانے والے مانے جاتے ہیں۔

ان معروف رشیوں میں وشوامتر، اگستیہ، وششتھ، انگرس، بھاردواج، اور اتھرون شامل ہیں۔ہر رشی نے اپنے ''سنے ہوئے منتر'' کو اپنی اولاد یا شاگردوں کے ذریعے آگے پہنچایا۔اس طرح ویدوں کی تدوین اور بقاء ایک زبانی روایت کے طور پر ہزاروں سال تک جاری رہی۔

(Indian Philosophy, Vol. 1 Page 42, S. Radhakrishnan)

ویدوں کا نزول (14 منیوں پر 23 ہزار سالوں میں)

''وید 14 منیو پر 23 ہزار سالوں میں نازل ہوا'' اس عقیدے کا ذکر بعض پرانوں، اسمرتیوں، اور روایتی ہندو گرنتھوں میں ضرور ملتا ہے، لیکن یہ ایک مذہبی یا پُرانک (Mythological) تصور ہے، تاریخی یا لسانی طور پر اس کو ثابت کرنا مشکل ہے۔

روایتی ہندو عقیدہ (Mythological Belief)

ہندو مذہب کے مطابق، دنیا بار بار پیدا اور فنا ہوتی ہے، جسے کلپ (कल्प) کہا جاتا ہے۔ہر کلپ میں ایک منو پیدا ہوتا ہے، جو اُس دور کا پہلا انسان اور ''دھرم شاستر'' دینے والا ہوتا ہے۔کل کائنات میں 14 منو (मनु) بتائے گئے ہیں اور ہر منونتر (मन्वन्तर) ایک الگ زمانہ کہلاتا ہے۔ہر منونتر کا دور تقریباً 71 یُگ چکروں پر مشتمل ہوتا ہے یعنی لاکھوں سال۔

بعض پرانوں میں کہا گیا ہے کہ انہی 14 منوؤں کے ادوار میں ویدوں کی تجدید (Revelation or Rehearing) ہوتی رہی۔یعنی وید صرف ایک بار نہیں بلکہ ہر منو کے دور

میں ''پھر سے سنے'' گئے۔اس لحاظ سے بعض پنڈت وروایتی مصنفین لکھتے ہیں کہ ویدوں کا نزول یا سننا23 ہزار سال یا اس سے بھی زیادہ پرانا ہے۔

(Vishnu Purana, Book III, Ch. 2)
(Manu Smriti, Ch. 1, Verses 61-63)
(Bhagavata Purana, Skandha 8, Adhyaya 1-13)

جیسا کہ منواسمرتی میں ہے: ''چودہ منومختلف یُگوں میں پیدا ہوں گے، ہر ایک اپنے زمانے میں ویدوں کی تعلیم دوبارہ قائم کرے گا''۔*(Manusmriti 1.61-63)*

ان روایات کے مطابق ویدازلی (Eternal) اور ہر یُگ میں دوبارہ ظاہر ہونے والا علم ہے یعنی ''23 ہزار سال'' کا تصور یُگ چکر کی بنیاد پر ایک مذہبی عقیدہ ہے، نہ کہ تاریخی حقیقت۔

مہارشی دیانند سرسوتی کے مطابق ویدوں کی تصنیف

ویدکب تصنیف کئے گئے، کلپ (یُگ) کے حساب سے مہارشی دیانند سرسوتی جی لکھتے ہیں:

''جب یہ نیا کلپ شروع ہوا، اُس وقت پرماتما نے اگنی، وایو، آدتی اور انگرا رِشیوں کے ہردے میں ویدوں کا گیان پرکاش کیا''۔(ستیارتھ پرکاش، باب8، شلوک7-8)
(رگویدادی بھاشیہ بھومکا، صفحہ6-8)، (یجروید، حصہ ا، صفحہ9-10)

تشریح: مہارشی دیانند سرسوتی کے مطابق: ایک ''کلپ''، یعنی برہما کا ایک دن =4 کروڑ32 لاکھ سال (4,32,00,000 سال) ہے۔موجودہ ''کلپ'' کی ابتدا میں ہی وید نازل ہوئے۔ اور دیانند کے مطابق اس موجودہ کلپ کے آغاز کو اب تقریباً 1,97,29,494 سال گزر چکے ہیں۔یعنی دیانند سرسوتی کے حساب سے وید تقریباً 1 کروڑ97 لاکھ29 ہزار494 سال قبل نازل ہوئے۔

The Vedas were revealed by God to the four Rishis, Agni, Vayu, Aditya and Angira, at the behinning of the

present creation cycle about 1,97,29,494 year ago.

(The Philosopy of the Vedas--by Swami Dayananda Saraswati------Rishi Nand Kishore, 1915, Page 42-45)

ترجمہ: ''ویدوں کا الہام پرمیشور نے چار رشیوں کو اس موجودہ سرشٹی (کائنات) کے آغاز میں تقریباً 1,97,29,494 سال قبل عطا کیا''۔

ویدوں کا ظہور تخلیقِ انسان کے ساتھ

دیانند جی کے مطابق ویدوں کا ظہور تخلیق انسانی کے ساتھ ہوا جیسا کہ وہ لکھتے ہیں:

''پرمیشور نے جب سنسار (دنیا) کی رچنا کی، تب ہی منوشیہ کے ہردے میں ویدوں کا گیان پرکاش کیا، جیسے ماں کے گربھ سے بالک کے جنم کے ساتھ ہی دودھ تیار ہوتا ہے''۔ (ستیارتھ پرکاش، باب 11، صفحہ 403، ایڈیشن: آریہ پرکاش مندر، دہلی)

تشریح: یعنی ان کے مطابق انسان کے وجود کے ساتھ ہی ویدوں کی وحی (نزول) ہوئی یعنی ویدانسانی تاریخ کے آغاز کے ساتھ ہی نازل ہوئے۔

جدید آریہ سماجی مؤرخین کی تعبیر

''اگر برہما کلپ کی مذہبی گنتی کو تاریخی انداز میں دیکھا جائے تو ویدوں کی تعلیم تقریباً 10,000 تا 20,000 سال قبل دنیا میں رائج ہوئی''۔

(The History and Philosophy of the Arya Samaj--by Lala Lajpat rai, 1915, Page 27)
(The Message of Swami Dayananda--by Swami Shraddhanand, Page 45)

تاریخی تحقیق، لسانیات (Philology) اور آثارِ قدیمہ کے مطابق ویدوں کی تشکیل 1500 ق.م سے 800 ق.م کے درمیان ہوئی۔ جسے آریہ رشیوں نے ''سنے'' اور زبانی طور پر نسل در نسل منتقل کیے۔ ''14 منو'' یا ''23 ہزار سال'' والا نظریہ پُرانک علامتی تصور ہے، جسے کسی سائنسی یا تاریخی بنیاد پر تسلیم نہیں کیا گیا۔

علمائے ہند جیسے ڈاکٹر ایس۔ رادھا کرشنن، آر ایس شرما، اور اے۔ ایل۔ بشم

صاف طور پر لکھتے ہیں کہ:

''ویدک عہد کی زمانی حدود 1500 تا 600 قبلِ مسیح ہیں، اس سے قبل ویدوں کا کوئی مادی یا لسانی ثبوت موجود نہیں۔

(A.L. Basham, The Wonder That Was India, Page 38-40)
(R.S. Sharma, India's Ancient Past, Page 60-63)
(S. Radhakrishnan, Indian Philosophy, Vol. 1, Page 42)

ویدوں کے ''کھوئے ہوئے'' حصے شاستری گواہی

वेदानां संख्या पूर्वं चतुर्विंशतिरभवत्।

ترجمہ: ''پہلے ویدوں کی تعداد 24 تھی، بعد میں صرف چار رہ گئے''۔

(مہابھارت، شانتی پرو، ادھیائے 340، شلوک 24-22)

یعنی ابتدائی زمانے میں وید 24 تھے، لیکن اب صرف 4 وید باقی سمجھے جاتے ہیں۔

ویدوں کی قسمیں

ویدوں کو چار اقسام میں تقسیم کیا گیا ہے جیسے:

۱۔ رِگ وید (ऋग्वेद)، ۲۔ یَجر وید (यजुर्वेद)، ۳۔ سَام وید (सामवेद) ۴۔ اَتھر و وید (अथर्ववेद)

رِگ وید (ऋग्वेद) کا تعارف

لفظ ''رِگ'' (ऋक्) کا مطلب ہے: ''حمد، منتر، یا تعریف کے اشعار'' اور ''وید'' (वेद) کا مطلب ہے: ''علم یا وحی''۔ لہٰذا رِگ وید کا مطلب ہوا: ''حمد و مناجات کے ذریعے علمِ الٰہی پر مبنی وحی''۔

رِگ وید کا الہامی زمانہ

آریہ سماج اور مہارشی دیانند سرسوتی کے مطابق:

''رِگ وید سمیت تمام چاروں وید پرمیشور (خدا) نے کائنات کی تخلیق کے آغاز میں چار رشیوں پر الہام کیے'' جیسے (۱) اگنی (۲) وایو (۳) آدتیہ (۴) انگرا۔

(ستیارتھ پرکاش، باب 8، شلوک 7-8)

رِگ وید کی ساخت (Structure)

رگ وید کی ساخت یعنی ابواب کی اصطلاحیں جیسے رگ وید: منڈل، سوکت، شلوک درج ذیل ہیں:

منڈل جیسے	باب	اس میں 10 منڈل
سوکت جیسے	حمد یا نظم	اس میں 1028 سوکت
منتر/شلوک جیسے	آیات/اشعار	اس میں 10552 اشعار (منتر)
رشی جیسے	شاعر یا الہام پانے والے	اس میں تقریباً 407 رشیوں کا ذکر
دیو یعنی	جس کی مدح کی گئی	اس میں تقریباً 33 دیوتا (درحقیقت فطری قوتیں)

(مہارشی دیانند سرسوتی، آریہ پرکاشن، دہلی، حصہ 1 صفحہ ۱۲)

رِگ وید کا موضوع

رِگ وید بنیادی طور پر پرمیشور کی حمد، دعا، اور فطرت کی قوتوں کی تسبیح پر مشتمل ہے۔ اس میں انسان، کائنات، فطرت، عبادت، اخلاق، اور علم سے متعلق اشعار ہیں۔ اس کے چند مرکزی موضوعات درج ذیل ہیں:

۱۔ ایک خدا کا تصور جیسے (ایکم ست و پرا بہودھا ودنٹی) خدا ایک ہے، دانا لوگ اسے مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔

۲۔ کائنات کی تخلیق کا تصور جیسے برہمانڈ، آسمان، زمین، پانی اور زندگی کے آغاز کی تفصیلات ہیں۔

۳۔ انسانی اخلاق جیسے سچ بولنا، خیر خواہی، عدل، ضبطِ نفس، علم و عمل کی برتری وغیرہ۔

۴۔ عبادت اور منتر: اس میں پرمیشور سے دعا، رزق، صحت، امن اور بارش کی التجائیں کا ذکر ہے۔

۵۔علم وروحانیت: علم کو سب سے عظیم دولت کہا گیا ہے جیسے

एकं सत् विप्रा बहुधा वदन्ति।
अग्निं यमं मातरिश्वानमाहुः॥

(मंत्र 46,सूक्त 164,मण्डल 1ऋग्वेद संहिता)

ترجمہ: ''حقیقت (خدا) ایک ہی ہے، دانا (علم والے) اسے مختلف ناموں سے پکارتے ہیں کوئی اسے اگنی کہتا ہے، کوئی یَم، اور کوئی ماترشوا (ہوا یا روح) کہتا ہے''۔

(رِگ وید، منڈل 1 سوکت 164 منتر 46)

رِگ وید کی تعلیمات

۱۔توحید (Monotheism) جیسا تصور: رِگ وید میں کہا گیا ہے کہ خدا ایک ہے، ازلی اور قادرِ مطلق ہے۔

नासदासीन्नो सदासीत्तदानीं
नासीद्रजो नो व्योमा परो यत् ।
किमावरीवः कुह कस्य शर्मन्
अम्भः किमासीद्गहनं गभीरम् ॥
न मृत्युरासीदमृतं न तर्हि
न रात्र्या अह्न आसीत्प्रकेतः ।
आनीदवातं स्वधया तदेकं
तस्माद्धान्यन्न परः किञ्चनास ॥
तम आसीत्तमसा गूळमग्रे
अप्रकेतं सलिलं सर्वमा इदम् ।
तुच्छ्येनाभ्वपिहितं यदासीत्तपसस्तन्महिनाजायतैकम् ॥
कामस्तदग्रे समवर्ततााधि
मनसो रेतः प्रथमं यदासीत् ।
सतो बन्धुमसति निरविन्दन्हृदि प्रतीष्या कवयो मनीषा ॥
तिरश्चीनो विततो रश्मिरेषामधः

स्विदासी ३ दुपरि स्विदासी ३ ।
रेतोधा आसन् महिमान आसन्
स्वधा अवस्तात् प्रयति रस्य आसीत् ॥
को अद्धा वेद क इह प्रवोचत्.
कुत आजाता कुत इयं विसृष्टिः ।
अर्वाग्देवा अस्य विसर्जनेनाथा
को वेद यतः आबभूव ॥

(ऋग्वेद मण्डल 10,सूक्त 129,मंत्र 17)

ترجمہ: ''اُس وقت نہ وجود تھا نہ عدم، نہ زمین تھی، نہ آسمان؛ یہ سب کچھ کہاں اور کس کے زیر سایہ تھا؟ کیا اس وقت کوئی گہرے پانی جیسی وسعت موجود تھی؟ اُس وقت نہ موت تھی نہ حیات، نہ دن نہ رات؛ بس ایک ہی ذات تھی جو اپنی قوتِ ارادی سے قائم تھی اور اُس کے سوا کچھ نہیں تھا۔ اُس وقت تاریکی کے اندر تاریکی چھائی ہوئی تھی اور صرف وہ ایک ذات تھی جو اپنے جوشِ تخلیق (تپَس) سے نمودار ہوئی۔ تخلیق کا آغاز کاما (ارادہ/خواہش) سے ہوا، جو اُس ایک کی سوچ (منس/فکر) سے جنم لے کر وجود میں آیا۔ پھر اُس نے نیچے اور اوپر کے عالم تخلیق کیے، اور سب کچھ اُس کے مہان قانون (رت) کے مطابق ہوا۔ کون جانتا ہے کہ یہ سب کیسے ہوا؟ یہ دنیا کہاں سے آئی؟ کس نے اسے پیدا کیا؟''۔

۲۔ علم کی فضیلت کے سلسلے میں ذکر ہے کہ علم ہی انسان کی حقیقی دولت ہے۔

वि ते विश्वान्यतसा
मनो ज्योतिर्विचक्षते ।
पृथिव्या अधि निहितं रजांस्यन्तरिक्षाद् विचक्षणः ॥

(ऋग्वेद 5.44.13)

ترجمہ: اے خدا! تُو نے انسان کو عقل و شعور عطا کیا جس سے وہ زمین و آسمان میں بکھری ہوئی تمام چیزوں کو علم و بصیرت کی روشنی سے دیکھتا اور سمجھتا ہے۔

۳۔عدل ورحم: انصاف، سچائی اور نرمی پر زور دیا گیا ہے۔

समानी व आकूतिः समाना हृदयानि वः ।
समानमस्तु वो मनो यथा वः सुसहासति ॥

(ऋग्वेद 10.191.2)

ترجمہ: تمہاری نیتیں ایک جیسی ہوں، تمہارے دل ایک ہوں، اور تمہارا ذہن (خیال) بھی ایک ہو، تا کہ تم باہم ہم آہنگی اور خوشی کے ساتھ زندگی گزار سکو۔

۴۔امن و بھائی چارہ کے سلسلے میں کہا گیا ہے کہ سب مل کر آگے بڑھیں، محبت و اتفاق سے رہیں جیسے:

समानी वः मनो मन्ये समाना वः समो मनः ।
समानं मनसः चित्तं यथैवः सुसहासति ॥

(ऋग्वेद 10.191.4)

ترجمہ: تمہارا ذہن ایک ہو، تمہارا دل ایک ہو، تمہاری سوچ اور ارادے ایک جیسے ہوں، تا کہ تم سب آپس میں اتحاد، محبت، اور خوشی کے ساتھ زندگی گزار سکو۔

تشریح: مہارشی دیانند سرسوتی نے اس منتر کی تشریح میں فرمایا: جب سب انسان ایک جیسی نیت، ایک جیسا دل، اور ایک جیسا عمل رکھتے ہیں تو ان کے درمیان دشمنی باقی نہیں رہتی، بلکہ دنیا میں امن وعدل کا بول بالا ہوتا ہے۔

یجُر وید (यजुर्वेद) کا تعارف

لفظ ''یجُر'' ''यजुर्'' سنسکرت کے لفظ ''یج'' ''यज्'' سے نکلا ہے جس کے معنٰی ہیں: ''عبادت، قربانی، ستائش یا عملِ نیک''۔

لہٰذا (यजुर्वेद) کا مطلب ہے: عبادت، قربانی اور نیک اعمال سے متعلق علم۔ یہ وید دراصل قربانی (یگیہ) کے رسومات، ان کے اخلاقی وروحانی مفہوم، اور انسان وخدا کے تعلق پر روشنی ڈالتا ہے۔

یجر وید کا الہامی تصور

آریہ سماجی عقیدہ (مہارشی دیانند سرسوتی) کے مطابق: پرمیشور (خدا) نے دنیا کی تخلیق کے آغاز میں چار رشیوں کے دل میں ویدوں کا علم الہام کیا۔

(ستیارتھ پرکاش، باب8، شلوک7-8)

لہٰذا: یَجُر وید پر وایورشی کے دل میں پرمیشور کا الہام ہوا۔ یہ نزول تخلیقِ کائنات کے آغاز میں، یعنی تقریباً 1,97,29,494 (ایک کروڑ ستانوے لاکھ انتیس ہزار چار سو چورانوے) سال قبل ہوا۔

یَجُر وید کے حصے

۱۔ شکلہ یَجُر وید (शुक्ल यजुर्वेद) اس میں منتر (اشلوک) اور عمل (براہمن) الگ الگ ہیں وضاحتی اور تعلیمی انداز میں۔

۲۔ کرشن یَجُر وید (कृष्ण यजुर्वेद) اس میں منتر اور عمل (براہمن) ساتھ ساتھ بیان ہوئے ہیں قدیم اور عملی انداز میں۔

دونوں کی اہم شاکھائیں

(۱) شُکل یجر وید کی دو شاکھائیں ہیں: مادھیندینہ (माध्यंदिन) اور کانوا (काण्व) شاکھا۔

(۲) کرشن یجر وید کی چار شاکھائیں ہیں: تیتریہ (तैत्तिरीय संहिता)، کاٹھک (काठक संहिता)، کپِشٹھل (कपिष्ठल संहिता)، مایتری (मैत्रायणि संहिता) شاکھا۔

مجموعی اعداد و شمار: (شُکل یجر وید)

اس میں ادھیائے (باب) 40 اور منتر (شلوک) تقریباً 1975 ہیں اور اختتامی باب 40 واں ادھیائے ईश उपनिषद् ہے۔

مجموعی اعداد وشمار: (کرشن یجروید)

اس میں ادھیائے اور کانڈ ہوتے ہیں یعنی اس میں 7 کانڈ، جن میں تقریباً 44 سے 54 ابواب ہیں۔

منتر (شلوک) تقریباً 1975 تا 2100 منتر (شاکھا کے لحاظ سے مختلف)

(Yajurveda Bhasya-- Swami Dayanand Saraswati, Arya Prakashan, Delhi)
(A History of Vedic Literature----Arthur A. MAcdonell 1917)

یجروید کا موضوع

یجروید کا بنیادی موضوع یگیہ (قربانی، عبادت، دعا) ہے مگر اس کا مقصد محض ظاہری رسم نہیں بلکہ روحانی خودسپردگی ہے۔ پرمیشور کی وحدانیت کا ذکر ہے جیسے: خدا کو ''یک، قادر، علیم'' کے طور پر بیان کیا گیا ہے۔ (یجروید 32.1 एको देवः सर्वभूतेषु गूढः)

اسی طرح اخلاقی تعلیم جیسے سچائی، ضبطِ نفس، خدمتِ خلق، عدل اور احسان کا ذکر ہے۔ انسانی فرائض جیسے: استاد، شاگرد، شوہر، بیوی، اور شہری کے حقوق وذمہ داریاں۔

یجروید کی تعلیمات

۱۔ توحید (Monotheism) جیسا تصور:

एको देवः सर्वभूतेषु गूढः सर्वव्यापी सर्वभूतान्तरात्मा ।
कर्माध्यक्षः सर्वभूताधिवासः साक्षी चेता केवलो निर्गुणश्च ॥

ترجمہ: ''خدا ایک ہی ہے، جو تمام مخلوقات میں پوشیدہ ہے، جو سب میں بسنے والا، سب کے اندر کی روح ہے، جو اعمال کا نگران، ہر دل میں مقیم، سب کچھ جاننے والا، بے مثال اور صفات سے پاک ہے''۔ (یجروید 32.1)

स पर्यगाच्छुक्रमकायमव्रणमस्नाविरं शुद्धमपापविद्धम्।
कविर्मनीषी परिभूः स्वयम्भूः याथातथ्यतोऽर्थान्व्यदधाच्छाश्वतीभ्यः
समाभ्यः॥

ترجمہ: وہ (خدا) ہر جگہ موجود، روشن، بے جسم، بے زخم، پاک اور گناہوں سے مبرا ہے۔ وہ خود جاننے والا، حکیم، سب پر غالب، خود پیدا کرنے والا ہے، اور ازل سے ہر چیز کو علم و حکمت کے مطابق منظم کرنے والا ہے۔ (یجروید 40.8، ایشاُپنشد 8)

न तस्य प्रतिमा अस्ति यस्य नाम महद्यशः।
हिरण्यगर्भ इतस्माद्यतं नान्यो अस्ति कश्चन॥

ترجمہ: اس (خدا) کی کوئی مثال یا شبیہ نہیں، اس کا نام عظیم اور جلیل ہے، وہی سب کا خالق ہے، اس جیسا کوئی دوسرا نہیں''۔ (یجروید 34.11)

यः सर्वज्ञः सर्वविद्यस्य ज्ञानमयं तपः।
तस्मात्सर्वमदं प्रोक्तं यदेतद्ब्रह्मनाम रूपम्॥

ترجمہ: وہ خدا سب کچھ جاننے والا، علم سے بھرپور، اور اپنی تپ (قدرت) سے سب کو پیدا کرنے والا ہے۔ اسی سے یہ سب کچھ ظاہر ہوا جو برہمن (خالقِ حقیقی) کہلاتا ہے۔ (یجروید 23.19)

۲۔ عدل و صداقت

सत्यं वद धर्मं चर।

ترجمہ: ''سچ بولو اور نیکی پر عمل کرو''۔ (یجروید 1.5)

سَام وید (सामवेद) کا تعارف

لفظ ''سَام'' (साम) سنسکرت لفظ ''سَم'' (सम्) سے نکلا ہے، جس کے معنی ہیں: ''نغمہ، گیت، یا خوش آہنگ آواز''۔ لہٰذا سام وید (सामवेद) کا مطلب ہے ''گیتوں کا وید'' یا ''عبادت و دعا کو نغمے کی شکل میں پڑھنے کا علم''۔

یہ وید دراصل رِگ وید کے منتخب منتر ہیں جنہیں گانے کے مخصوص سُروں (راگوں) میں ترتیب دیا گیا ہے۔

سام وید کا الہامی تصور

آریہ سماجی عقیدہ (مہارشی دیانند سرسوتی) کے مطابق: پرمیشور (خدا) نے تخلیق کے آغاز میں چار رشیوں کے دل میں ویدوں کا علم الہام کیا۔ لہٰذا سَام وید کا نزول آدتیہ رشی کے دل میں ہوا اور یہ تخلیقِ کائنات کے آغاز میں یعنی تقریباً 1,97,29,494 (ایک کروڑ ستانوے لاکھ انتیس ہزار چار سو چورانوے) سال قبل ہوا۔ (ستیارتھ پرکاش، باب 8)

ترتیب

کل منتر (شلوک) یعنی 1875 منتر ہیں۔

منڈل/کانڈ 2 حصہ ہیں جیسے: پُربا آرچِک (पूर्वार्चिक) اور اُتّر آرچِک (उत्तरार्चिक)

پُربا آرچک میں 585 منتر یگیہ (عبادت) کے آغاز سے متعلق

اُتّر آرچک میں 1290 منتر قربانی وحمدیہ گیت

اندازِ بیان شاعرانہ اور موسیقانہ (نغماتی انداز)

شاکھائیں (Branches) کل 100 قدیم، آج صرف 3 شاکھائیں محفوظ ہیں:

जैमिनीय - राणायनीय - कौथुम

سام وید کا موضوع

سَام وید کا بنیادی موضوع عبادت، نغمہ اور روحانی سکون ہے۔ یہ انسان کو پرمیشور (خدا) کی حمد وستائش کے لیے موسیقی کے ذریعہ قربتِ الٰہی کی تعلیم دیتا ہے۔

۱۔ خدا کی حمد وتسبیح: اس میں گیت کے ذریعے پرمیشور کی بڑائی اور صفات کا بیان ہے۔

۲۔ یگیہ (قربانی) میں گیت: اس میں یگیہ کے دوران مخصوص منتر نغماتی انداز میں گائے جاتے ہیں۔

۳۔ روحانی یکسوئی (Meditation): اس میں نغمے کے ذریعے اندرونی سکون اور خدا سے

قرب حاصل کیا جاتا ہے۔

۴۔فطری ہم آہنگی: اس میں کائنات کی موسیقیت اور نظم کو خدا کی نشانی قرار دیا جاتا ہے۔

سام وید کی اہم تعلیمات

۱۔خدا ایک ہے، سب کی روح ہے:

एको देवो नित्यो जगतः कारणं।
अन्ये देवाः केवलं नामानि भेदात्॥

ترجمہ: ایک ہی خدا ازلی ہے، جو تمام کائنات کا خالق ہے، باقی سب دیوتا صرف نام ہیں، حقیقت میں فرق نہیں۔ (سام وید، کتاب 1 باب ۲)

۲۔خدا سب میں بسا ہوا ہے:

सर्वत्र तं पश्यति यो मनीषी।
स एष एकः परमः पुराणः॥

ترجمہ: دانشمند ہر جگہ خدا کو دیکھتا ہے، وہی ازلی و اعلیٰ ہستی ہے جو سب میں موجود ہے۔ (سام وید 372)

۳۔عبادت و گیت کا مقصد خدا کی رضا ہے:

आ वो मनांसि धीयसः सं पृणीत यजत्राय देवाय।
गायन्ति समेधासो ब्रह्माणं।

ترجمہ: اپنے دلوں کو یکسو کرو اور خدا کی عبادت کے لیے گاؤ، تاکہ علم و دانائی سے پر ہو جاؤ اور خدا سے قریب ہو جاؤ۔ (سام وید 429)

۴۔سچائی اور پاکیزگی ہی خدا تک پہنچنے کا راستہ ہے:

सत्यं ब्रूयात् तपसा पूतं हृदयं कुर्यात्।

ترجمہ: سچ بولو اور اپنے دل کو پاکیزگی اور عبادت سے صاف رکھو۔

(سام وید 1171)

۵۔خدا روشنی اور علم کا سرچشمہ ہے:

देवो ज्योतिषां ज्योतिः तमसः परस्तात्।

ترجمہ: خدا روشنیوں کی روشنی ہے، جو ہر تاریکی سے ماورا ہے۔(سام وید617)

اَتھرووید(अथर्ववेद) کا تعارف

لفظ''اَتھرووید''(अथर्ववेद)دوالفاظ سے بنا ہے:अथर्व قدیم رِشیوں(Atharvan-s) کا نام اور वेद علم،معرفت یا وحی۔لہٰذا اَتھرووید کا مطلب ہے:''اَتھروَن رشیوں کا وید'' یا''عملی وروحانی علم کا مجموع''۔

یہ وید انسانی زندگی کے روزمرہ پہلوؤں صحت، بیماری، امن، جادو، ازدواجی تعلقات، معاشرت، ریاست، اور روحانیت سے متعلق تعلیم دیتا ہے۔اسی لیے اسے بعض اوقات''ویدآف لائف''(Veda of Life) کہا جاتا ہے۔

اتھرووید کا الہامی تصور

آریہ سماجی عقیدہ (مہارشی دیانند سرسوتی) کے مطابق: جب تخلیقِ عالم کے آغاز میں پرمیشور نے علم پیدا کیا،تو اس نے چار رشیوں کے دل میں ویدوں کا علم الہام کیا۔لہٰذا اَتھرووید پر انگِرا رِشی کے دل میں وحی (الہام) ہوئی۔یہ نزول تخلیقِ کائنات کے آغاز میں ہوا یعنی تقریباً 1,97,29,494 سال قبل ہوا۔(سَتیارتھ پرکاش، باب8)

اتھرووید کی ساخت(Structure)

کل منتر (شلوک):اس میں تقریباً5977 منتر ہیں

کل کانڈ (کتاب):اس میں کل20 کانڈ ہیں

ادھیائے:اس میں تقریباً730 سوکت ہیں

شاکھائیں (Branches)اس میں 9 قدیم تھے لیکن اس وقت صرف 2 محفوظ ہیں:शौनक اور पिप्पलाद

اندازِ بیان: اس میں منتر، دعا، جادوئی و روحانی مناجات، فلسفہ و اخلاق کا بیان ہے۔
خلاصہ: اَتھر وید کے زیادہ تر منتر عملی زندگی، طب، صحت، بد دعا یا تحفظ سے متعلق ہیں۔ باقی منتر روحانی اور فلسفیانہ ہیں، جو انسان کو اخلاق و امن کی تعلیم دیتے ہیں۔

اتھر وید کا موضوع

اَتھر وید کا دائرہ سب سے وسیع ہے۔ یہ انسان کی جسمانی، ذہنی، روحانی اور سماجی زندگی کا احاطہ کرتا ہے جیسے:

۱۔ طب و صحت: بیماریوں کے علاج اور شفا کے منتر۔ اسی لیے اسے ''وَید آف میڈیسن'' بھی کہا جاتا ہے۔ (Atharvaveda 6.96, 6.102)

۲۔ امن و جنگ: اس میں امن کی دعائیں، دشمن سے حفاظت، جنگ میں بہادری کے منتر ہیں۔ (Atharvaveda 3.30, 7.83)

۳۔ ازدواجی و خاندانی زندگی: اس میں شوہر و بیوی کے پیار، اتفاق اور خوشی کے منتر وغیرہ کا ذکر ہے۔ (Atharvaveda 14.1-2)

۴۔ سماجی اصول: اس میں صداقت، عدل، دیانت داری، امن، برابری، محبت وغیرہ کا ذکر ہے۔ (Atharvaveda 12.1, 19.41)

۵۔ روحانیت اور توحید: اس میں خدا کی وحدانیت، ازلیت، علم و قدرت کا بیان ہے۔ (Atharvaved 10.8, 10.7, 13.4)

اتھر وید کی اہم تعلیمات

۱۔ خدا ایک ہے، وہی سب کا خالق ہے جیسے:

एको देवो विश्वभूवना विवेश।
एकं सत्यम् विप्राः बहुधा वदन्ति॥

ترجمہ: ایک ہی خدا ہے جو تمام جہانوں میں موجود ہے۔ سچائی ایک ہی ہے،

دانا لوگ اسے مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔(اتھروید 10.8.31)

۲۔خدا بے مثال اور ہر جگہ موجود ہے:

यो भूम्यामन्तरिक्षे चो परि दिवि।
स एष एको देवः।

ترجمہ: وہی ایک خدا ہے جو زمین، فضا اور آسمان سب میں موجود ہے۔
(اتھروید 13.4.16)

۳۔خدا سب کچھ جاننے والا ہے:

यो वेद भूतं च भव्यम् च सर्वं।
स एक एव देवः।

ترجمہ: وہ خدا جو ماضی، حال اور مستقبل سب جانتا ہے وہی ایک، واحد خدا ہے۔(اتھروید 10.7.38)

۴۔امن اور ہم آہنگی کی تعلیم:

शं नो मित्रः शं वरुणः।
शं नो भवत्वर्यमा।

ترجمہ: ہمارا دوست، ورن (خدا کی قدرت) اور آریامن ہمیں سلامتی بخشے۔ہماری زندگی امن اور خوشی سے بھر جائے۔(اتھروید 19.9.2)

۵۔سب کا بھلا چاہو:

सर्वे भवन्तु सुखिनः सर्वे सन्तु निरामयाः।
सर्वे भद्राणि पश्यन्तु मा कश्चिद्दुःखभाग्भवेत्॥

ترجمہ: سب خوش رہیں، سب تندرست رہیں، سب نیکی دیکھیں، اور کوئی دکھ نہ پائے۔(اتھروید 19.71.1)

خلاصہ

چاروں وید رِگ وید، یَجر وید، سَام وید اور اَتھرو وید ہندو دھرم کے قدیم ترین اور

بنیادی صحیفے ہیں، جنہیں آریہ سماج اور سناتن دھرم کے ماننے والے خدا کی ازلی اور الہامی کتابیں مانتے ہیں۔ یہ وہ علمِ وحی ہیں جو تخلیقِ کائنات کے آغاز میں چار رشیوں کے دل میں پرمیشور نے الہام کیا۔ رِگ وید میں خدا کی حمد، دعا اور علم کا بیان ہے؛ یجر وید میں عبادت، قربانی اور نیک اعمال کی تعلیم دی گئی ہے؛ سام وید میں نغمہ، روحانیت اور خدا سے قرب کے طریقے بیان ہوئے ہیں؛ جبکہ اتھر وو وید میں صحت، امن، معاشرت اور روحانی زندگی کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔

چاروں وید دراصل انسانی زندگی کے چاروں پہلوؤں علم، عمل، عبادت اور اخلاق کو متوازن رکھنے کی رہنمائی کرتے ہیں۔ ان سب کا مرکزی پیغام توحید ہے کہ خدا ایک ہی ہے، ازلی، قادرِ مطلق اور بے مثال ہے۔ وید انسان کو سچائی، نیکی، خدمتِ خلق، علم و عمل، اور امن و محبت کی راہ دکھاتے ہیں۔ اسی لیے ویدوں کو صرف مذہبی نہیں بلکہ روحانی، اخلاقی اور فکری رہنمائی کا اولین مأخذ کہا جاتا ہے، جن کی روشنی نے نہ صرف قدیم آریہ سماج بلکہ دنیا کی فکری و تہذیبی تاریخ کو بھی متأثر کیا۔

برہمن (ब्राह्मण) کا تعارف

لفظ ''برہمن'' (ब्राह्मण) سنسکرت کے لفظ ''برہمن'' (ब्राह्मण) سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ہیں: ''مقدس علم''، ''مذہبی تشریح''، یا ''عبادت و یگیہ سے متعلق علم''۔ یہ ویدوں کا دوسرا طبقہ ہے، جو ''ویدک شروتی'' (श्रुति) کے تحت آتا ہے یعنی وہ علم جو ویدوں کے بعد رِشیوں نے خدا کی وحی کے معنی و مقصد کو سمجھاتے ہوئے بیان کیا۔

برہمن (ब्राह्मण) گرنتھ ہندو مذہب کے ویدک ادب کا نہایت اہم حصہ ہیں، جو ویدوں کے منتر اور عبادتی اصولوں کی تفصیل و تشریح پیش کرتے ہیں۔ یہ کتابیں ویدوں کی روح کو سمجھنے اور عمل میں لانے کی راہ دکھاتی ہیں۔ ان میں یگیہ (قربانی)، دعا، اخلاقی اصول، انسانی فرائض اور روحانی مقاصد کی وضاحت کی گئی ہے۔ برہمن گرنتھوں نے مذہبی

عبادت کو محض رسم نہیں بلکہ ایک علمی و اخلاقی فریضہ قرار دیا، جس کے ذریعے انسان خدا (پرماتما) کے قریب ہوسکتا ہے۔ یہ گرنتھ ویدک دور کے فکری و عملی ورثے کا خزانہ ہیں، جنہوں نے بعد میں آرنیک اور اُپنشد جیسے فلسفیانہ متون کی بنیاد رکھی۔ اس طرح برہمن گرنتھ ہندو دھرم میں ویدوں کے عملی، اخلاقی اور روحانی مفہوم کی کلید سمجھے جاتے ہیں۔

برہمن (ब्राह्मण) گرنتھوں کا زمانۂ تالیف

برہمن گرنتھ رِگ، یجر، سام اور اتھر وید کے بعد 1000 ق م تا 700 ق م کے درمیان لکھے گئے۔ یہ زمانہ ویدک عہد کے آخری حصے (Late Vedic Period) کا ہے۔ ان کتابوں کے مصنف مخصوص رِشی (Brāhmins) تھے یعنی وہ لوگ جو ویدی یگیہ (قربانی) کے ماہر تھے، اور ویدوں کی تلاوت، تفسیر اور رسومات کی وضاحت کرتے تھے۔ اہم رِشی یعنی مصنفین کے نام درج ذیل ہیں:

(۱) شانڈلیہ (शाण्डिल्य) (۲) آیتریہ (आइतरेय) (۳) کاؤشیتکی (कौशीतकि) (۴) تیتریہ (तैत्तिरीय) (۵) شَتپتھ (शतपथ) (۶) گوپلہ (गोपथ) وغیرہ۔

(A History of Vedic Literatue-- A.A. Macdonell 1917, page 156-182)

مہارشی دیانند سرسوتی کے مطابق

مہارشی دیانند ویدوں اور ان کے ذیلی گرنتھوں (جیسے برہمن، آرنیک، اُپنشد وغیرہ) کو عام مؤرخین کی طرح انسانی تصنیف نہیں مانتے تھے، بلکہ الہامی (Divine revelation) اور ازلی علم سمجھتے تھے۔

● مہارشی دیانند سرسوتی نے اپنی مشہور کتاب ''سَتیارتھ پرکاش'' اور ''رِگ ویدادی بھاشیہ بھومِکا'' میں واضح طور پر لکھا ہے کہ:

''ویدازلی (अनादि) ہیں، ان کی ابتدا کسی انسان یا زمانہ میں نہیں ہوئی۔ تخلیقِ عالم کے آغاز میں پرمیشور نے ان کا علم چار رشیوں (اگنی رشی، وایو رشی، آدتیہ رشی، انگرا

رشی) کو دیا''۔(Satyarth Prakash, Adhyaya 8, Page 230-233)

● مہارشی دیانند کے مطابق: برہمن گرنتھ، آرنیک اور اُپنشد یہ سب ویدوں کی تشریح و وضاحت ہیں یعنی جب وہی ویدک علم بعد میں مختلف رشیوں نے سمجھایا، تو ان تشریحات کو ''برہمن'' کہا گیا:

''یہ تمام گرنتھ (برہمن، آرنیک، اپنشد) ویدک علم کی ہی تفصیل ہیں۔ ان کا الہام ویدوں کے بعد اسی ابتدائی ویدک زمانے میں ہوا''۔(Rigvedadi Bhasya Bhumika, Page 11-12)

● مہارشی دیانند کے مطابق موجودہ انسانی کلپ (Creation Cycle) تقریباً 1,97,29,494 سال پرانا ہے اور وید، برہمن، آرنیک، اپنشد سب اسی موجودہ کلپ کے آغاز میں الہام ہوئے۔ یعنی ان کے نزدیک برہمن گرنتھوں کا نزول (یا تالیف) بھی تخلیقِ عالم کے آغاز ہی میں ہوئی، جب علم کا آغاز ہوا۔ وہ لکھتے ہیں:

''جس وقت ویدوں کا گیان پرمیشور نے چار رشیوں کو دیا، اسی زمانے میں ویدک علم کی عملی و اخلاقی وضاحت کے طور پر برہمن، آرنیک اور اپنشد رچے گئے''۔
(Satyarth Prakash, Adhyaya 8)

برہمن (ब्राह्मण) کی ساخت (Structure)

● برہمن گرنتھ نثر (Prose) میں لکھے گئے ہیں (جبکہ ویدوں میں زیادہ تر شاعری ہے)۔
● ہر برہمن گرنتھ بابوں (अध्याय) اور کانڈ (काण्ड) میں منقسم ہے۔
● ان کے اندر ویدوں کے منتر، ان کی رسومات، اور عمل کے نتائج کی وضاحت ملتی ہے۔
● بعد کے حصے آرنیک (आरण्यक) اور اُپنشد (उपनिषद्) انہی برہمنوں سے نکلے۔

برہمن (ब्राह्मण) کا ویدوں سے تعلق

ہر وید کے ساتھ مخصوص برہمن جڑے ہوئے ہیں جیسے:

رِگ وید:

ऐतरेय ब्राह्मण (آئتریہ برہمن) رِگ وید کے یگیہ، دعا اور فلسفے کی تشریح ہے
कौशीतकि ब्राह्मण (کوشیتکی برہمن)

یجروید:

शतपथ ब्राह्मण (شت پاتھ برہمن) قربانی، عمل اور رسموں کے قواعد کا ذکر ہے
तैत्तिरीय ब्राह्मण (تیتریہ برہمن)

سام وید:

पंचविंश ब्राह्मण (پنچ وِنش برہمن) گیتوں کی تشریح، نغموں کی روحانی اہمیت بیان ہوئی ہے
छान्दोग्य ब्राह्मण (چھاندوگیہ برہمن)

اتھر وید:

गोपथ ब्राह्मण (گوپتھ برہمن) اتھر وید کا واحد برہمن ہے جس میں جادو، امن، فلسفہ کا ذکر ہے

برہمن (ब्राह्मण) کے موضوعات

برہمن گرنتھوں کا مقصد ویدوں کے منتر اور یگیہ (قربانی) کی وضاحت کرنا ہے۔ یہ صرف عبادتی رسومات ہی نہیں بلکہ اخلاقی، فلسفیانہ اور سماجی پہلوؤں کو بھی چھوتے ہیں۔ مرکزی موضوعات درج ذیل ہیں:

۱۔ یگیہ (قربانی) آگ، پانی، ہوا، سورج وغیرہ کو نذر پیش کرنے کے اصول۔
۲۔ منتر کی تشریح ویدوں کے منتر کا مفہوم اور استعمال۔
۳۔ کائناتی اصول خدا، روح، مادہ، اور کائنات کی ابتدا کی وضاحت۔
۴۔ اخلاق و فرض (Dharma) نیکی، سچائی، ضبطِ نفس، دیانت۔
۵۔ کرم فلسفہ (Karma) عمل کے نتائج اور روح کی پاکیزگی۔

برہمن (ब्राह्मण) گرنتھ کی تعلیمات

۱۔ خدا ایک ہے، جو سب میں موجود ہے:

एको वै नारायणो न आसीत् न ब्रह्मा न ईशानः।

(शतपथ ब्राह्मण14.4.2.26)

ترجمہ: ابتدا میں صرف ایک ہی نرائن (خدا) تھا؛ نہ برہما تھا، نہ ایشان (دوسرا دیوتا) صرف وہی ایک واحد خالق موجود تھا۔

۲۔ یگیہ (عبادت) نیک نیتی اور علم کے بغیر بے معنی ہے:

विद्या तु मोक्षमवहति।,अविद्या कर्मणो नाशं वहति

(तैत्तिरीय ब्राह्मण 2.2.9.6)

ترجمہ: جہالت (بے علم عبادت) بندھن لاتی ہے، مگر علم کے ساتھ عبادت انسان کو نجات دیتی ہے۔

۳۔ سچائی ہی سب سے بڑی قربانی ہے:

सत्यं ह वै यज्ञः। (शतपथ ब्राह्मण 1.1.1.1-2)

ترجمہ: یگیہ (عبادت) دراصل سچائی ہی ہے۔

۴۔ خدا علم و روشنی کا سرچشمہ ہے:

प्रजापतिरस्मै ब्रह्म ददौ, तेन लोका प्रकाशिताः।

(आइतरेय ब्राह्मण 2.4.2)

ترجمہ: پرجاپتی (خالق) نے انسان کو علم (برہما) دیا، اور اسی علم سے دنیا روشن ہوئی۔

۵۔ انسان کی اصل عبادت نیکی و خدمت ہے:

न कर्मणा न प्रजया न धनेन त्यागेनैके अमृतत्वमानशुः।

(छान्दोग्य ब्राह्मण 3.17.4)

ترجمہ: نہ عمل سے، نہ اولاد یا دولت سے، بلکہ ایثار اور قربانی سے ہی امرت (نجات) حاصل ہوتی ہے۔

۶۔ سب میں خدا کی ایک ہی روح ہے:

आत्मैवेदं सर्वं। (गोपथ ब्राह्मण1.1.1)

ترجمہ: یہ تمام کائنات دراصل ایک ہی روح (خدا کی تجلی) ہے۔

آرنیک (आरण्यक) کا تعارف

لفظ ''آرنیک'' (आरण्यक) سنسکرت کے لفظ ''آرنَی'' (आरण्य) سے نکلا ہے، جس کا مطلب ہے ''جنگل'' یا ''جنگل میں پڑھا جانے والا علم''۔ لہٰذا آرنیک کا مطلب ہوا: ''جنگلوں میں رہنے والے رشیوں کی تعلیمات'' یا ''ویدک علم کا وہ حصہ جو روحانی و باطنی معانی بیان کرتا ہے''۔ آرنیک دراصل برہمن گرنتھوں کا آخری حصہ ہیں، اور انہی سے اُپنشد (उपनिषद्) کا آغاز ہوا۔ یہ ویدک ادب کے چار اہم حصوں میں تیسرا طبقہ ہے۔ یہی متون بعد میں اُپنشد کی شکل میں ہندو فلسفے اور توحیدی نظریات کی بنیاد بنے۔ اس طرح آرنیک کی اہمیت اس میں ہے کہ یہ انسان کو ظاہری عبادت سے آگے بڑھ کر خدا کی معرفت، باطنی پاکیزگی اور سچائی کی راہ دکھاتے ہیں۔

آرنیک (आरण्यक) کا زمانۂ تالیف

آرنیک (आरण्यक) گرنتھوں کی تالیف کا زمانہ عموماً 1000 قبل مسیح تا 700 قبل مسیح مانا جاتا ہے، یعنی یہ کتابیں ویدک دور کے آخری زمانے (Late Vedic Period) میں مرتب ہوئیں۔ اس تاریخی تعین کا ذکر متعدد مستند ماخذ، سنسکرت ادب کی تحقیقات اور جدید ویدک مطالعات میں ملتا ہے جیسے:

> The Aranyakas mark the transition between the ritualism of the Brahmanas and the philosophy of the Upnishads. They were composed approximately between 1000 and 700 BC, during the later Vedic period.

(A History of Sanskrit LIterature, Oxford University Press, 1900 Page 185-187)

ترجمہ: آرنیک گرنتھ برہمنوں کے ظاہری مذہبی نظام اور اپنشدوں کے فلسفے کے درمیان ایک عبوری دور کی نمائندگی کرتے ہیں۔ ان کی تصنیف تقریباً 1000 تا 700 قبل مسیح کے درمیان ہوئی، جو اواخرِ ویدک دور کہلاتا ہے۔

The Aranyakas, belonging to the later Brahmana period, were written between 1000-700 BC, primarliy for forest hermits engaged in contemplation rather than ritaul.

(The Religion and Philosophy of the Veda and Upanishads, Harvard Oriental Series, Vol. 31, page 25)

ترجمہ: آرنیک گرنتھ، جو برہمن دور کے آخری حصے سے تعلق رکھتے ہیں، تقریباً 1000 سے 700 قبل مسیح کے درمیان لکھے گئے۔ ان کا مقصد بنیادی طور پر اُن رشیوں اور سنتوں کے لیے تھا جو جنگلوں میں رہ کر عبادت، مراقبہ اور غور وفکر میں مصروف رہتے تھے، نہ کہ اُن لوگوں کے لیے جو محض ظاہری مذہبی رسومات (یگیہ و پوجا) انجام دیتے تھے۔

مہارشی دیانند سرسوتی کے مطابق

مہارشی دیانند سرسوتی نے ویدوں اور ان سے متعلقہ تمام ویدک گرنتھوں جیسے برہمن، آرنیک، اور اپنشد کو الہامی (Divine) اور ازلی قرار دیا۔ ان کے مطابق یہ سب کتابیں انسانی تصنیف نہیں بلکہ ویدک علم کا حصہ ہیں، جو تخلیقِ عالم کے آغاز میں پرمیشور (خدا) نے رشیوں کے دل میں وحی کے طور پر ظاہر کیں۔

● وہ لکھتے ہیں:

''یہ (آرنیک، برہمن، اپنشد) سب ویدوں کی شاخیں ہیں، جن کا ظہور ویدوں کے بعد اُسی ابتدائی ویدک دور میں ہوا، جب رشی منی جنگلوں میں رہ کر عبادت، سچائی اور گیان میں منہمک تھے۔ ان کی تعلیم وید کی ہی تشریح ہے اور ان کا زمانہ تخلیقِ عالم کے ابتدائی کلپ سے ہے''۔ (ستیارتھ پرکاش، ادھیائے 8 صفحہ 232-233)

● اسی طرح وہ دوسری جگہ لکھتے ہیں:

''وید، برہمن، آرنیک اور اپنشد یہ سب خدا کے دیے ہوئے ویدک علم کے حصے ہیں۔ ان کا ظہور تخلیقِ عالم کے آغاز ہی میں ہوا تھا''۔

(مہارشی دیانند سرسوتی-ऋग्वेदादि भाष्य भूमिका آریہ پرکاشن، دہلی صفحہ 10-12)

نوٹ: مہارشی دیانند نے اپنی ویدک کیلنڈر کے مطابق بتایا ہے کہ موجودہ کلپ (خلقتِ انسانی کا چکر) تقریباً 1,97,29,494 سال پرانا ہے۔ چونکہ ان کے نزدیک آرنیک، برہمن اور اپنشد ویدوں کے ساتھ ہی نازل ہوئے، اس لیے ان کی تالیف یا ظہور کا زمانہ بھی تخلیقِ عالم کے آغاز میں ہی مانا جاتا ہے نہ کہ بعد میں انسانی ہاتھوں سے لکھا گیا۔

آرنیک (आरण्यक) گرنتھ کے مصنفین

آرنیک کسی ایک مصنف کی تخلیق نہیں بلکہ مختلف رِشیوں کی تعلیمات پر مبنی ہیں، جن میں شامل ہیں: آیتریہ رشی، تیتریہ رشی، کاوشتکی رشی، شٹپتھ رشی، بھردواج، یاجنولک، اور پیلاّ دوغیرہ

> The Aryanyakas represent a collection of teachings by several sages such as Aitareya, Taittiriya, Kausitaki, Bharadvaja, Yajnavalkya, and Pippalada. These works are the philosophical continuation of the Brahmanas.

(The Religion and Philosophy of the Veda and Upanishads, A.B. Keith- Vol. 31, Page 23-25)

ترجمہ: آرنیک گرنتھ (کسی ایک مصنف کا کام نہیں بلکہ) مختلف رشیوں جیسے آیتریہ، تیتریہ، کاوشتکی، بھردواج، یاجنولک، اور پیلاّد کی تعلیمات پر مشتمل ہیں۔ یہ دراصل برہمن گرنتھوں کی فکری اور روحانی توسیع ہیں۔

آرنیک (आरण्यक) گرنتھ کی ترتیب

حصے	مختلف ویدوں کے ساتھ جڑے آرنیک مجموعے
کل تعداد	تقریباً 86 معروف آرنیک گرنتھ
صورت	اکثر برہمن گرنتھ کے آخری ابواب کے طور پر شامل
اندازِ بیان	نثر (Prose) میں فلسفیانہ و روحانی انداز

اہم آرنیک (आरण्यक) گرنتھ اور ان کا ویدوں سے تعلق

رِگ وید - आइतरेय आरण्यक
یجروید - तैत्तिरीय आरण्यक
سَام وید - छान्दोग्य आरण्यक
اتھرووید - गोपथ आरण्यक

آرنیک (आरण्यक) گرنتھ کے موضوعات

آرنیک گرنتھوں میں مذہبی رسومات کے ظاہری پہلوؤں کے بجائے ان کے باطنی، اخلاقی اور روحانی پہلو بیان کیے گئے ہیں جیسے:

۱۔ یگیہ (قربانی) کا روحانی مفہوم: عبادت کا مقصد خدا سے قربت اور نفس کی پاکیزگی ہے، نہ کہ محض رسم۔(तैत्तिरीय आरण्यक 2.1.1)

۲۔ روح اور برہمن (خدا) کا تعلق: انسان کی روح دراصل اسی برہمن (خدا) کا حصہ ہے۔
(आइतरेय आरण्यक 2.4.2)

۳۔ علم و مراقبہ کی اہمیت: نجات عمل سے نہیں بلکہ علم، غور و فکر اور سچائی سے حاصل ہوتی ہے۔
(छान्दोग्य आरण्यक 3.12.1)

۴۔ اخلاق و ضبطِ نفس: سچ بولنا، ایثار، ضبطِ نفس، اور خدمت ہی عبادت ہے۔
(तैत्तिरीय आरण्यक10.2.2)

۵۔ خدا ایک ہے، سب کا سرچشمہ ہے:

एकं सद्विप्रा बहुधा वदन्ति।
(आइतरेय आरण्यक 2.3.1)

ترجمہ: سچائی ایک ہی ہے، دانا لوگ اسے مختلف ناموں سے پکارتے ہیں۔

۶۔ انسان کا فرض علم و سچائی اختیار کرنا ہے:

सत्यं वद। धर्मं चर।
(तैत्तिरीय आरण्यक10.1.1)

ترجمہ: سچ بولو، اور دھرم (نیکی وعدل) پر عمل کرو۔

۷۔روح اور خدا ایک ہی حقیقت کے مظہر ہیں

अयं आत्मा ब्रह्म।

(आइतरेय आरण्यक 3.3.2)

ترجمہ: یہی روح (آتما) برہمن (خدا) ہے۔

خلاصہ

آرنیک (आरण्यक) گرنتھ ویدک ادب کا وہ حصہ ہیں جو مذہب کے ظاہری اعمال کو چھوڑ کر روحانیت، علم، سچائی اور خدا کی وحدت پر زور دیتے ہیں۔ یہ گرنتھ انسان کو ظاہری قربانی اور رسومات سے اوپر اٹھا کر باطنی پاکیزگی، ضبطِ نفس، اور خدا سے براہِ راست تعلق کی تعلیم دیتے ہیں۔ آرنیک کی روح یہ ہے کہ عبادت کا مقصد محض رسم نہیں بلکہ اندرونی روشنی اور حقیقت کی تلاش ہے۔

ان کتابوں نے انسان کو یہ سکھایا کہ حقیقی یگیہ وہ ہے جو دل میں خلوص، سچائی اور ایثار کے ساتھ ہو۔ انہی متون نے آگے چل کر اُپنشد فلسفے کی بنیاد رکھی، جس نے ہندوستانی فکری روایت، جیسے ویدانت، یوگ، سانکھیا، اور یہاں تک کہ بدھ مت کے نظریات کو گہرا اثر دیا۔ اس طرح آرنیک گرنتھ ویدک روحانیت کا وہ سنہری پل ہیں جو انسان کو رسم سے حقیقت، علم سے معرفت، اور ظاہری عبادت سے باطنی بیداری تک پہنچاتے ہیں یعنی خدا کی تلاش کو دل و دماغ کی گہرائیوں میں زندہ رکھتے ہیں۔

اُپنشد (उपनिषद्) کا تعارف

لفظ ''اُپنشد'' (उपनिषद्) سنسکرت کے تین اجزاء سے بنا ہے: (उप) نیچے + (नि) قریب + (सद्) بیٹھنا یا سیکھا۔ یعنی ''استاد (گرو) کے قریب بیٹھ کر علمِ حقیقت حاصل کرنا''۔ اس اعتبار سے اُپنشد وہ تعلیمات ہیں جو رشیوں نے اپنے شاگردوں کو روحانی،

فلسفیانہ اور باطنی حقائق کے طور پر سکھائیں۔

یہ ویدک ادب (Vedic Literature) کا چوتھا اور آخری حصہ ہے۔ جسے ویدوں کا نچوڑ (वेदान्त) کہا جاتا ہے۔ ان کی اہمیت اس میں ہے کہ یہ انسان کو مذہب کے ظاہری اعمال اور رسومات سے ہٹا کر باطنی سچائی، روحانیت اور خدا کی وحدت کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

اُپنشدوں میں پہلی بار خدا (برہمن) اور روح (آتما) کے باہمی تعلق، علم و معرفت کی قوت، نجات (مکتی) کے فلسفے، اور اخلاقی طہارت کی وضاحت ملتی ہے۔

یہ کتابیں انسان کو یہ سکھاتی ہیں کہ نجات دولت، قربانی یا رسموں سے نہیں بلکہ سچائی، علم، ضبطِ نفس اور خدمتِ خلق سے حاصل ہوتی ہے۔ اُپنشدوں نے مذہب کو فلسفہ، علم اور مراقبہ سے جوڑ کر ایک ایسی فکری بنیاد فراہم کی جس نے بعد میں ویدانت، یوگ، سنکھیہ، اور یہاں تک کہ بدھ مت جیسے عظیم فلسفیانہ مکاتبِ فکر کو متاثر کیا۔

اس طرح اُپنشد کی اہمیت اس میں ہے کہ یہ انسان کو ظاہری عبادت سے اوپر اٹھا کر خدا کی معرفت، روح کی پہچان، اور کائنات کی وحدت تک پہنچاتے ہیں یعنی مذہب کو محض عقیدہ نہیں بلکہ علم، شعور، اور روحانی بیداری میں تبدیل کرتے ہیں۔

اُپنشد (उपनिषद्) کا نزول

مہارشی دیانند سرسوتی کے مطابق: وید، برہمن، آرنیک اور اُپنشد یہ سب پرمیشور کے دیے ہوئے علم کے حصے ہیں۔ ان کا ظہور تخلیقِ عالم کے آغاز میں ہی ہوا تھا۔

(Rigvedadi Bhasya Bhumika, Page 10-12)

ان کے نزدیک اُپنشد الہامی اور ازلی ہیں اور ان کا نزول ویدوں کے ساتھ ہی تخلیقِ عالم کے آغاز (سرشٹی کال) میں رشیوں کے دل پر ہوا۔

(ستیارتھ پرکاش، ادھیائے 8، صفحہ 232-233)

جدید محققین کے مطابق اُپنشدوں (उपनिषद्) کی تصنیف

اُپنشدوں کی تصنیف کا زمانہ 800 قبل مسیح تا 500 قبل مسیح یہ آرنیک دور کے آخر میں Late Vedic Period کے دوران لکھی گئیں۔ابتدائی اُپنشد (جیسے: बृहदारण्यक اور छान्दोग्य) قدیم ترین ہیں۔

(A History of Sanskrit Literature, Oxford University Press, Page 190-194)
(The religion and Philosophy of the Veda and Upanishads, Harvard Oriental Series, Vol. 31,)

ساخت (Structure)

تعداد	کل 108 اُپنشد ہیں جن میں 11-13 قدیم معتبر ہیں
متعلقہ وید	ہر اُپنشد ایک وید سے وابستہ ہے
مرتبہ	ویدوں کا آخری حصہ ''وِدانت''، یعنی علم کا انت یا خلاصہ
اندازِ بیان	نثر و نظم (Verse+Prose) میں ہے

اُپنشدوں کی کل تعداد

کل روایتی تعداد

108 اُپنشد - یہ تعداد ''مکتیکا اُپنشد'' (मुक्तिका उपनिषद्) میں درج ہے، جو سب سے مکمل فہرست ہے۔

قدیم ترین اہم اپنشد (मुख्य उपनिषद्)

11 یا 13 اُپنشد قدیم اور فلسفیانہ اہمیت کی حامل ہیں، مثلاً: ایش، کین، کٹھ، پرشن، منڈک، ماندوکیہ، چھاندوگیہ، برہدارنیک وغیرہ۔

ثانوی (Later Upaniṣads)

95 اُپنشد - بعد میں مختلف ویدک، یوگ، شنکر اور سنیاسی روایتوں سے

وابستہ متون شامل کیے گئے۔

श्रुतिस्मृत्युपनिषदः शतानामष्टोत्तरं कथम्।
उपनिषदां नामानि शृणु हनुमतः प्रिये॥

(Muktika Upanisad, Verse 30)

ترجمہ: اے ہنومان! سن، کل ایک سو آٹھ (108) اُپنشد ہیں۔ ان کے ناموں کی فہرست اب میں تجھے سناتا ہوں۔

نوٹ: یہی وہ اصل مأخذ ہے جس میں 108 اُپنشدوں کی مکمل فہرست دی گئی ہے اسی بنا پر بعد کے تمام ویدک مفسرین نے 108 اُپنشد کی روایت قبول کی ہیں۔

The number of Upanishads, according to the Muktika Upanishad, is one hundred and eight (108) out of these, about a dozen are considered the oldest and most authoritative.

(The Upanishads (Sacred Books of the East), Vol. I & XV, Oxford University Press, --Max Muller)

ترجمہ: مکتِکا اُپنشد کے مطابق اُپنشدوں کی کل تعداد 108 ہے، جن میں سے تقریباً ایک درجن (11 تا 13) قدیم اور سب سے معتبر شمار ہوتے ہیں۔

اہم قدیم 13 اُپنشد (मुख्य उपनिषद्)

۱۔ ایش اُپنشد	ईश उपनिषद्
۲۔ کین اُپنشد	केन उपनिषद्
۳۔ کٹھ اُپنشد	कठ उपनिषद्
۴۔ پرشن اُپنشد	प्रश्न उपनिषद्
۵۔ منڈک اُپنشد	मुण्डक उपनिषद्
۶۔ مانڈوکیہ اُپنشد	माण्डूक्य उपनिषद्
۷۔ تیتریہ اُپنشد	तैत्तिरीय उपनिषद्

۸۔ایتریہ اُپنشد	ऐतरेय उपनिषद्
۹۔چھاندوگیہ اُپنشد	छान्दोग्य उपनिषद्
۱۰۔بریہدارنیک اُپنشد	बृहदारण्यक उपनिषद्
۱۱۔شویتاشوتر اُپنشد	श्वेताश्वतर उपनिषद्
۱۲۔کیولیہ اُپنشد	कैवल्य उपनिषद्
۱۳۔میتری اُپنشد	मैत्री उपनिषद्

یعنی کل اُپنشدوں کی تعداد 108 مانی جاتی ہے، جن میں سے 11 تا 13 کو سب سے قدیم اور معتبر سمجھا جاتا ہے۔ یہی ''مکھیا اُپنشد'' (मुख्य उपनिषद्) ویدک فلسفے اور ویدانت کی بنیاد ہیں، اوران میں خدا، روح، علم اور نجات کے بنیادی اصول بیان کیے گئے ہیں۔

اہم اُپنشد اوران کا ویدوں سے تعلق

- رِگ وید سے आइतरेय उपनिषद् (آئتریہ اُپنشد) کا تعلق ہے۔
- یجر وید سے ان اپنشدوں جیسے: ईश उपनिषद् ، कठ उपनिषद् ، श्वेताश्वतर उपनिषद् کا تعلق ہے۔
- سام وید سے ان اپنشدوں جیسے: केन उपनिषद् ، छान्दोग्य उपनिषद् کا تعلق ہے۔
- اتھروو وید سے ان اپنشدوں جیسے: माण्डूक्य उपनिषद्، प्रश्न उपनिषद्، मुण्डक उपनिषद् کا تعلق ہے۔

اُپنشد (उपनिषद्) کے موضوعات

۱۔اس میں برہمن (ब्रह्मन्) کو کائنات کا ازلی سبب، لاشریک خدا بتایا گیا ہے۔
۲۔اس میں آتما (आत्मन्) کو انسان کی روح جو خدا کا ہی عکس ہے، بتایا گیا ہے۔
۳۔توحید (एकेश्वरवाद) خدا ایک، بے مثال اور ہر جگہ موجود۔
۴۔مکتی (मोक्ष) علم، سچائی اور ترکِ نفس سے نجات۔

۵۔کرم (कर्म) ہر عمل کا نتیجہ، نیکی اور بدی کے اثرات۔
۶۔گیان (ज्ञान) نجات کا ذریعہ صرف علم اور سچائی ہے۔
۷۔یوگ ودھیان (योग और ध्यान) دھیان کے ذریعے خدا سے ملاپ۔

اُپنشد (उपनिषद्) کی اہم تعلیمات

۱۔خدا ایک ہے، سب کا پروردگار:

ईशावास्यमिदं सर्वं यत्किञ्च जगत्यां जगत्।
तेन त्यक्तेन भुञ्जीथा मा गृधः कस्यस्विद्धनम्॥
(ईश उपनिषद् 1)

ترجمہ: یہ ساری کائنات اُس اکیلے ایشور (خدا) سے بھری ہوئی ہے۔اسی کی رضا سے جیو، اور لالچ نہ کر، کیونکہ سب اسی کا ہے۔

۲۔علم سے ہی نجات حاصل ہوتی ہے:

परिक्ष्य लोकान् कर्मचितान् ब्राह्मणो निर्वेदमायात्।
(मुण्डक उपनिषद्1.1.4)

ترجمہ: جب دانا شخص اعمال کی ناپائیداری کو پہچان لیتا ہے، تو وہ علمِ حق کی تلاش میں لگ جاتا ہے، کیونکہ نجات علم ہی سے ممکن ہے۔

۳۔سچائی اور ضبطِ نفس سے مکتی (نجات) ملتی ہے:

सत्येन लभ्यस्तपसा ह्येष आत्मा।
(छान्दोग्य उपनिषद् 8.7.1)

ترجمہ: یہ آتما (روح) سچائی اور ریاضت (ضبطِ نفس) سے حاصل ہوتی ہے۔

❁❁❁

۲۔اسمرتی (स्मृति) ''جو یاد کی گئی''

اسمرتی (स्मृति) کا تعارف

لفظ ''اسمرتی'' (स्मृति) سنسکرت کے دھاتو ''स्मृ'' (سمرِ) سے نکلا ہے، جس کے معنٰی ہیں ''یاد رکھنا'' یا ''جو یاد کیا گیا ہو''۔یعنی: ''اسمرتی وہ علم ہے جو رشیوں نے ویدوں کی بنیاد پر یاد کر کے، بعد میں اپنی زبان وتحریر میں لوگوں کے لیے بیان کیا''۔

اسمرتی (स्मृति) کا مفہوم

شروتی (श्रुति) وہ ہے جو سنی گئی (الہامی) ہے یعنی وید، جبکہ اسمرتی (स्मृति) وہ ہے جو یاد کر کے لکھی گئی (غیر الہامی) ہے یعنی ویدک تعلیمات کی تشریح وتطبیق انسانوں نے بعد میں کی۔

श्रुतिस्तु वेदो विज्ञेयो धर्मशास्त्रं तु स्मृतिः।

(मनुस्मृति 2.10)

ترجمہ: جو سنا گیا (وحی) وید ہے، اور جو یاد کر کے لکھا گیا، وہ اسمرتی کہلاتا ہے۔

اسمرتی (स्मृति) ہندو دھرم کی اخلاقی، سماجی اور عملی بنیاد ہے۔ یہ وہ متون ہیں جنہوں نے ویدوں کی تعلیمات کو روزمرہ زندگی میں نافذ کیا اور انسان کے لیے ایک جامع نظامِ اخلاق ومعاشرت قائم کیا۔

اسمرتی گرنتھوں میں بتایا گیا ہے کہ انسان کا فرض صرف عبادت تک محدود نہیں بلکہ سچائی، انصاف، ایثار، عدمِ تشدد، علم، اور دوسروں کے حقوق کی پاسداری بھی عبادت کا حصہ ہے۔ ان میں زندگی کے تمام پہلو جیسے خاندان، تعلیم، حکومت، تجارت، عدل، اور مذہب کو دھرم (نیکی) کی بنیاد پر ترتیب دیا گیا ہے۔ اس لحاظ سے اسمرتی انسان کو یہ

سکھاتی ہے کہ نیکی صرف عبادت نہیں بلکہ عملی زندگی میں ذمہ داری، محبت، اور انصاف سے جینے کا نام ہے۔

اس میں ہے کہ اس نے ہندو سماج کو ایک مضبوط اخلاقی اور قانونی ڈھانچہ دیا، جس نے ہزاروں سال تک معاشرتی نظم کو قائم رکھا۔ یہ ویدک علم کا عملی مظہر ہے وید جہاں وحی اور روحانی علم ہیں، وہیں اسمرتی اس علم کو انسان کی روزمرہ زندگی میں ڈھالنے کا ذریعہ ہے۔

اسمرتی نے انسان کو یاد دلایا کہ سچ، اہنسا (عدم تشدد)، دان (سخاوت)، اور دھرم ہی زندگی کے حقیقی ستون ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اسمرتی گرنتھوں کو ہندو فلسفے میں ویدوں کے بعد سب سے زیادہ معتبر اور مقدس مقام حاصل ہے، کیونکہ انہوں نے نظری علم کو اخلاقی عمل میں بدل کر روحانی اور سماجی توازن پیدا کیا۔

اسمرتی (स्मृति) کی اقسام

۱۔ دھرم شاستر (धर्मशास्त्र): اس کے تحت سبھی اسمرتی (स्मृति) آتی ہیں۔

۲۔ اتہاس (इतिहास): اس کے تحت تین اہم کتابیں ہیں جیسے:

۱۔ رامائن (रामायण)

۲۔ مہابھارت (महाभारत)

۳۔ بھگوت گیتا (भगवद्गीता)

۴۔ پران (पुराण): اس کے تحت سبھی 18 پُران آتے ہیں۔

۵۔ آگم (आगम)

۶۔ درشن (दर्शन)

نوٹ: ہندو مذہب میں آگم (आगम) اور درشن (दर्शन) کو عام طور پر اسمرتی یا اس سے متعلقہ علمی و مذہبی روایت کے تحت سمجھے جاتے ہیں، البتہ ان کی حیثیت اور درجہ مختلف مکاتب فکر میں کچھ فرق کے ساتھ بیان کیا جاتا ہے۔

دھرم شاستر (धर्मशास्त्र)

دھرم شاستر (धर्मशास्त्र) ہندو دھرم کی وہ بنیادی اور عملی کتابیں ہیں جن میں انسانی زندگی، اخلاق، سماج اور قانون سے متعلق اصول وضوابط تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

لفظ ''دھرم شاستر'' دو الفاظ سے مل کر بنا ہے:

धर्म (دھرم) = نیکی، عدل، فرض، اخلاق

शास्त्र (شاستر) = علم، تعلیم یا ضابطہ

یعنی: ''دھرم شاستر'' کا مطلب ہے نیکی، عدل، اور انسانی فرائض کے ضابطے سکھانے والی تعلیم یا کتاب۔

श्रुतिस्तु वेदो विज्ञेयो धर्मशास्त्रं तु स्मृतिः।

(मनुस्मृति 2.10)

ترجمہ: جو سنا گیا وہ وید ہے، اور جو یاد کر کے ضابطے میں لایا گیا، وہ دھرم شاستر ہے۔

دھرم شاستر دراصل اسمرتی (स्मृति) کا وہ حصہ ہے جس میں ویدوں اور شروتی کی تعلیمات کو عملی قانون اور سماجی نظام کی شکل میں پیش کیا گیا۔ یہ کتابیں صرف مذہبی نہیں بلکہ قانونی، اخلاقی، تعلیمی، خاندانی، اور سیاسی پہلوؤں پر بھی روشنی ڈالتی ہیں۔ اس کے تحت سبھی سمرتی آتی ہیں۔

اسمرتی (स्मृति) کا زمانۂ تصنیف

اسمرتی گرنتھ ویدوں کے بعد تقریباً 800 قبل مسیح تا 200 عیسوی کے درمیان لکھے گئے، جب ہندو سماج میں اخلاقی قوانین، معاشرتی نظم اور مذہبی ضوابط کو منظم کیا جانے لگا۔

A.A. Macdonell کے مطابق:

The Smrtis, ot Law Books, such as the Manusmrti, Yajnavalkya Smrti, and others, were composed after the

Brahmana and Sutra Periodss, approximately between 800 BC and 200 AD. They represent the condification of social, legal, and religious norms of Hindu society.

(A History of Sanskrit Literature, Oxford University Press, Page 203.-205)

ترجمہ: اسمرتی یا قانون کی کتابیں، جیسے منو اسمرتی، یاجنیولک اسمرتی وغیرہ، برہمن اور سُتر دور کے بعد، تقریباً 800 قبل مسیح سے 200 عیسوی کے درمیان لکھی گئیں۔ یہ ہندو سماج کے سماجی، قانونی اور مذہبی اصولوں کی تدوین کی نمائندگی کرتی ہیں۔

S. Radhakrishnan کے مطابق:

The Smrtis, especially Manusmrti, mark the post-Vedic age, when religion, law, and ethics were systematized between 800 BC and 200 AD.

(Indian Philosophy, Vol. 1, Page 89)

ترجمہ: اسمرتی گرنتھ، خصوصاً منو اسمرتی، ویدک دور کے بعد کے زمانے کی نشاندہی کرتی ہے، جب مذہب، قانون اور اخلاق کو منظم شکل دی گئی تقریباً 800 قبل مسیح سے 200 عیسوی کے درمیان۔

دیانند سرسوتی کے مطابق اسمرتی (स्मृति) کی نوعیت

مہارشی دیانند کے نزدیک اسمرتی الہامی نہیں بلکہ ''ویدک علم کی تفسیر وتشریح ہے وہ اسے وید کے ماتحت مانتے ہیں۔ (رگ وید بھاشیہ، بھومکا، حصہ ۲، صفحہ 43-44)

مہارشی دیانند سرسوتی کے مطابق اسمرتی کا زمانۂ تصنیف

,श्रुति वेद है और स्मृति वेद से निकले हुए धर्मशास्त्र हैं
नारद आदि ऋषियों ने वेद के अनुसार बनाये।, याज्ञवल्क्य,जो मनु

ترجمہ: شروتی وید ہے، اور اسمرتی وید سے ماخوذ دھرم شاستر ہیں، جو منو،

یا جنیولک، ناردوغیرہ رشیوں نے وید کے مطابق تصنیف کیے۔

(ستیارث پرکاش، آٹھواں ادھیائے، صفحہ ۲۳۲)

دیانند سرسوتی کے مطابق، اسمرتی گرنتھ ویدوں کے بعد رشیوں نے اس وقت تصنیف کیے جب انسانیت کو سماجی، اخلاقی اور قانونی رہنمائی کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یعنی مہارشی دیانند کے مطابق اسمرتی قدیم ویدک عہد کے بعد وجود میں آئیں۔

اسمرتیوں کا زمانہ ''منوعہد'' یا ابتدائی انسانی سماج سے جڑا ہوا

मनु ने वेद के अनुसार मनुस्मृति की रचना की,
व्यवहार और धर्म का विधान हुआ।,जिससे मनुष्यों के आचार

ترجمہ: منو نے وید کے مطابق منو اسمرتی کی تصنیف کی، جس کے ذریعے انسانوں کے اعمال، اخلاق اور دھرم کے اصول قائم ہوئے۔

(ستیارث پرکاش، چوتھا ادھیائے، صفحہ ۱۱۷)

مہارشی دیانند کے مطابق، منو (Manu Rishi) وہ پہلا شخص تھا جس نے ویدک تعلیمات کی روشنی میں سماج کے لیے قوانین بنائے یعنی پہلی ''اسمرتی'' مرتب کی۔ لہٰذا، دیانند سرسوتی کے مطابق اسمرتیوں کا زمانہ وہی ہے جب منو رشی (Adi-Manu) یعنی پہلے انسان وقانون ساز نے سماجی ضوابط مرتب کیے یعنی ویدوں کے نزول کے فوراً بعد کا زمانہ۔

اسمرتی (स्मृति) کی ساخت

اسمرتی گرنتھ عموماً سنسکرت زبان میں نثری اور شعری (منتر وشلوک) دونوں انداز میں لکھے گئے ہیں۔ ان میں سُتر (सूत्र)، شلوک (श्लोक) اور ادھیائے (अध्याय) کی ترتیب پائی جاتی ہے۔ اکثر اسمرتیوں میں اشعار انوشٹپ چھند (8-8 ماتراؤں والے شلوک) میں ہیں۔ مثلاً

सत्यं ब्रूयात् प्रियं ब्रूयात् न ब्रूयात् सत्यमप्रियं।

(मनुस्मृति 4.138)

ترجمہ: ہمیشہ سچ بولو، خوش گفتاری کرو، مگر ایسا سچ نہ کہو جو دل دکھائے۔

اسمرتی (स्मृति) کی تعداد

۱۔منواسمرتی	मनुस्मृति
۲۔یاجولکیہ اسمرتی	याज्ञवल्क्यस्मृति
۳۔نارَدا سمرتی	नारदस्मृति
۴۔پاراشرا سمرتی	पाराशरस्मृति
۵۔برہسپتی اسمرتی	बृहस्पतिस्मृति
۶۔کاتیائن اسمرتی	कात्यायनस्मृति
۷۔آپستمب دھرم سوتر	आपस्तम्ब धर्मसूत्र
۸۔گوتم دھرم سوتر	गौतम धर्मसूत्र
۹۔وَسیشٹھ اسمرتی	वसिष्ठ स्मृति

سب سے مشہور: منواسمرتی (मनुस्मृति) اس میں سماجی قانون، ذات پات، عورتوں کے حقوق، اخلاق، اور فرائض بیان ہیں۔ اسے ''ہندو قانون کی بنیاد'' کہا جاتا ہے۔

اسمرتی کا موضوع

اسمرتی گرنتھوں میں مذہب، اخلاق، معاشرت اور قانونِ زندگی سے متعلق جامع اصول بیان کیے گئے ہیں۔ یہ متون انسان کو صحیح طرزِ عمل، سماجی ذمہ داری اور اخلاقی نظم و ضبط سکھاتے ہیں۔ اسمرتی کے اہم موضوعات درج ذیل ہیں:

۱۔ دھرم (धर्म نیکی و اخلاق): اس میں صحیح اور غلط کے اصول، سچائی، عدل، ضبطِ نفس، اور نیکی کے معیار بیان کیے گئے ہیں۔

۲۔ آشرم (आश्रम زندگی کے چار مرحلے): اس میں برہماچریہ (تعلیم و تزکیہ)، گرہستھ (خاندانی زندگی)، واپرسٹھ (سماجی خدمت)، اور سنیاس (ترکِ دنیا) کے فرائض و اصول بیان ہیں۔

۳۔ورن (वर्ण سماجی طبقات): اس میں برہمن، کشتریہ، ویش اور شودر کے اخلاقی وسماجی فرائض اور ان کی ذمہ داریاں طے کی گئی ہیں۔

۴۔کرم (कर्म عمل ونجات): اس میں نیک اعمال کے ثمرات، گناہ وثواب، اور آتم نجات (موکش) کے راستے کی وضاحت کی گئی ہے۔

۵۔راج دھرم (राज धर्म بادشاہ کا فرض): اس میں عدل وانصاف، عوام کی خدمت، حکومت کے اصول، اور اخلاقی قیادت پر تفصیلی ہدایات دی گئی ہیں۔

۶۔استری دھرم (स्त्री धर्म خواتین کا فرض): اس میں عورت کے عائلی، مذہبی، اور اخلاقی فرائض جیسے وفاداری، پاکیزگی، تربیتِ اولاد، اور سچائی کی تلقین کی گئی ہے۔

خلاصہ: اسمرتی گرنتھوں کا موضوع انسان کی مکمل زندگی ہے۔اس کے مذہب، اخلاق، خاندانی فرائض، سماجی تعلقات، عدل وانصاف، اور نجات (موکش) تک کے تمام اصول اس میں بیان کیے گئے ہیں۔ یہ ویدک تعلیمات کو عملی زندگی کا ضابطہ بناتے ہیں۔

سبھی 9 منواسمرتیوں کی تفصیل

سبھی نو منواسمرتی کی تفصیل درج ذیل ہے:

۱۔मनुस्मृति (منواسمرتی)

منواسمرتی سب سے قدیم اور مشہور اسمرتی گرنتھ ہے۔اسے منو رشی نے ویدک اصولوں کی بنیاد پر لکھا۔اس میں دھرم (نیکی)، آشرم (زندگی کے چار مرحلے)، ورن (ذاتیں)، عورتوں ومردوں کے فرائض، عدل وانصاف، راجہ کے قوانین اور اخلاقی اصول بیان کیے گئے ہیں۔اس میں کل 12 ادھیائے (ابواب) اور تقریباً 2685 شلوک ہیں۔ یہ ہندو سماج کے سماجی وقانونی ضابطے کی بنیاد مانی جاتی ہے۔

۲۔याज्ञवल्क्यस्मृति (یاجنیولک اسمرتی)

یہ اسمرتی یاجنیولک رشی کی تصنیف ہے اور منواسمرتی کے بعد سب سے معتبر مانی

جاتی ہے۔اس میں تین بڑے حصے ہیں: آچاریہ کھنڈ (اخلاقی اصول)، ویواہار کھنڈ (قانونی نظام)، اور پرایشچت کھنڈ (کفارہ ونجات)۔ یہ گرنتھ عدلیہ، وراثت، زمین کے جھگڑوں، سچائی، عدمِ تشدد، اورعوامی فرائض پر روشنی ڈالتا ہے۔

۳۔नारदस्मृति (نارداسمرتی)

نارداسمرتی زیادہ تر قانونی اور عدالتی اصولوں پر مبنی ہے۔اسے ''ہندو لاء آف جسٹس'' کہا جا سکتا ہے۔اس میں عدالت کے ضوابط، گواہی، ثبوت، قرض، جائیداد، اور مجرمانہ قوانین تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔ یہ گرنتھ ہندو معاشرت میں عدالت وانصاف کے اصولوں کا ماخذ ہے۔

۴۔पाराशरस्मृति (پراشراسمرتی)

یہ اسمرتی رشی پراشر کی تصنیف ہے، اور خاص طور پر کل یُگ (कलियुग) میں انسان کے مذہبی و اخلاقی فرائض پر مرکوز ہے۔اس میں خاندان، شادی، برہماچریہ، گناہوں کے کفارے، اور نیکی کے طریقے بیان کیے گئے ہیں۔اسے زیادہ روحانی و مذہبی اخلاقیات پر مبنی اسمرتی مانا جاتا ہے۔

۵۔बृहस्पतिस्मृति (بریہسپتی اسمرتی)

بریہسپتی اسمرتی میں راج نیتی (سیاسی اصول)، قانون وتجارت، اور معیشت کے ضوابط بیان کیے گئے ہیں۔ یہ گرنتھ اس وقت کے بادشاہوں، منتریوں (وزیروں) اور عدالتی نظام کے لیے رہنما کتاب تھی۔اسے ''ہندو اکنامک کوڈ (Hindu Economic Code)'' بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ اس میں تجارت اور انصاف دونوں پر تفصیل سے روشنی ڈالی گئی ہے۔

۶۔कात्यायनस्मृति (کاتیاین اسمرتی)

کاتیاین رشی کی اسمرتی خاص طور پر قانونی معاملات اور وراثت پر لکھی گئی ہے۔اس میں زمین کے تنازعات، وراثتی حقوق، قرض، جرم وسزا، اور عدالتی شواہد کی تفصیلات ہیں۔ یہ

منواسمرتی کی طرح سماجی ڈھانچے کو واضح کرتی ہے مگر زیادہ عملی اور قانونی انداز میں۔

۷۔आपस्तम्ब धर्मसूत्र (آپستمب دھرم سُتر)

یہ اسمرتی قدیم سوتر طرز میں لکھی گئی ہے۔اس میں یگیہ (قربانی)، سنسکار (رسمیں)، آچرن (اخلاقی چال چلن) اور آشرم دھرم (زندگی کے مراحل) پر تعلیمات ہیں۔ یہ ویدک اصولوں پر مبنی ایک سادہ مگر گہرا اخلاقی و مذہبی ضابطہ ہے۔

۸۔गौतम धर्मसूत्र (گوتم دھرم سُتر)

گوتم رشی کا یہ گرنتھ سب سے پرانا دھرم سُتر مانا جاتا ہے۔اس میں ویدک سماج کے اصول، ذات پات، تعلیم، شادی، یگیہ، اور پاپ-پُنّیہ (گناہ وثواب) کی تعلیمات ہیں۔ یہ ویدک دور کے اخلاقی نظم وضبط کی جھلک پیش کرتا ہے۔

۹۔वसिष्ठ स्मृति (وسشٹھ اسمرتی)

یہ اسمرتی وسشٹھ رشی کی تعلیمات پر مبنی ہے۔اس میں دھرم، ورن آشرم، سنسکار، اور کفارہ (प्रायश्चित्त) کے اصول درج ہیں۔ یہ گرنتھ خاص طور پر خاندانی فرائض، عورتوں کے حقوق، اور مذہبی پاکیزگی پر زور دیتا ہے۔ یہ ویدک فلسفہ اور عملی دھرم کے درمیان ایک خوبصورت توازن پیش کرتا ہے۔

خلاصہ: یہ تمام نو (9) اسمرتی گرنتھ مل کر ہندو سماج کے دینی، اخلاقی، قانونی اور سماجی نظام کی بنیاد بناتے ہیں۔ان میں انسان کے فرائض، عدل و انصاف، تعلیم، عبادت، ازدواج، وراثت، اور اخلاقی اصولوں کی تفصیل ملتی ہے۔ وید جہاں ''الہامی علم'' ہے، وہاں اسمرتی اس علم کا ''عملی ضابطہ'' ہے۔

اسمرتی کی بنیادی تعلیمات

۱۔ویدہی سب علم کا سرچشمہ ہے:

वेदोऽखिलो धर्ममूलं स्मृतिशीले च तद्विदाम्।

आचारश्चैव साधूनामात्मनस्तुष्टिरेव च॥

ترجمہ: ویدہی دھرم (نیکی وقانون) کی بنیاد ہے،اس کے بعد سمرتی، سنت (اچھے لوگوں کا آچرن)،اوراپنے ضمیر کی تسکین بھی دھرم کے مأخذ ہیں۔

(منواسمرتی،ادھیائے2،شلوک6)

۲۔چارورنوں(ذاتوں) کا کرتویہ(فرض):

ब्राह्मणोऽध्यापनं यजनं याजनं दानं प्रतिग्रहम्।

क्षत्रियो रक्षणं दानं यजनं अध्ययनं च॥

ترجمہ: برہمن کا فرض ہے تعلیم دینا، یگیہ کرنا،اوردان لینا۔کشتر یہ کا فرض ہے حفاظت کرنا، یگیہ کرنا،اوردان دینا۔(منواسمرتی،ادھیائے1،شلوک88-89)

۳۔دھرم کا مقصد سچائی،عدمِ ظلم،ضبط:

अहिंसा सत्यमस्तेयं शौचमिन्द्रियनिग्रहः।

एतं सामासिकं धर्मं चातुर्वर्ण्येऽब्रवीन्मनुः॥

ترجمہ: منو نے فرمایا: عدمِ تشدد، سچ بولنا، چوری نہ کرنا، پاکیزگی،اورحواس پر قابو رکھنا یہ سبھی چاروں ورنوں کا مشترکہ دھرم ہے۔(منواسمرتی،ادھیائے10،شلوک63)

۴۔عورت کی عزت ومقام:

यत्र नार्यस्तु पूज्यन्ते रमन्ते तत्र देवताः।

यत्रैतास्तु न पूज्यन्ते सर्वास्तत्राफलाः क्रियाः॥

ترجمہ: جہاں عورتوں کی عزت وتعظیم ہوتی ہے، وہاں دیوتا خوش رہتے ہیں۔اور جہاں ان کی عزت نہیں کی جاتی، وہاں سارے اعمال بے ثمر ہوتے ہیں۔

(منواسمرتی،ادھیائے3شلوک56)

۵۔راجا(بادشاہ) کا کرتویہ:

राजा धर्मेण भूमेयं रक्षेदप्रमदः सदा।

दण्डं धर्माय योजयेत्प्रजास्वनुग्रहं चरेत्॥

ترجمہ: بادشاہ کو چاہئے کہ وہ زمین کو دھرم کے مطابق بغیر لا پرواہی کے محفوظ رکھے، سزا کو انصاف کے ساتھ استعمال کرے اور رعایا پر کرپا (رحم) کرے۔
(منواسمرتی، ادھیائے 7، شلوک 35)

٦۔ انصاف وسچائی کی تعریف

सत्यं ब्रूयात्प्रियं ब्रूयान्न ब्रूयात्सत्यमप्रियम्।
प्रियं च नानृतं ब्रूयादेष धर्मः सनातनः॥

ترجمہ: سچ بولو، خوشگواری سے بولو، مگر ایسا سچ مت کہو جو دل دکھائے؛ اور خوش کرنے کے لیے جھوٹ مت بولو یہی سناتن دھرم ہے۔
(منواسمرتی، ادھیائے 4، شلوک 138)

(الف) ''دھرم شاستر'' (धर्मशास्त्र) کا تعارف

''دھرم شاستر'' (धर्मशास्त्र) کے لغوی معنیٰ: ''دھرم (نیکی، اخلاق، قانونِ زندگی) کی شاستری تعلیمات''۔

تعریف: وہ گرنتھ جن میں انسانی زندگی، سماج، اخلاق، ذات، ورن، آشرم، رسم، شادی، وراثت، اور قانونِ انصاف کے اصول بیان کیے گئے ہوں، انہیں دھرم شاستر (धर्मशास्त्र) کہا جاتا ہے۔

''دھرم شاستر'' ہندو دھرم کی اُن بنیادی کتابوں میں سے ہے جو انسان کے اخلاقی، سماجی اور روحانی فرائض کو واضح کرتی ہیں۔ سنسکرت لفظ ''دھرم'' کا مطلب ہے نیکی، فرض، عدل اور کائناتی اصول، جبکہ ''شاستر'' کا مطلب ہے علم، قانون یا رہنمائی۔ اس لحاظ سے ''دھرم شاستر'' وہ علم ہے جو انسان کو نیکی اور سچائی کے راستے پر قائم رکھتا ہے۔ ویدوں کو اگر الوہی الہام مانا جائے تو دھرم شاستر ان ویدوں کی عملی تشریح ہے۔ یہ انسان کو بتاتا ہے کہ زندگی کے ہر مرحلے میں، چاہے وہ برہماچریہ (تعلیم کا دور) ہو ترکِ دنیا، کس طرح دھرم کے مطابق آچرن (عمل) کرنا چاہیے۔ منو، یجنولکیا، نارد اور وشنو جیسے رشیوں نے ان

شاستروں میں انسانی سماج کے اصول، اخلاق، عبادات، اور قانونِ زندگی کو ایک جامع نظام کے تحت بیان کیا۔

دھرم شاستروں کی فضیلت اس بات میں مضمر ہے کہ یہ صرف مذہبی کتابیں نہیں بلکہ مکمل دھارمک اور سماجی ضابطۂ حیات ہیں۔ ان کے مطابق فرد، خاندان، اور ریاست تینوں کی بھلائی اسی وقت ممکن ہے جب سب اپنے اپنے دھرم (فرض) کو صحیح طور پر نبھائیں۔ دھرم شاستر کا مقصد انسان کو محض پوجا یا رسومات کا پابند بنانا نہیں بلکہ اس کے اندر سچائی، ضبط، انصاف اور رحم جیسی قدریں پیدا کرنا ہے تاکہ وہ اپنے آچرن سے سماج میں شانتِ (امن) اور سمرتھا (توازن) قائم کرے۔ یہی وجہ ہے کہ ہندو فلسفے میں ''دھرم شاستر'' کو ''موکش'' (نجات) کی راہ کا سنگِ بنیاد کہا گیا ہے، کیونکہ یہ انسان کو بتاتا ہے کہ نیکی کے راستے پر چل کر ہی آتما (روح) کو شُدھ اور مکتی (آزادی) حاصل ہو سکتی ہے۔

دھرم شاستر (धर्मशास्त्र) کی ابتدا

ہندو روایت کے مطابق: وید=شروتی (श्रुति)

اسمرتی = ویدوں کی وضاحت

دھرم شاستر = اسمرتی کا عملی و قانونی حصہ

یعنی ''دھرم شاستر'' دراصل ''اسمرتی'' ہی کی وہ شاخ ہے جو انسانی و سماجی دھرم کے ضابطے بیان کرتی ہے۔

دھرم شاستر (धर्मशास्त्र) کی کل تعداد

ہندو روایت میں کل 18 (اٹھارہ) دھرم شاستر بتائے گئے ہیں۔ ان میں سے 9 کو اہم سمرتیاں (Main Smritis) کہا جاتا ہے۔ باقی 9 کو اُپ-اسمرتیاں (Subsidiary Smritis) مانا گیا ہے۔

(P.V. Kane, History of Dharmasastra, Vol. I, Page 294)

9-اہم دھرم شاستر (धर्मशास्त्र)-بنیادی قانون گرنتھ

١-مانو دھرم شاستر-(मनव धर्मशास्त्र) یا منواسمرتی मनुस्मृति

اس کے مرتب رشی منو ہیں اس میں سماجی واخلاقی قانون، ذات وآشرم، سزا سب سے قدیم اور بنیادی دھرم شاستر کا بیان ہے۔

٢-یجنولکیا دھرم شاستر याज्ञवल्क्य स्मृति -(याज्ञवल्क्य धर्मशास्त्र)

اس کے مرتب رشی یجنولکیا ہیں اس میں عدل، وراثت، راج دھرم یعنی منظم اور عدالتی نظام کا بیان ہے۔

٣-نارد دھرم شاستر नारद स्मृति -(नारद धर्मशास्त्र)

اس کے مرتب رشی نارد ہیں اس میں عدالتی ضابطے، گواہی، سزا یعنی عدالتی قانون کا مکمل بیان ہے۔

٤-وشنو دھرم شاستر विष्णु स्मृति -(विष्णु धर्मशास्त्र)

اس کے مرتب رشی وشنو ہیں اس میں مذہبی آچرن، تپسیا، بھکتی وشنوی دھرم پر مبنی اصول ہیں۔

٥-پراشر دھرم شاستر पराशर स्मृति-(पराशर धर्मशास्त्र)

اس کے مرتب رشی پراشر ہیں اس میں کل یُگ میں قابلِ عمل قوانین یعنی کل یُگ کے دھرم کا خاص ضابطہ بیان ہوا ہے۔

٦-اپستمب دھرم شاستر आपस्तम्ब स्मृति-(पस्तम्ब धर्मशास्त्र)

اس کے مرتب رشی اپستمب ہیں اس میں یگیہ، سنسکار، ورن دھرم، ویدک روایت پر مبنی قدیم گرنتھ کا ذکر ہے۔

٧-گوتم دھرم شاستر गौतम स्मृति-(गौतम धर्मशास्त्र)

اس کے مرتب رشی گوتم ہیں اس میں سماجی اصول، شادی، نجات، سب سے

قدیم ''دھرم سوتر'' پر مبنی اصول کا ذکر ہے۔

۸۔سانکھیان دھرم شاستر शाङ्खायन स्मृति -(शाङ्खायन धर्मशास्त्र)

اس کے مرتب رشی سانکھیان ہیں اس میں ویدک رسمیں، آشرم دھرم وغیرہ کا ذکر ہے۔

۹۔ہریت دھرم شاستر हरित स्मृति -(हरित धर्मशास्त्र)

اس کے مرتب رشی ہریت ہیں اس میں سنیاسی دھرم، تپسیا، یوگ، روحانی آچرن پر مشتمل ہے۔

دیگر (اُپ اسمرتیاں/ دھرم شاستر) بعد کی قانونی کتابیں

بعد میں کچھ اضافی اسمرتیاں/ دھرم شاستر بھی تصنیف ہوئیں جو مخصوص موضوعات پر تھیں، مثلاً:

۱۰۔کاتھیان اسمرتی (कात्यायन धर्मशास्त्र)

اس میں قانون، جائیداد، اور وراثت کا ذکر ہے۔

۱۱۔بہرشپتی اسمرتی (बृहस्पति धर्मशास्त्र)

اس میں عدلیہ، معاہدات، قرضے کا ذکر ہے۔

۱۲۔مارکنڈے اسمرتی (मार्कण्डेय धर्मशास्त्र)

اس میں تپسیا اور کل یُگ کے دھرم کا ذکر ہے۔

۱۳۔وشوامترا اسمرتی (विश्वामित्र धर्मशास्त्र)

اس میں ویدک رسوم کا ذکر ہے۔

۱۴۔اوپنیشد اسمرتی (उपनिषद् धर्मशास्त्र)

یہ روحانی تعلیمات پر مبنی ہے۔

۱۵۔لکھسمی دھرم شاستر (लक्ष्मी धर्मशास्त्र)

یہ ارتھ و کام (معاش و سماج) پر مبنی ہے۔

۱۶۔ سمرتی چندریکا (स्मृति चन्द्रिका धर्मशास्त्र)

اس میں جنوب بھارت میں رائج قانون کا ذکر ہے۔

۱۷۔ مدھوکوٹ دھرم شاستر (मधुकोट धर्मशास्त्र)

اس میں بنگال اسکول آف لا کی بنیاد کا ذکر ہے۔

۱۸۔ ہلایودھا اسمرتی (हलायुध धर्मशास्त्र)

اس میں ازدواج وورن آشرم ضابطے وغیرہ کا ذکر ہے۔

''دھرم شاستر'' (धर्मशास्त्र) کے موضوعات

دھرم شاستر (धर्मशास्त्र) ہندو مذہبی وسماجی قانون کی بنیادی صنف ہے، جو انسان کی زندگی کے تمام پہلوؤں مذہب، اخلاق، سماج، سیاست اور قانون کو نظم دینے کے لیے لکھی گئی۔ لفظ دھرم (धर्म) کا مطلب ہے نیکی، فرض، انصاف، یا وہ اصول جو کائنات کو متوازن رکھتا ہے، جبکہ شاستر (शास्त्र) کا مطلب ہے تعلیم یا قانون کی کتاب۔

اس طرح دھرم شاستر وہ گرنتھ ہیں جن میں بتایا گیا ہے کہ انسان کو کیا کرنا چاہئے (कर्तव्य) اور کیا نہیں کرنا چاہئے (अकर्तव्य) تاکہ وہ سماجی، اخلاقی اور روحانی طور پر صحیح راستے پر قائم رہے۔

ان گرنتھوں میں انسانی زندگی کے چار اہم حصوں آچرن (आचरण) یعنی روزمرہ عمل، ویوہار (व्यवहार) یعنی عدالتی وسماجی قانون، پرایشچت (प्रायश्चित्त) یعنی گناہ کا کفارہ، اور ورن آشرم دھرم (वर्णाश्रम धर्म) یعنی سماجی وپیشہ وارانہ نظام کی تفصیل بیان کی گئی ہے۔

یہ کتابیں ویدک تعلیمات پر مبنی ہیں اور انہیں اسمرتی (स्मृति) کا ایک ذیلی اور عملی حصہ سمجھا جاتا ہے۔ سب سے مشہور دھرم شاستروں میں مانو اسمرتی (मनुस्मृति)، یجنولکیا اسمرتی (याज्ञवल्क्य स्मृति)، ناردا اسمرتی (नारद स्मृति) اور وشنو اسمرتی (विष्णु स्मृति) شامل ہیں۔ ان میں زندگی کے ہر پہلو جیسے شادی، وراثت، عدالت، سزا، عبادت، ذات پات

اور سماجی فرائض کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔ ان شاستروں کا مقصد ایک ایسا معاشرہ قائم کرنا ہے جو دھرم یعنی نیکی اور انصاف کے اصولوں پر قائم ہو، اور جہاں ہر انسان اپنے کرم (عمل) اور آشرم (زندگی کے مرحلے) کے مطابق اپنی ذمہ داری نبھائے۔

(ب) اتہاس (इतिहास)

اتہاس (इतिहास) ہندو دھرم کے اُن گرنتھوں کو کہا جاتا ہے جن میں تاریخی اور اخلاقی واقعات کو اس انداز میں بیان کیا گیا ہے کہ ان سے دھرم (نیکی و سچائی) کی تعلیم ملے۔ لفظ اتہاس کا مطلب ہے ''ایسا ہی ہوا'' (ऐवं ह आसीत्) یعنی حقیقی یا مقدس تاریخ۔ ہندو دھارمک روایت میں تین عظیم گرنتھ رامائن (रामायण)، مہابھارت (महाभारत) اور بھگوت گیتا (भगवद्गीता) کو اتہاس کے زمرے میں رکھا گیا ہے، کیونکہ یہ نہ صرف قدیم ہند کے تاریخی واقعات بیان کرتے ہیں بلکہ ان میں اخلاق، فرض، اور روحانیت کے گہرے اصول بھی سکھائے گئے ہیں۔

● رامائن (रामायण)، والمیکی رشی کی تصنیف ہے، جس میں بھگوان رام کی زندگی، سیتا کی پاکیزگی، بھکتی، اور راج دھرم (بادشاہی انصاف) کی مثالیں پیش کی گئی ہیں۔ یہ گرنتھ محض ایک داستان نہیں بلکہ اخلاق، وفاداری، سچائی، اور فرض شناسی کی علامت ہے۔ رامائن میں بتایا گیا ہے کہ ایک مثالی انسان، بیٹا، شوہر، بھائی، اور بادشاہ کیسے ہونا چاہیے۔

● مہابھارت (महाभारत)، یہ ویاس رشی کی تصنیف ہے، جسے دنیا کا سب سے طویل رزمیہ (Epic) سمجھا جاتا ہے۔ اس میں کوروکشیتر کی جنگ، پانڈو اور کورو خاندانوں کی کشمکش، اور دھرم کے عملی تصادم کو بیان کیا گیا ہے۔ اسی گرنتھ کے ایک حصے میں بھگوت گیتا (भगवद्गीता) شامل ہے، جس میں شری کرشن ارجن کو کرما یوگ (عمل کی راہ)، جنّان یوگ (علم کی راہ)، اور بھکتی یوگ (عبادت کی راہ) کی تعلیم دیتے ہیں۔ گیتا کو ہندو دھرم کا روحانی خلاصہ کہا جاتا ہے، جو انسان کو سکھاتی ہے کہ سچائی، فرض، اور نیکی

کے لیے عمل کرنا ہی اعلیٰ دھرم ہے۔

ان تینوں اتحاسی گرنتھوں نے مل کر سناتن دھرم کی فکری بنیاد کو مضبوط کیا۔ رامائن نے اخلاقی زندگی کا نمونہ دیا، مہابھارت نے عدل و دھرم کے فلسفے کو واضح کیا، اور بھگوت گیتا نے روحانی نجات کا راستہ دکھایا۔ یہی وجہ ہے کہ اتحاس نہ صرف تاریخ بلکہ زندگی کا فلسفہ بھی مانا جاتا ہے۔

رامائن (रामायण) کا تعارف

رامائن ہندو دھرم کا ایک عظیم اتحاس (इतिहास) گرنتھ ہے، جسے مہارشی والمیکی (महर्षि वाल्मीकि) نے سنسکرت میں تصنیف کیا۔ یہ ہندو ادب کا سب سے قدیم رزمیہ (Epic Poem) ہے۔

لفظ رامائن دو الفاظ سے بنا ہے:

''राम'' (رام) + ''आयन'' (آین) = ''رام کا سفر یا رام کی کہانی''۔

یہ گرنتھ بھگوان رام کی زندگی، کردار، اور دھرم (نیکی و انصاف) کی جیت پر مبنی ہے۔ رام کو ایک مثالی انسان (मर्यादा पुरुषोत्तम) کے طور پر پیش کیا گیا ہے جو سچائی، فرض، اور وفاداری کے اعلیٰ معیار قائم کرتے ہیں۔

رامائن (रामायण) کی تالیف کا زمانہ

وشنو پُران کے مطابق:

وشنو پران ہندوؤں کا ایک قدیم پران گرنتھ ہے، جس میں چاروں یُگوں (ست یُگ، تریتا، دواپر، کل یُگ) میں وشنو بھگوان کے مختلف اوتاروں کا ذکر ہے جیسے:

त्रेतायां दशरथस्याभवत् सुतो रामो नाम

ترجمہ: تریتا یُگ میں دشرتھ کے گھر ایک بیٹا پیدا ہوا، جس کا نام رام رکھا گیا۔ (وشنو پُران: کتاب:4، ادھیائے 4، شلوک 7)

بھاگوت پران کے مطابق:

بھگوت پران (भागवत पुराण) میں بھی واضح بیان ہے کہ بھگوان وشنو نے تریتا یُگ میں رام اوتار لیا جیسے:

त्रेतायां दशरथस्याभवत् सुतो रामो विष्णोर्भगवान्स्वयं।

ترجمہ: تریتا یُگ میں وشنو بھگوان نے دشرتھ کے گھر رام کے روپ میں جنم لیا۔ (بھاگوت پُران: چنٹو9، ادھیائے10، شلوک2)

سوامی دیانند سرسوتی کے مطابق:

سوامی دیانند نے ''ستیارتھ پرکاش'' کے نویں اور چودھویں سمُلّاس (باب) میں واضح طور پر لکھا:

वेदकाल के बहुत बाद में पुराणों की रचना हुई।

ترجمہ: ویدک زمانے کے بہت بعد پرانوں کی رچنا (تالیف) ہوئی۔

مزید فرماتے ہیں:

ویدک یُگ (Vedic Period): تقریباً 10,000 سال قبل موجودہ زمانہ (یعنی ان کے حساب سے ازلی علم کا زمانہ)۔

پران یُگ (Purāṇic Period): ویدوں کے ہزاروں سال بعد، جب سناتن دھرم میں بت پرستی، اوتارواد، اور مذہبی بگاڑ پیدا ہوا۔ یعنی ان کے مطابق پُرانوں کی تالیف کا زمانہ مہابھارت کے بعد کا ہے، یعنی تقریباً 3000 تا 1000 قبلِ مسیح (BCE) کے درمیان۔

(Satyarth Prakash, Samullas 9,11,14 (Arya Samaj Publication)

جدید محققین کے مطابق

روایتی ہندو عقیدہ کے مطابق: رامائن تریتا یُگ (Treta Yuga) کے واقعات پر مبنی ہے۔ جبکہ علمی و تاریخی اعتبار سے اس کی تالیف تقریباً: 500 قبلِ مسیح (BCE) تا 100

قبلِ مسیح (BCE) کا ہے۔ البتہ کچھ جدید اسکالر 700-200 BCE بتاتے ہیں۔

(Winternitz, M.--History of India Literature, Vol. I)

(P.V. Kane-- History of Dharmasastra, Vol. I)

رامائن (रामायण) کی ترتیب کا انداز

یہ موضوع ہندو سنسکرت ادب میں نہایت اہم ہے، کیونکہ والمیکی رامائن (Valmiki Ramayana) کو پہلا مہا کاوے (प्रथम महाकाव्य) یعنی پہلا رزمیہ کہا جاتا ہے، اور اس کی ترتیب نہ صرف ادبی بلکہ مذہبی و فلسفیاتی معنوں میں بھی منظم اور متوازن ہے۔

اس میں کانڈ (भाग) 7 ہیں۔ سرگ (सर्ग) تقریباً 500 ہیں۔ شلوک (श्लोक) تقریباً 24000 ہیں۔

ہر کانڈ (भाग) مزید سرگوں (अध्याय) میں تقسیم ہے، ہر سرگ ایک مخصوص واقعہ یا مکالمہ بیان کرتا ہے۔ مثلاً: سبھی کانڈ میں سرگ کی تعداد اس طرح ہے:

(۱) بال کانڈ میں 77 سرگ (۲) ایودھیا کانڈ میں 119 سرگ (۳) ارنیا کانڈ میں 75 سرگ (۴) کشکِندھا کانڈ میں 67 سرگ (۵) سندر کانڈ میں 68 سرگ (۶) یُدھ کانڈ میں 128 سرگ (۷) اترا کانڈ میں 111 سرگ۔

نوٹ: یہ اعداد گیتا پریس ایڈیشن کے مطابق ہیں۔

رامائن کے سات کانڈ میں شلوکوں کی تعداد

رامائن کے سات کانڈ میں شلوکوں کی تعداد اس طرح ہے جیسے:

۱۔(بال کانڈ) बालकाण्ड	2084 شلوک
۲۔(ایودھیا کانڈ) अयोध्याकाण्ड	4376 شلوک
۳۔(ارنیا کانڈ) अरण्यकाण्ड	2203 شلوک
۴۔(کشکِندھا کانڈ) किष्किन्धाकाण्ड	1505 شلوک

۵۔(سُندر کانڈ) सुंदरकाण्ड 2855 شلوک

۶۔(یُدھ کانڈ) युद्धकाण्ड 4886 شلوک

۷۔(اتر کانڈ) उत्तरकाण्ड 3011 شلوک

● والمیکی رامائن (Valmiki Ramayana) کے ہر کانڈ کے اختتام پر ایک اختتامی شلوک درج ہے، اور آخری اترا کانڈ کے آخر میں میں یہ واضح طور پر لکھا ہے کہ یہ ساتواں کانڈ ہے جیسے:

इति श्रीमद्रामायणे वाल्मीकीय आदिकाव्ये उत्तरकाण्डः सप्तमः॥

ترجمہ: یوں شریمد رامائن، جو مہارشی بالمیکی کی پہلی (آدی) کاویہ ہے، کا ساتواں حصہ اترا کانڈ (उत्तरकाण्ड) یہاں مکمل ہوا۔ (بالمیکی رامائن، اترا کانڈ، انتم شلوک)

● بھارت کے بارودا اورینٹل انسٹی ٹیوٹ (Baroda Oriental Institute) نے 1960 تا 1975 کے درمیان بالمیکی رامائن کا ''Critical Edition'' شائع کیا جسے آج عالمی سطح پر سب سے معتبر تحقیقی متن مانا جاتا ہے۔ اس Critical Edition میں بھی واضح کیا گیا ہے کہ رامائن کل سات کانڈوں پر مشتمل ہے:

The Valmiki Ramayana is divided into seven Kandas (Books): Bala, Ayodhya, Aranya, Kishkindha, Sundara, Yuddha and Uttara.

(Valmiki Ramayana-- Critical Edition, Vol. 1, Preface, Page vii, Baroda, 1960)

● رامائن میں کل سات کانڈ (سات حصے) ہیں، ان حصوں میں بھگوان رام، سیتا، لکشمن، ہنومان، اور راون کی داستان بیان کی گئی ہے۔ رامائن کا مرکزی موضوع سچائی، وفاداری، فرض (धर्म)، اور نیکی کی جیت ہے۔ بھگوان رام کو ''مریم پُرشوتّم'' یعنی مثالی انسان کہا گیا ہے، جو ہر حال میں دھرم کا پالن کرتے ہیں چاہے وہ راج ترک کر کے بنواس (جلاوطنی) قبول کرنا ہو یا راون جیسے راکچھس سے جنگ کر کے نیکی کی حفاظت۔ رامائن صرف ایک مذہبی گرنتھ نہیں بلکہ ہندو تہذیب و اخلاق کا آئینہ ہے۔ اس میں خاندانی وفاداری، راج دھرم

(حکمرانی کا عدل)، سیتا کی پاکیزگی، اور ہنومان کی بھگتی (عبادت) جیسے آدرش پیش کیے گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ رامائن کو نہ صرف ہندوستان بلکہ پورے ایشیا میں نیپال، تھائی لینڈ، انڈونیشیا، کمبوڈیا، اور سری لنکا تک مقدس اور اخلاقی رہنمائی کی کتاب مانا جاتا ہے۔

رامائن کے سات کانڈ کا مختصر تعارف

بالمیکی رامائن میں شلوکوں کی مجموعی تعداد 24000 ہے، یہی وجہ ہے کہ بالمیکی رامائن کو चतुर्विंशति सहस्र श्लोकी کہا گیا ہے یعنی ''چوبیس ہزار شلوکوں والا آدی کاوے (پہلا رزمیہ)''۔

चतुर्विंशतिसाहस्रं श्लोकानामुक्तवानृषिः।
तथा सर्गशतानां च षट्सप्ततिरुदाहृताः॥

(بالمیکی رامائن، بالا کانڈ:3-1.4.2)

ترجمہ: والمی کی رشی نے 24,000 شلوکوں والی رامائن لکھی، جو 500 سے زائد سرگ (ابواب) پر مشتمل ہے۔

۱۔ بال کانڈ-बालकाण्ड-بچپن کا حصہ

اس میں رام کی پیدائش، وشوامتر رشی کے ساتھ ان کا یگیہ کی حفاظت کرنا، سیتا کا سوئمبر اور رام کا اس سے شادی کرنا بیان کیا گیا ہے۔

۲۔ ایودھیا کانڈ-अयोध्याकाण्ड-ایودھیا کا حصہ

اس میں رام کی ایودھیا سے ونواس (جلاوطنی) کی کہانی، کیکئی کی سازش، اور دشرتھ راجہ کی موت کا ذکر ہے۔

۳۔ ارنیا کانڈ-अरण्यकाण्ड-جنگل کا حصہ

اس میں رام، سیتا، اور لکشمن کا جنگل میں قیام، شرپنکھا کا واقعہ، اور راون کے ذریعہ سیتا ہرن (اغوا) کا واقعہ بیان ہوا ہے۔

۴۔ کِشکِندھا کانڈ-किष्किन्धाकाण्ड-کِشکِندھا کا حصہ

اس میں رام کی ہنومان اور بندرراج سگریو سے ملاقات، اور راون کے خلاف بندرسینا کی تیاری وغیرہ کا ذکر ہے۔

۵۔ سُندر کانڈ-सुंदरकाण्ड-سُندر حصہ

اس میں ہنومان کا لنکا جانا، سیتا کو تلاش کرنا، لنکا کو جلانا، اور رام کے لیے پیغام واپس لانا۔ (یعنی یہ کانڈ بھکتی اور ہنومان جی کے شجاعت پر مبنی ہے)۔

۶۔ یُدھ کانڈ-युद्धकाण्ड-جنگ کا حصہ

اس میں رام اور راون کی جنگ، راون کی ہلاکت، سیتا کی رہائی، اور رام کا ایودھیا واپسی (یعنی رام راجیہ کا ذکر ہے)۔

۷۔ اتر کانڈ-उत्तरकाण्ड-بعد کا حصہ

اس نئے رام راجیہ کا قیام، سیتا کی اگنی پریکشا، لوک آدرش کے مطابق ان کی جدائی، اور رام کا وشنولوک سدھارنا (آسمان کو واپسی) وغیرہ کا ذکر ہے۔

(Valmiki Ramayana- Critical Edition)
(Satyarth Prakash, Swami Dayanand Saraswati (for interpretation))
(History of Indian Literature, Vol. I)

رامائن کا موضوع

رامائن (रामायण) کا بنیادی موضوع دھرم (نیکی، فرض اور سچائی) کی برتری اور اَدھرم (بدی وفریب) پر اس کی فتح ہے۔ یہ گرنتھ بھگوان رام کی زندگی، کردار اور جدوجہد کو مثالی انسانی زندگی کے نمونے کے طور پر پیش کرتا ہے۔ رام کی شخصیت ایک ایسے انسان کی علامت ہے جو ہر حال میں سچائی، وفاداری، ایثار اور انصاف کا پالن کرتا ہے۔ سیتا کی پاکیزگی و وفاداری، لکشمن کی خدمت گزاری، ہنومان کی بھکتی (عبادت و وفاداری)، اور راون کی بدی کے خلاف جنگ یہ سب انسانی زندگی کے اخلاقی اصولوں کو ظاہر کرتے ہیں۔ رامائن کا

مرکزی پیغام یہ ہے کہ سچائی اور فرض کی راہ چاہے کتنی ہی کٹھن کیوں نہ ہو، آخر کار کامیابی اسی کے حصے میں آتی ہے، جبکہ لالچ، غرور، اور بدی ہمیشہ تباہی کا باعث بنتے ہیں۔

مہابھارت (महाभारत) کا تعارف

مہابھارت (महाभारत) ہندو دھرم کا سب سے عظیم اتحاس (इतिहास) اور دنیا کا طویل ترین رزمیہ (Epic) گرنتھ ہے۔ اس کی رچنا مہارشی وِیاس (महर्षि व्यास) نے سنسکرت میں کی، جنہیں ''ویاس دیو'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ لفظ ''مہابھارت'' دو الفاظ سے بنا ہے ''مہا'' (महा = عظیم) اور ''بھارت'' (भारत = بھارت ونش یا کورو خاندان) یعنی ''بھارت خاندان کی عظیم جنگ کی داستان''۔ یعنی اس میں دو عظیم خاندانوں پانڈو اور کورو کے درمیان کوروکشیتر کی جنگ (Kurukshetra War) کا تفصیلی بیان ہے۔

مہابھارت کا سب سے مقدس اور مرکزی حصہ 'بھگوت گیتا (भगवद्गीता)'' ہے، جو اس کے چھٹے پرَو ''بھیشم پرَو'' میں شامل ہے۔ اس میں شری کرشن ارجن کو کرما یوگ (عمل)، جنّان یوگ (علم)، اور بھکتی یوگ (عبادت) کی تعلیم دیتے ہیں۔ مہابھارت کا مرکزی پیغام یہ ہے کہ انسان کو ہمیشہ دھرم (نیکی اور فرض) کی راہ پر قائم رہنا چاہیے، خواہ حالات کتنے ہی کٹھن کیوں نہ ہوں۔ یہ گرنتھ صرف جنگ کی کہانی نہیں بلکہ ایک اخلاقی، فلسفیانہ، اور روحانی انسائیکلوپیڈیا ہے، جو بتاتا ہے کہ سچائی، انصاف، اور فرض کی جیت ہمیشہ اَدھرم (بدی) پر غالب آتی ہے۔

مہابھارت (महाभारत) کی تألیف

روایتی سناتن دھرم کے مطابق: مہابھارت کی جنگ اور اس کی تألیف دواپر یُگ (द्वापर युग) کے آخر میں ہوئی، اور اس کے بعد ہی کل یُگ (कलि युग) کا آغاز ہوا۔

द्वापरान्ते तु संप्राप्ते कलि प्रभृतिसङ्क्षये।

महाभारतमाख्यानं कृतवान् द्वैपायनो व्यासः॥

ترجمہ: دواپر یُگ کے اختتام پر، جب کل یُگ شروع ہونے والا تھا، ویاس رشی (کشن دویپایَن) نے مہابھارت کی رچنا (تالیف) کی۔ (وشنو پُران:2.24.5)

مہابھارت آدی پرَو (आदि पर्व) ادھیائے 62 شلوک 5 میں ویاس رشی خود کہتے ہیں:

इतिहासं पुराणं च पञ्चमो वेद उच्यते।

ترجمہ: میں نے اس اتحاس (مہابھارت) کو ویدوں کے بعد پانچویں وید کے طور پر رچا ہے۔

تاریخی و علمی (Scholarly) نقطۂ نظر

مہابھارت (महाभारत) ایک ایسا گرنتھ ہے جو کئی صدیوں کے ارتقائی عمل سے گزرا یعنی پہلے زبانی (Oral Tradition) میں موجود تھا، پھر رفتہ رفتہ تحریری صورت (Written Form) میں آیا۔ جدید محققین کے مطابق، مہابھارت کا موجودہ متن ایک دن میں نہیں لکھا گیا، بلکہ یہ تقریباً 900 قبل مسیح (BCE) سے 400 عیسوی (CE) کے درمیانی عرصے میں تدریجاً مکمل ہوا۔

> The Mahabharata, in its earliest forum, must have gegun to take shape about 900 to 800 BC and reeached its final form by about 400 AD.
>
> (A.B. Keith : Epic and Puranic Literature, 1915)

ترجمہ: مہابھارت اپنی ابتدائی شکل میں تقریباً 900-800 قبل مسیح میں وجود میں آئی، اور اپنی آخری شکل 400 عیسوی تک حاصل کر چکی تھی۔

> The Mahabharata as we possess it today is the result of centuries of accretion beginning with an heroic poem around 800 BC and growing into its vast form by 400 AD. (V.S. Sukthankar- Critical Edition of Mahabharata 1933)

ترجمہ: موجودہ مہابھارت صدیوں کے اضافے کا نتیجہ ہے ابتدا ایک رزمیہ نظم

کے طور پر 800 قبل مسیح میں ہوئی، اور یہ اپنی موجودہ بڑی شکل 400 عیسوی تک پہنچی۔

مہابھارت (महाभारत) کی ترتیب کا طریقہ

مہابھارت (महाभारत) کے 18 حصے ہیں جنہیں 18 پرَو (भाग) کہا جاتا ہے جو تقریباً 2000 ادھیائے پر مشتمل ہے ان میں کل اشعار (श्लोक) کی تعداد تقریباً 1,00,000 ہے۔ ایک اضافہ حصہ ہری ونش پران ہے۔

(The Mahabharata-- Critical Edition, Bhandarkar Oriental research Institute, Pune 1933-66)

بعض روایتوں میں ہری ونش پران کو مہابھارت کا 19 واں پرَو کہا جاتا ہے۔ یہ شری کرشن کے اوتار، بالکالی اور یدو ونش کی کہانی بیان کرتا ہے۔

(Harivamsha Purana, Vishnu Parva, Adhyaya 1)

مہابھارت (महाभारत) کے 18 حصے

مہابھارت (महाभारत) کے 18 پرو (भाग) یعنی اٹھارہ بڑے حصے ہیں، جن میں مکمل رزمیہ کی ترتیب اور واقعات بیان کیے گئے ہیں۔ یہ فہرست مہارشی ویاس (महर्षि व्यास) کی رچنا والمیکی رامائن کے بعد سب سے عظیم اتحاس (इतिहास) سمجھی جاتی ہے۔ کبھی کبھی ہری ونش پران (हरिवंश पुराण) کو مہابھارت کا 19 واں پرو بھی کہا جاتا ہے، کیونکہ یہ شری کرشن کے اوتار اور یادو ونش کا بیان ہے۔

۱۔ آدی پرو– आदि पर्व

۲۔ سبھا پرو– सभा पर्व

۳۔ ون پرو– वन पर्व

۴۔ ویرات پرو– विराट पर्व

۵۔ اُدیوگ پرو– उद्योग पर्व

۶۔ بھیشم پرو– भीष्म पर्व

۷۔درون پرو-द्रोण पर्व

۸۔کرن پرو-कर्ण पर्व

۹۔شلیہ پرو-शल्य पर्व

۱۰۔سپتک پرو-सौप्तिक पर्व

۱۱۔ستری پرو-स्त्री पर्व

۱۲۔شانتی پرو-शांति पर्व

۱۳۔انوشاسن پرو-अनुशासन पर्व

۱۴۔اشومیدھک پرو-अश्वमेधिक पर्व

۱۵۔آشرمواسک پرو-आश्रमवासिक पर्व

۱۶۔موسل پرو-मौसल पर्व

۱۷۔مہاپرستھانک پرو-महाप्रस्थानिक पर्व

۱۸۔سورگارووہنک پرو-स्वर्गारोहणिक पर्व

مہابھارت (महाभारत) کے 18 پَروکا مختصر تعارف

۱۔آدی پرو(आदि पर्व):

اس میں کوراور پانڈو خاندان کی ابتدا، وِیاس رشی کی تصنیف، اور پانڈو وکورو شہزادوں کی پیدائش، تعلیم اور دشمنی کا آغاز جیسے موضوعات ہیں۔

۲۔سبھا پرو(सभा पर्व):

اس میں یُدھشتر کی راجیہ ابھیشیک (تخت نشینی)، جوئے کا کھیل، دروپدی کی بے عزتی، اور پانڈوؤں کی جلاوطنی کا حکم جیسے موضوعات ہیں۔

۳۔ون پرو(वन पर्व):

اس میں پانڈوؤں کی ۱۲ سالہ جلاوطنی، رشیوں سے ملاقاتیں، اور دھرم، موکش اور

فلسفۂ حیات کی گہری تعلیمات کا ذکر ہے۔

۴۔ویرات پرو(विराट पर्व):

اس میں پانڈوؤں کا ۱۳واں سال چھپ کر ویرات نگر میں گزارنا، اور ان کی شناخت خفیہ رکھنے کی جدوجہد کا ذکر ہے۔

۵۔اُدیوگ پرو(उद्योग पर्व):

اس میں شری کرشن کی جانب سے امن قائم کرنے کی کوششیں، مذاکرات کی ناکامی، اور کوروکشیتر کی جنگ کی تیاری کا ذکر ہے۔

۶۔بھیشم پرو(भीष्म पर्व):

اس میں کوروکشیتر کی عظیم جنگ کا آغاز، بھیشم کی سپہ سالاری، اور شری کرشن کی بھگوت گیتا(भगवद्गीता) کی تعلیم کا ذکر ہے۔

۷۔درون پرو(द्रोण पर्व):

اس میں درون اچاریہ کی قیادت میں شدید جنگ، اَبھمنیو کی شہادت، اور پانڈو فوج کی مشکلات کا ذکر ہے۔

۸۔کرن پرو(कर्ण पर्व):

اس میں کرن کی سپہ سالاری، ارجن اور کرن کی زبردست جنگ، اور کرن کی دردناک موت کا ذکر ہے۔

۹۔شلیہ پرو(शल्य पर्व):

اس میں شلیہ کی سپہ سالاری میں آخری جنگ، پانڈوؤں کی جیت، اور کرورسنہار (قتل عام) کا اختتام وغیرہ کا ذکر ہے۔

۱۰۔سپتک پرو(सौप्तिक पर्व):

اس میں اشوتھاما کا رات کے وقت انتقامی حملہ، پانڈو فوج کی تباہی، اور اَدھرم

کے نتائج کا مظاہرہ کا ذکر کیا گیا ہے۔

۱۱۔ستری پرو(स्त्री पर्व):

اس میں جنگ کے بعد عورتوں کو رونا، دکھ اور تباہی کے اثرات کا انسانی پہلو کو اجاگر کیا گیا ہے۔

۱۲۔شانتی پرو(शांति पर्व):

اس میں جنگ کے بعد بھیشم پتامہ کی طرف سے یُدھشتر کو دھرم، نیکی، اور انصاف کے اصولوں کی تعلیم دی گئی ہے۔

۱۳۔انوشاسن پرو(अनुशासन पर्व):

اس میں بھیشم کی مزید نصیحتیں، اخلاقی ضوابط، فرائضِ بادشاہت، اور انسانی رویوں پر زور دیا گیا ہے۔

۱۴۔اشومیدھک پرو(अश्वमेधिक पर्व):

اس میں یُدھشتر کا اشومیدھ یگیہ (قربانی کا رسم) اور ریاست میں امن وعدل کے قیام پر زور دیا گیا ہے۔

۱۵۔آشرمواسِک پرو(आश्रमवासिक पर्व):

اس میں بزرگوں کا آشرموں میں سنیاش لینا، روحانی سکون حاصل کرنا، اور جسمانی دنیا سے وِدائی کا ذکر ہے۔

۱۶۔موسَل پرو(मौसल पर्व):

اس میں شری کرشن اور یادو خاندان کے زوال، خانہ جنگی، اور دوارکا نگری کے خاتمے کی داستان ذکر ہوئی ہے۔

۱۷۔مہاپرستھانِک پرو(महाप्रस्थानिक पर्व):

اس میں پانڈو بھائیوں کا دنیاوی زندگی چھوڑ کر ہمالیہ کی طرف آخری روحانی سفر کا

ذکر ہے۔

۱۸۔سورگارو ہنِک پرو(स्वर्गारोहणिक पर्व):

اس میں یُدھشتر کا سورگ (جنت) کو جانا، اور نیکی (دھرم) کی ابدی فتح کا مظاہرہ جیسے موضوعات ذکر ہوئے ہیں۔

بھگوت گیتا(भगवद्गीता) کا تعارف

بھگوت گیتا (श्रीमद् भगवद्गीता) ہندو دھرم کا ایک مقدس، فلسفیانہ اور روحانی گرنتھ ہے، جو مہابھارت (महाभारत) کے بھیشم پرو(भीष्म पर्व) کے باب نمبر 25 تا 42 میں شامل ہے۔اس میں کل 18 ادھیائے (अध्याय) یعنی 18 ابواب اور 700 شلوک (श्लोक) ہیں۔لفظ ''بھگوت گیتا'' کا مطلب ہے ''بھگوان کی گیت'' یا ''الٰہی نغمہ''۔

(Mahabharata- Bhishma Parva, Adhyaya 23-40, Critical Edition)

بھگوت گیتا (श्रीमद् भगवद्गीता) وہ الہامی مکالمہ ہے جو شری کرشن نے میدانِ کوروکشیتر میں ارجن کو اُس وقت سنایا جب وہ اپنے رشتہ داروں کے خلاف جنگ لڑنے کے فرض اور جذباتی کمزوری کے درمیان تذبذب میں تھا۔شری کرشن نے اسے یہ سمجھایا کہ انسان کا سب سے بڑا فرض (دھرم) اپنے کرم کو نِشکام بھاو یعنی لالچ اور خودغرضی کے بغیر انجام دینا ہے، کیونکہ سچا یوگ عمل، علم، اور عقیدت کے امتزاج میں پوشیدہ ہے۔

بھگوت گیتا کی اہمیت اس بات میں ہے کہ یہ صرف ایک مذہبی گرنتھ نہیں بلکہ انسانی زندگی کا آفاقی فلسفہ پیش کرتی ہے۔اس میں تین بڑے راستوں کرما یوگ (عمل کا راستہ)، جنان یوگ (علم کا راستہ)، اور بھکتی یوگ (عقیدت کا راستہ) کی تعلیم دی گئی ہے۔ گیتا انسان کو سکھاتی ہے کہ نیکی، فرض اور سچائی پر قائم رہنا ہی حقیقی آزادی (موکش) کا ذریعہ ہے۔ اس کا پیغام ہر زمانے اور ہر انسان کے لیے ہے، کیونکہ یہ بتاتی ہے کہ مشکلات، دکھ اور کشمکش کے باوجود جو شخص اپنے کرم کو ایمان داری، سچائی اور عقیدت سے

انجام دیتا ہے، وہی روحانی کامیابی حاصل کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ شریمد بھگوت گیتا کو ''سناتن دھرم کا دل'' اور ''انسانی زندگی کا رہنما گرنتھ'' کہا جاتا ہے۔

بھگوت گیتا کا مرکزی موضوع دھرم (نیکی)، کرما (عمل)، اور موکش (نجات) ہے۔ یہ انسان کو سکھاتی ہے کہ زندگی میں سب سے اہم ہے اپنے فرض کو بغیر لالچ کے ادا کرنا۔

कर्मण्येवाधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन।श्रीभगवानुवाच

(بھگوت گیتا، 2.47)

ترجمہ: تجھے صرف اپنے کرم (عمل) کا حق ہے، لیکن اس کے پھل (نتیجہ) کی تمنا کرنے کا نہیں۔

بھگوت گیتا (भगवद्गीता) کے مصنف

شریمد بھگوت گیتا (श्रीमद् भगवद्गीता) کو بھگوان شری کرشن (भगवान श्रीकृष्ण) نے کوروکشیتر (कुरुक्षेत्र) کے میدانِ جنگ میں ارجن کو سنایا۔ یہ مکالمہ (संवाद) مہابھارت کے دوران ہوا، جب ارجن اپنے رشتہ داروں کے خلاف جنگ کرنے کے فرض اور دلی کمزوری کے درمیان تذبذب میں تھا۔ اس لیے بولنے والے (वक्ता) بھگوان شری کرشن ہیں اور سننے والے (श्रोता) ارجن ہیں اور تحریر کرنے والے (लेखक) مہارشی ویاس (महर्षि व्यास) ہیں۔

व्यास उवाच ततः सञ्जय उवाच।

(مہابھارت، بھیشم پرو، ادھیائے 23، شلوک 1)

ترجمہ: ویاس رشی نے کہا: اس کے بعد سنجے نے (دھرتراشٹر سے) کہا۔

یعنی ویاس رشی (مہابھارت کے مصنف) یہ بیان کرتے ہیں کہ سنجے نے، جو دھیان یوگ (Divine Vision) سے سب کچھ دیکھ رہا تھا، مہابھارت کی جنگ کے مناظر بادشاہ دھرتراشٹر کو سنائے۔ انہی مکالموں کے دوران بھگوان شری کرشن اور ارجن کے درمیان جو الہامی گفتگو ہوئی، وہی شریمد بھگوت گیتا کہلاتی ہے۔

بھگوت گیتا (भगवद्गीता) کا زمانہ تالیف

ہندو مذہبی روایت کے مطابق، شریمد بھگوت گیتا (श्रीमद् भगवद्गीता) کوئی بعد کی تصنیف نہیں بلکہ بھگوان شری کرشن کی الہامی وانی (Divine Revelation) ہے، جو انہوں نے ارجن کو کوروکشیتر (कुरुक्षेत्र) کے میدانِ جنگ میں سنائی۔ یہ واقعہ دواپر یُگ (द्वापर युग) کے اختتام پر پیش آیا۔ دواپر یُگ کے خاتمے کے ساتھ کل یُگ (कलियुग) کا آغاز 3102 قبل مسیح (BCE) میں ہوا۔ چونکہ گیتا اسی جنگ کے دوران کہی گئی تھی، اس لیے بھگوت گیتا کا زمانۂ تالیف روایتی طور پر 3102 قبل مسیح مانا جاتا ہے جیسے:

धर्मक्षेत्रे कुरुक्षेत्रे समवेता युयुत्सवः।
मामकाः पाण्डवाश्चैव किमकुर्वत सञ्जय॥

(مہابھارت بھیشم پرو، ادھیائے 1، شلوک 1)

ترجمہ: دھرم کی دھرتی، کوروکشیتر میں دونوں فوجیں آمنے سامنے کھڑی تھیں، اے سنجے! میرے بیٹوں اور پانڈو کے بیٹوں نے کیا کیا؟

وضاحت: یہی وہ لمحہ ہے جہاں سے بھگوان شری کرشن کا الہامی مکالمہ (Gita Updesh) شروع ہوتا ہے۔

اسی طرح ایک جگہ ہے:

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत।
अभ्युत्थानम् अधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम्॥
परित्राणाय साधूनां विनाशाय च दुष्कृताम्।
धर्मसंस्थापनार्थाय संभवामि युगे युगे॥

(بھگوت گیتا، ادھیائے 4، شلوک 7-8)

ترجمہ: اے بھارت! جب جب دھرم (نیکی) کا زوال اور اَدھرم (بدی) کا بڑھاؤ ہوتا ہے، تب تب میں (وشنو) خود اوتار لیتا ہوں۔ نیکوں کی حفاظت اور بدکاروں کے سنہار کے

لیے، میں ہر یُگ میں جنم لیتا ہوں تا کہ دھرم کو قائم کر سکوں۔

وضاحت: ان شلوک کے مطابق، گیتا اس وقت کہی گئی جب دھرم کمزور اور اَدھرم غالب تھا یعنی دواپر یُگ کے آخری دور میں۔

اسی طرح دوسری جگہ ہے:

द्वापरान्ते हरेः साक्षात् केशवस्य महात्मनः।
कृष्णाख्यस्य महायोगिनो भूभारहरणाय च॥

(وشنو پران:5.1.24-25)

ترجمہ: دواپر یُگ کے اختتام پر بھگوان وشنو نے کرشن کے روپ میں اوتار لیا تا کہ دھرتی کا بوجھ ہٹایا جائے اور دھرم کی بحالی ہو۔

وضاحت: اس سے صاف ظاہر ہے کہ گیتا کا اپدیش (تعلیم) شری کرشن کے اسی اوتار کے دوران ہوا یعنی دواپر یُگ کے آخر میں (BCE 3102 کے قریب)۔

جدید محققین کے مطابق بھگوت گیتا کا زمانۂ تالیف

جدید ماہرینِ سنسکرت اور ہندو فلسفہ متفق ہیں کہ بھگوت گیتا کی تصنیف کا زمانہ 400 قبل مسیح سے 200 عیسوی (BCE–CE) کے درمیان ہے۔ اس دور میں اپنشدوں، سنکھیا اور یوگ فلسفہ کے نظریات ایک دوسرے میں ضم ہو رہے تھے۔ گیتا ان فلسفوں کو ایک ہم آہنگ فکری نظام میں جمع کرتی ہے جیسے:

- اے۔ بی۔ کیتھ (A.B. Keith) اپنی کتاب Epic and Puranic Literature میں لکھتے ہیں:

> The Bhagavad Gita appears to be a later Upanishadic work inserted into the Mahabharata between 500 and 200 BC.

ترجمہ: بھگوت گیتا ایک بعد از اپنشدک تصنیف ہے، جو مہا بھارت میں 500 تا

200 قبل مسیح کے درمیان شامل ہوئی۔

● اسی طرح میکس مولر (Max Muller) اپنی کتاب History of Ancient Sanskrit Literature میں لکھتے ہیں:

The Gita belongs to the later stage of the Mahabharata, probably around the 4th or 3rd century BC.

ترجمہ: گیتا مہابھارت کے نسبتاً بعد کے مرحلے میں لکھی گئی، غالباً چوتھی یا تیسری صدی قبل مسیح کے قریب۔

● اسی طرح ڈاکٹر سروپلی رادھا کرشنن (Dr. S. Radhakrishnan) اپنی تشریح The Bhagavad Gita, London 1948 میں لکھتے ہیں:

The Gita represents the philosophical synthesis of the Upanishads, Sankhya and Yoga, and was composed between the 5th and 2nd century BC.

ترجمہ: گیتا اپنشدوں، سنکھیا اور یوگ کے فلسفے کا فکری امتزاج ہے، جس کی تصنیف پانچویں تا دوسری صدی قبل مسیح کے درمیان ہوئی۔

خلاصہ: جدید محققین کے مطابق بھگوت گیتا کی تالیف کا زمانہ 400 قبل مسیح سے 100 عیسوی (BCE–CE) کے درمیانی عرصے میں ہے۔ یہ زمانہ وہ تھا جب بھارت میں اپنشدوں، سنکھیا، یوگ، اور بھکتی تحریک کے خیالات پروان چڑھ رہے تھے۔ گیتا نے ان تمام فلسفوں کو ایک جامع اخلاقی و روحانی پیغام میں جمع کیا، اسی لیے اسے ''ہندو فلسفے کا نچوڑ'' اور ''پانچواں وید (पञ्चम वेद)'' کہا جاتا ہے۔

بھگوت گیتا (भगवद्गीता) کی ترتیب

● **گیتا کی عمومی ساخت** (General Structure):

شریمد بھگوت گیتا مہابھارت کے بھیشم پرو (भीष्म पर्व) کے اندر شامل ہے یعنی یہ مہابھارت کا ایک حصہ (Section) ہے، جو باب 23 سے 42 کے درمیان آتا ہے۔اس میں کل ابواب (Adhyaya / Chapters): 18 ہیں ۔اور کل شلوک (Verses): تقریباً 700 ہیں۔

اس کا اسلوب مکالماتی (Dialogue Form) میں ہے۔ گیتا میں بھگوان شری کرشن (भगवान श्रीकृष्ण) بولنے والے ہیں اور ارجن (अर्जुन) سننے والے یعنی ایک گرو۔شِشیہ سمباد کی شکل میں پورا فلسفہ بیان ہوتا ہے۔

● گیتا کی داخلی تقسیم

بھگوت گیتا کے 18 ابواب کو عموماً تین بڑے حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے، جنہیں ''تین یوگ'' (मार्ग) کہا جاتا ہے جیسے:

- **پہلا حصہ** (باب 1-6 تک) کرم (عمل) پر زور دیتا ہے: یعنی کرم یوگ (कर्मयोग)
- **دوسرا حصہ** (باب 7-12) بھگتی (عقیدت) پر زور دیتا ہے: یعنی بھکتی یوگ (भक्तियोग)
- **تیسرا حصہ** (باب 13-18) جنّان (روحانی علم) پر زور دیتا ہے: یعنی جنّان یوگ (ज्ञानयोग)

● **شعری ساخت** (Poetic Structure):

چھند: گیتا کے زیادہ تر اشعار انوشٹُبھ چھند (अनुष्टुप् छंद) میں ہیں، جو سنسکرت کی رزمیہ شاعری کا روایتی بحر ہے۔ ہر شلوک میں چار مصرعے (پاد) ہوتے ہیں، ہر ایک میں 8 ماترائیں (کل 32 ماترائیں)۔

بھگوت گیتا کے 3 بنیادی نظریہ

۱۔کرمایوگ (कर्मयोग) عمل کا راستہ

فرض کو نشکر مبھاو سے پورا کرنا ہی اعلیٰ عبادت ہے۔

۲۔جنّان یوگ (ज्ञानयोग) علم کا راستہ

سچائی اور آتما (روح) کے علم سے موکش حاصل کرنا۔

۳۔ بھکتی یوگ (भक्तियोग) عقیدت کا راستہ

بھگوان کے پرتی پریم اور سمرپن سے نجات پانا۔

شریمد بھگوت گیتا (श्रीमद् भगवद्गीता) کے 18 ابواب

گیتا پریس گورکھپور جو ہندو دھرم کے معتبر ترین اشاعت خانوں میں سے ایک ہے، اس کے شریمد بھگوت گیتا (संस्कृत–हिन्दी टीका सहित) ایڈیشن میں درج ہے:

भगवद्गीता में अठारह अध्याय और सात सौ श्लोक हैं।

(Gita Press, Gorakhpur-- Srimad Bhagavad Gita, Introduction, Page 5)

ترجمہ: بھگوت گیتا میں کل اٹھارہ ابواب اور سات سو شلوک ہیں۔

The Bhagavad Gita, Forming Chapters 23-42 of the Bhishma Parva of the Mahabharata, consists of 18 Chapters and 700 verses.

(S. Radhakrishnan, The Bhagavad Gita)

ترجمہ: بھگوت گیتا، جو مہابھارت کے بھیشم پرو (حصہ) کے باب 23 سے 42 تک پر مشتمل ہے، کل 18 ابواب اور 700 اشعار (شلوک) پر مشتمل ہے۔

بھگوت گیتا کے 18 ابواب کا خلاصہ

باب 1۔ ارجن وِشاد یوگ (अर्जुन विषाद योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ ارجن میدانِ جنگ میں اپنے رشتہ داروں، اساتذہ اور دوستوں کو دیکھ کر غم اور کمزوری میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ وہ دھرم اور کرم کے تضاد میں الجھ کر لڑنے سے انکار کر دیتا ہے۔

باب 2۔ سانکھیہ یوگ (सांख्य योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ شری کرشن ارجن کو آتما (روح) اور جسم کے

فرق کی تعلیم دیتے ہیں۔ وہ سمجھاتے ہیں کہ روح ابدی ہے، مرتی نہیں، اس لیے فرض کا پالن (کرم) کرنا ہی سچا دھرم ہے۔

باب3-کرم یوگ (कर्म योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ انسان کو اپنے کرم (عمل) کا حق ہے، لیکن پھل کی چاہ نہیں کرنی چاہیے۔ نِشکام کرم (بغیر لالچ کے عمل) ہی سچے یوگی کا راستہ ہے۔

باب4- جنان کرم سنّیاس یوگ (ज्ञान कर्म संन्यास योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ علم اور عمل دونوں کا میل نجات کی راہ ہے۔ جو گیانی شخص عمل کرتے ہوئے خود کو ایشور کا آلہ سمجھتا ہے، وہ بندھن سے آزاد ہو جاتا ہے۔

باب5- کرماسنّیاس یوگ (कर्म संन्यास योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ سچا سنّیاس ترکِ دنیا میں نہیں بلکہ ترکِ لالچ میں ہے۔ یوگی دنیا میں رہ کر بھی کرم کرتے ہوئے آتما میں استھت رہ سکتا ہے۔

باب6- دھیان یوگ (ध्यान योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ دھیان (مراقبہ) کے ذریعہ من اور اندریوں پر قابو پانا چاہیے۔ یوگی وہ ہے جو سب میں آتما کو اور آتما میں سب کو دیکھتا ہے۔

باب7- جنان وِگنان یوگ (ज्ञान विज्ञान योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ بھگوان سب کچھ ہیں وہی سب کا سرچشمہ اور انجام ہیں، اور جو انہیں پہچان لیتا ہے، وہ سچّا گیانی ہے۔

باب8- اکشر برہما یوگ (अक्षर ब्रह्म योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ آتما اور برہمن ابدی ہیں۔ جو بھگوان کو یاد کرتے ہوئے مرتا ہے، وہ موکش (نجات) حاصل کرتا ہے۔

باب9- راج وِدیا راج گوہیا یوگ (राज विद्या राज गुह्य योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ بھکتی سب سے اعلیٰ علم اور راز ہے۔ جو سچے دل سے بھگوان سے عقیدت رکھتا ہے، وہ نجات پاتا ہے۔

باب10-وِبھوٹی یوگ (विभूति योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ بھگوان اپنی الوہی شکتیوں اور شانوں کا بیان کرتے ہیں۔ وہ ہر نیکی، علم، طاقت اور خوبی میں بسے ہوئے ہیں۔

باب11-وشوروپ درشن یوگ (विश्वरूप दर्शन योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ شری کرشن ارجن کو اپنا کائناتی روپ دکھاتے ہیں۔ ارجن دیکھتا ہے کہ ساری دنیا بھگوان کے اندر سمائی ہوئی ہے۔

باب12-بھکتی یوگ (भक्ति योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ سچی بھکتی (عقیدت) محبت اور سمرپن کا راستہ ہے۔ جو شخص ایشور سے دل سے جڑتا ہے، وہ موکش پاتا ہے۔

باب13-کشیتر کشیتر جن یوگ (क्षेत्र क्षेत्रज्ञ योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ جسم (کشیتر) اور آتما (کشیتر جن) الگ ہیں۔ جو شخص اس فرق کو سمجھ لیتا ہے، وہ سچائی کو پالیتا ہے۔

باب14-گن تریہ وِبھاغ یوگ (गुणत्रय विभाग योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ پرکرتی کے تین گن سَت، رَج، تم انسان کے رویے اور قسمت کو بناتے ہیں۔ یوگی ان تینوں گنوں سے اوپر اٹھ کر برہمن میں قائم رہتا ہے۔

باب15-پرشوتّم یوگ (पुरुषोत्तम योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ شری کرشن خود کو اعلیٰ ترین ہستی (پُرشوتّم) بتاتے ہیں۔ وہی نرگن اور سرگن برہمن کا سرچشمہ ہیں۔

باب16-دیوآسر وِبھاغ یوگ (दैवासुर विभाग योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ نیکی (دیو) اور بدی (اسر) کی صفات انسان کی فطرت طے کرتی ہیں۔ دیوک گن والا شخص موکش پاتا ہے، جب کہ اسرک گن والا زوال کی طرف جاتا ہے۔

باب 17-شرَدھاتریِ وِبھاغ یوگ (श्रद्धात्रय विभाग योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ ایمان (شرَدھا) کی تین قسمیں ہیں سَت، رَج، تم۔ جس کی شرَدھا جیسی ہوگی، اس کے کرم اور پھل ویسے ہی ہوں گے۔

باب 18-موکش سنّیاس یوگ (मोक्ष संन्यास योग)

اس باب میں یہ بات کہی گئی ہے کہ پورے گیتا کا نچوڑ یہی ہے نِشکام کرم، علم اور بھکتی کے ذریعہ موکش (نجات) حاصل ہوتی ہے۔ جو سب کرم بھگوان کو سونپ دیتا ہے، وہ ابدی سکون پاتا ہے۔

(Mahabharata- Bhishma Parva (Adhyaya 23-42)
(Swami Vivekananda- Complete Works, Vol. 4)
(Gita Press, Gorakhpur Edition - Shrimad Bhagavad Gita)

یعنی شریمد بھگوت گیتا کے 18 ابواب انسان کو تین راستے سکھاتے ہیں کرما (عمل)، جنان (علم)، اور بھکتی (عقیدت)۔ یہ گرنتھ بتاتا ہے کہ سچائی، نیکی، اور نِشکام کرم سے ہی موکش (نجات) حاصل کی جاسکتی ہے۔

بھگوت گیتا کی اہم تعلیم

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत।
अभ्युत्थानम् अधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम्॥

(بھگوت گیتا، ادھیائے 4، شلوک 7)

ترجمہ: اے بھارت! جب جب دھرم (نیکی) کا زوال اور اَدھرم (بدی) کا بڑھاؤ ہوتا ہے، تب تب میں (وشنو) خود اوتار لیتا ہوں، دھرم کی بحالی کے لیے۔

پُران (पुराण) کا تعارف

''پُران'' (पुराण) سنسکرت کا لفظ ہے جس کا مطلب ہے ''قدیم'' یا ''پرانا علم''۔ یہ ہندو دھرم کے اہم سمرتی گرنتھوں میں شمار ہوتے ہیں۔ پُران ویدوں، اپنشدوں، اور اتہاس (رامائن ومہابھارت) کے بعد لکھے گئے ایسے مذہبی، تاریخی اور فلسفیانہ گرنتھ ہیں جن میں کائنات کی تخلیق، دیوتاؤں کی کہانیاں، اوتاروں، رشیوں، منوؤں، یگوں، اور دھرم سے متعلق تفصیلات بیان کی گئی ہیں۔ پُران (पुराण) کے لفظی معنیٰ اس طرح ہیں:

سنسکرت: पुराण کی جڑ (धातु) पुरा = پہلے کا، قدیم، پرانا اور لاحقہ (प्रत्यय) :ण- معنیٰ: قدیم یا پہلے کے واقعات کا بیان یا ایسا علم جو قدیم زمانے کی باتوں کو محفوظ رکھتا ہے۔

وشنو پُران میں پُران کی تعریف اس طرح آئی ہے:

सर्गश्च प्रतिसर्गश्च वंशो मन्वंतराणि च।
वंशानुचरितं चैव पुराणं पञ्चलक्षणम्॥

ترجمہ: پُران کے پانچ لچھن (خصوصیات) یہ ہیں سَرج (کائنات کی تخلیق)، پرتی سَرج (پھر سے تخلیق)، ونش (خاندانوں کی تاریخ)، منونتر (منوؤں کے عہد)، اور ونشانو چرت (راجاؤں ورشیوں کے کارنامے)۔ (وشنو پُران-3.6.27)

پُران (पुराण) ہندو دھرم کے قدیم سمرتی گرنتھ ہیں جن میں کائنات کی تخلیق، دیوتاؤں اور رشیوں کی کہانیاں، اوتاروں کے کارنامے، منوؤں کے یُگ، اور دھرم کے اصولبیان کیے گئے ہیں۔ لفظ ''پُران'' کا مطلب ہے قدیم یا پرانے واقعات کا بیان۔ ان میں ویدوں کی گہری تعلیمات کو عام عوام کے لیے قصوں اور کہانیوں کی صورت میں پیش کیا گیا ہے تاکہ مذہب، اخلاق اور روحانیت کے اصول آسانی سے سمجھے جا سکیں۔ وشنو پران کے مطابق پُران کے پانچ لچھن (خصوصیات) ہیں: سَرج (تخلیق)، پرتی سَرج (دوبارہ

تخلیق)، ونش (خاندانوں کی تاریخ)، منوونتر (منوؤں کے عہد)، اور ونشانو چرت (راجاؤں کے کارنامے)۔ ہندو دھرم میں کل 18 مہا پُران اور 18 اُپپُر ان تسلیم کیے گئے ہیں، جن میں وشنو پران، شیو پران اور بھاگوت پران سب سے زیادہ مشہور ہیں۔

پُران (पुराण) کے مصنف

روایتی ہندو عقیدے کے مطابق ہندو مذہبی روایت کے مطابق، تمام 18 مہا پُران (महापुराण) اور 18 اُپپُران (उपपुराण) کے مصنف (रचयिता) مہارشی ویاس (महर्षि व्यास कृष्ण द्वैपायन व्यास) ہیں، جنہیں ''ویاس دیو'' (व्यासदेव) یا ''کروشن دویپاین ویاس'' کہا جاتا ہے جیسے:

पुराणं सर्वशास्त्राणां आधारभूतं प्रकीर्तितम्।व्यासो वाच

(अध्याय 4, अंश 3,विष्णु पुराण)

ترجمہ: ویاس جی نے کہا: پُران تمام شاستروں کی بنیاد ہیں۔

اسی پران میں آگے بیان آتا ہے کہ مہارشی ویاس (महर्षि व्यास) ویاس جی نے ویدوں کو چار حصوں میں تقسیم کیا اور پھر عوام کے لیے پُرانوں اور اتہاس (رامائن و مہابھارت) کی رچنا کی تاکہ عام لوگ بھی دھرم کی تعلیم سمجھ سکیں۔

● بھگوت پران (Bhāgavata Purāṇa) کا بیان:

पुराणं ब्रह्मणा प्रोक्तं ब्रह्मर्षये व्यासाय तेनादितम्।

(श्लोक 49,अध्याय 6, स्कंध 12,भागवत पुराण)

ترجمہ: پُران سب سے پہلے برہما نے بتایا، پھر انہوں نے یہ علم مہارشی ویاس کو دیا، اور ویاس نے اسے عام انسانوں تک پہنچایا۔

پُران (पुराण) کی تصنیف جدید محققین کے مطابق

جدید سنسکرتی، تاریخی اور لسانی تحقیق کے مطابق پُران (पुराण) کسی ایک شخص کی

تصنیف نہیں بلکہ طویل مدت میں مختلف رشیوں، آشرموں اور مذہبی اداروں میں رفتہ رفتہ مرتب کیے گئے۔ یعنی یہ گرنتھ مہارشی ویاس کی طرف منسوب ضرور ہیں، مگر حقیقت میں پُرانوں کی تشکیل چوتھی صدی قبل مسیح سے لے کر دسویں صدی عیسوی تک مختلف ادوار میں مختلف علاقوں میں ہوئی۔

● وِنٹرنِٹز (M. Winternitz) کے مطابق

The Puranas are not the work of a single author like Vyasa, they are compilations of religious legends, rituals and philosophies which grew through centuries, approximately from 4th century BC to 10th century AD.

(History of Indian Literature, Vol. I)

ترجمہ: پُران کسی ایک مصنف (جیسے ویاس) کا کام نہیں، بلکہ مذہبی داستانوں، رسوم اور فلسفوں کا ایسا مجموعہ ہیں جو صدیوں کے دوران (تقریباً 400 قبل مسیح سے 1000 عیسوی تک) ترقی پاتے رہے۔

● پی۔وی۔کین (P.V. Kane) کے مطابق

It is difficult to assign a definite date or single author to any Purana. Most of them were revised and expanded over time by various schools of thought.

(History of Dharmasastra, Vol. V)

ترجمہ: کسی ایک پُران کے لیے کوئی مخصوص زمانہ یا مصنف مقرر کرنا ممکن نہیں، کیونکہ زیادہ تر پُران مختلف فکری مکاتبِ فکر نے وقت کے ساتھ ساتھ ترمیم اور اضافہ کے ذریعے مرتب کیے۔

● اے۔بی۔کیتھ (A.B. Keith) کے مطابق

The Puranas are late developments of the Epic period, composed by numerous hands over centuries. preserving myths and traditions in popular form.

(Epic and Puranic Literature (Oxford University Press, 1915)

ترجمہ: پُران رزمیہ دور (Epic Period) کے بعد کی تصنیفات ہیں، جو مختلف مصنفین کے ہاتھوں صدیوں میں تشکیل پائیں، اور جن میں مذہبی کہانیاں اور دیومالائی روایات عوامی انداز میں محفوظ کی گئیں۔

● رالف ٹی۔ایچ۔گریفتھ (R.T.H. Griffith) کے مطابق

Vyasa is a symbolic name. the Puranas are collective creations of many anonymous poets and priests of later Hinduism.(The Puranas, Calcutta Oriental Series, 1896)

(The Puranas, Calcutta Oriental Series, 1896)

ترجمہ: ویاس کا نام محض علامتی ہے؛ پُران دراصل بعد کے ہندو مذہب کے کئی نامعلوم شاعر رشیوں اور پجاریوں کی اجتماعی تخلیق ہیں۔

پُران (पुराण) کی ترتیب کا طریقہ

پُرانوں کی ساخت (روپ۔رچنا) قدیم سنسکرت روایت میں پانچ بنیادی حصوں پر مشتمل بتائی گئی ہے، جنہیں ''پانچ لچھن'' (पञ्चलक्षण) کہا جاتا ہے۔ یہ وضاحت وشنو پران (وشنو پُران:3.6.27) اور ماتسیہ پران (ماتسیہ پُران:53.65) میں ملتی ہے جیسے:

सर्गश्च प्रतिसर्गश्च वंशो मन्वंतराणि च।
वंशानुचरितं चैव पुराणं पञ्चलक्षणम्॥

ترجمہ: پُران کی پانچ خصوصیات (لچھن) یہ ہیں: (1) سرج (تخلیق)، (2) پرتی سرج (پھر سے تخلیق)، (3) ونش (خاندانوں کی تاریخ)، (4) منوونتر (منوؤں کے ادوار)، اور (5) ونشانوچرت (راجاؤں ورشیوں کے کارنامے)۔
(وشنو پُران:3.6.27)

پُران (पुराण) کے پانچ حصے (पञ्च लक्षण)

۱۔سَرگ (सर्ग تخلیقِ کائنات)

اس میں کائنات کی ابتدائی تخلیق کا بیان برہما، وِشنو اور شیو کے ذریعہ دنیا، دیوتاؤں، انسانوں اور عناصر کی تخلیق کا ذکر ہے۔

۲۔ پرتی سَرگ (प्रतिसर्ग دوبارہ تخلیق)

اس میں کائنات کے ہر یُگ کے خاتمے پر تباہی (پرتی سرج) اور پھر نئے چکر میں تخلیق کا بیان ہے۔

۳۔ونش (वंश خاندانوں کی تاریخ)

اس میں دیوتاؤں، رشیوں، منوؤں اور راجاؤں کے خاندان کی تفصیل ہے۔

۴۔منوونتر (मन्वन्तर منوؤں کے دور)

اس میں منو (پہلے انسان وقانون دینے والے) کے مختلف عہد اور ان کے زیرِ حکومت یُگوں کی کہانیاں ہیں۔

۵۔ونشانوچرت (वंशानुचरित کارنامے)

اس میں اہم راجاؤں، اوتاروں، رشیوں، اور دیوتاؤں کے کرم، اوتار، اور دھرم کی کہانیاں ہیں۔

پُرانوں کی دیگر ساختی خصوصیات

۱۔دیوتا یا اوتار کا مرکزی مقام: ہر پُران کسی ایک دیوتا پر مرکوز ہوتا ہے جیسے وِشنو پران (وشنو)، شیو پران (شیو)، دیوی بھاگوت پران (دیوی)۔

۲۔ادھیائے (अध्याय) میں تقسیم: ہر پُران متعدد ادھیائے (ابواب) پر مشتمل ہوتا ہے، جن کی تعداد مختلف پُرانوں میں 100 سے 300 تک ہوسکتی ہے۔

۳۔کہانی کا اسلوب (कथारूप शैली): بیشتر پُران کہانی یا مکالمے (संवाद) کی صورت میں ہیں جیسے سُت جی (सूत:जी) اور شونک رشی (शौनक ऋषि) کے درمیان گفتگو۔

۴۔مذہب وفلسفہ کا امتزاج: پُران صرف دیومالائی قصے نہیں بلکہ ان میں یوگ، کرم، بھکتی،

دھرم، ویدانت، موکش، اور سنسار چکر (کائناتی نظام) کے فلسفے بیان کیے گئے ہیں۔

۵۔ کویّہ (Poetic) اور پراکریت (Prose) انداز: زیادہ تر اشعار انوشٹُبھ چھند (अनुष्टुप् छंद) میں ہیں، جو ویدک رزمیہ شاعری کی روایتی بحر ہے۔

(Vishnu Purana 3.6.27, Matsya Purana 53.65, Bhagavata Purana Skandha 12)
(P.V. Kane- History of Dharmasastra, Vol. V)

پُران (पुराण) کی تعداد

ہندو دھرم کی روایتی روایت کے مطابق پُرانوں کی کل تعداد 18 مہاپُران (महापुराण) اور 18 اُپپُران (उपपुराण) بتائی گئی ہے جیسے:

पुराणं संहितां चैव इतिहासं तथैव च।
वेदानां वेदवेद्यं च सर्वं प्रोक्तं द्विजोत्तम॥
सर्गश्च प्रतिसर्गश्च वंशो मन्वंतराणि च।
वंशानुचरितं चैव पुराणं पञ्चलक्षणम्॥

(विष्णु पुराण, अंश 3,अध्याय 6,श्लोक 24-27)

ترجمہ: وشنو پران میں بیان کیا گیا ہے کہ پُران ان گرنتھوں کو کہتے ہیں جن میں تخلیق، دوبارہ تخلیق، خاندانوں کی تاریخ، منوؤں کے ادوار، اور رشیوں و راجاؤں کے کارنامے بیان ہوں اور ایسے کل 18 پُران ہیں۔

अष्टादश पुराणानि व्यासेन कथितानि वै।

(मात्स्य पुराण, अध्याय 53,श्लोक 65)

ترجمہ: ویاس جی نے کل اٹھارہ پُران رچے (لکھے)۔

18 مہاپُران (महापुराण) کے نام

۱۔ وشنو پران	(विष्णु पुराण)
۲۔ بھاگوت پران	(भागवत पुराण)
۳۔ نارد پران	(नारद पुराण)

۴۔گرڑ پران (गरुड पुराण)

۵۔پدم پران (पद्म पुराण)

۶۔ورہ پران (वराह पुराण)

۷۔متسہ پران (मत्स्य पुराण)

۸۔برہما پران (ब्रह्म पुराण)

۹۔برہمانڈ پران (ब्रह्माण्ड पुराण)

۱۰۔برہماویورت پران (ब्रह्मवैवर्त पुराण)

۱۱۔مارکنڈیہ پران (मार्कण्डेय पुराण)

۱۲۔بھوشیہ پران (भविष्य पुराण)

۱۳۔وامن پران (वामन पुराण)

۱۴۔شیو پران (शिव पुराण)

۱۵۔لِنگ پران (लिङ्ग पुराण)

۱۶۔اسکنڈ پران (स्कन्द पुराण)

۱۷۔اگنی پران (अग्नि पुराण)

۱۸۔وایو پران (वायु पुराण)

سبھی 18 مہا پُران (अष्टादश महापुराण) کا مختصر تعارف درج ذیل ہے:

۱۔وِشنو پران (विष्णु पुराण)

یہ پران بھگوان وِشنو کے دس اوتاروں اور ان کی لِیلا پر مرکوز ہے۔اس میں کائنات کی تخلیق، وِشنو کی شان، اور دھرم و بھکتی کی اہمیت بیان کی گئی ہے۔

۲۔بھاگوت پران (भागवत पुराण)

یہ سب سے مشہور بھکتی پران ہے۔اس میں کرشن بھگوان کی لِیلا، نرسنگھ اور وامن

اوتار، اور بھکتی یوگ کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔ یہ بھکتی، موکش اور نیکی کی تعلیم دیتا ہے۔

۳۔ نارَد پران (नारद पुराण)

یہ پران رشی نارد کے مکالمے پر مبنی ہے۔ اس میں وِشنو بھکتی، کرم یوگ، وید شاستر، سنگیت اور نرتیہ (رَسوں کی تعلیم) پر روشنی ڈالی گئی ہے۔

۴۔ گرُڑ پران (गरुड पुराण)

یہ پران بھگوان گرُڑ اور وِشنو کے مکالمے پر مبنی ہے۔ اس میں آتما، نرک (دوزخ) اور سورگ (جنت) کا فلسفہ، موت کے بعد کی زندگی، اور کرم کے پھل کی تفصیل دی گئی ہے۔

۵۔ پدم پران (पद्म पुराण)

یہ وِشنو بھکتی پر مبنی ہے اور چھ کانڈوں میں منقسم ہے۔ اس میں تخلیق، برہمہ، شیو، لکشمی، اور مقدس تیرتھوں (پوتر استھلوں) کی وضاحت ہے۔

۶۔ ورہ پران (वराह पुराण)

یہ بھگوان وِشنو کے ورہ اوتار (سور اوتار) پر مرکوز ہے۔ اس میں زمین کو بچانے کی کہانی اور وِشنو کے دیگر اوتاروں کے کارنامے بیان کیے گئے ہیں۔

۷۔ متسہ پران (मत्स्य पुराण)

یہ پران وِشنو کے متسہ (مچھلی) اوتار کی کتھا بیان کرتا ہے۔ اس میں پرانوں کی تخلیق، جیوَ تاتوا، ویدوں کی حفاظت، اور سنسار چکر کی وضاحت کی گئی ہے۔

۸۔ برہما پران (ब्रह्म पुराण)

یہ سب سے قدیم پرانوں میں سے ہے۔ اس میں برہما کی تخلیقی طاقت، کائنات کی رچنا، اور پُرکرتی و پرش کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔

۹۔ برہمانڈ پران (ब्रह्माण्ड पुराण)

اس میں کائنات کی ساخت، لوکوں کی تقسیم، اور برہما، وِشنو، شیو کی یکتا پر زور دیا گیا ہے۔ اسی میں ''للتا سہستر نام'' کا ذکر بھی آتا ہے۔

۱۰۔ برہما ویورت پران (ब्रह्मवैवर्त पुराण)

یہ پران کرشن اور رادھا کی لِیلا پر مرکوز ہے۔ اس میں وِشنو، برہما، اور دیوی لکشمی کے میل سے تخلیق کی کہانی بیان کی گئی ہے۔

۱۱۔ مارکنڈیہ پران (मार्कण्डेय पुराण)

یہ پران رشی مارکنڈیہ کے نام پر ہے۔ اس میں ''دیوی مہاتمّیہ (दुर्गा सप्तशती)'' شامل ہے، جو دیوی دُرگا کی مہما اور شاکت دھرم کا مرکزی گرنتھ ہے۔

۱۲۔ بھوشیہ پران (भविष्य पुराण)

یہ پران ''مستقبل'' (بھوشیہ) کے نام سے جانا جاتا ہے۔ اس میں مختلف یوگوں کے بعد کے ادوار اور آنے والے اوتاروں، راجاؤں اور دھرموں کی پیش گوئی کی گئی ہے۔

۱۳۔ وامن پران (वामन पुराण)

یہ وِشنو کے وامن اوتار (بونا برہمن روپ) پر مبنی ہے۔ اس میں بالی راجہ کی کہانی، وِشنو بھکتی، اور دھرم کی فتح کا بیان ہے۔

۱۴۔ شیو پران (शिव पुराण)

یہ شیو بھگوان کے اوتاروں، لِیلا، اور ان کی پوجا کی مہما پر مبنی ہے۔ اس میں پاروتی، گنیش، اور کارتک کی کتھائیں بھی شامل ہیں۔

۱۵۔ لِنگ پران (लिङ्ग पुराण)

یہ شیو کے ''لِنگ روپ'' کی پوجا پر مرکوز ہے۔ اس میں شیو تتو، سنسار کی رچنا، یوگ، اور موکش کا فلسفہ بیان کیا گیا ہے۔

۱۶۔ اسکنڈ پران (स्कन्द पुराण)

یہ سب سے بڑا پران ہے، جس میں 80 ہزار سے زائد شلوک ہیں۔اس میں کارتک (اسکنڈ/مورتی) کی کہانیاں، تیرتھ یاترا کی مہما، اور شیو بھکتی کا بیان ہے۔

۱۷۔اگنی پران (अग्नि पुराण)

یہ بھگوان اگنی کے نام پر ہے۔اس میں وید شاستر، کرمکانڈ (رسوم)، راج نیتی، دھنُر وِدیا، وِدیا، اور آیُر وید جیسے موضوعات بیان کیے گئے ہیں۔

۱۸۔وایو پران (वायु पुराण)

یہ پران ہوا دیوتا وایو کے نام پر ہے۔اس میں کائنات کی تخلیق، وِشنو اور شیو کے فلسفے، ویدوں کا علم، اور دھرم کی بُنیاد بیان کی گئی ہے۔

(وشنو پُران:3.6.27)،(ماتسیہ پُران70-53.65)،(گیتا پریس، گورکھپور-महापुराण संहिता)

(History of DHarmasastra, Vol. V)

نوٹ: یہ تمام 18 مہا پُران ہندو دھرم کی مذہبی، تاریخی، فلسفیانہ، اور اخلاقی روایت کا ذخیرہ ہیں۔ان میں ویدوں کی روح، بھکتی کا جوہر، اور دھرم کی بنیاد کہانیوں، مکالموں، اور فلسفے کے ذریعہ پیش کی گئی ہے۔اسی لیے انہیں پانچواں وید (पञ्चम वेद) بھی کہا جاتا ہے۔

پُران (पुराण) کی اہم تعلیم

सत्यं वद धर्मं चर स्वाध्यायान्मा प्रमदः।

(श्लोक 28,अध्याय 7, खण्ड 6,विष्णु पुराण)

ترجمہ: سچ بولو، دھرم کا پالن کرو، اور علم و ویدوں کی ادھیائن (پڑھائی) سے کبھی غافل نہ رہو۔

● اسی طرح بھگوت پُران میں ہے:

स वै पुंसां परो धर्मो यतो भक्तिरधोक्षजे।
अहैतुकी अप्रतिहता ययाऽत्मा सुप्रसीदति॥

(श्लोक 6,अध्याय 2, स्कंध 1,भागवत पुराण)

ترجمہ: انسان کے لیے سب سے اعلیٰ دھرم وہ ہے جو بھگوان سے نِشکام بھکتی

پیدا کرے۔ایسی بھگتی جو کسی لالچ یا رکاوٹ کے بغیر ہو،اسی سے آتما(روح) کو سچا سکون ملتا ہے۔

● اسی طرح شیو پُران میں ہے:

शिवे रुष्टे गुरुस्त्राता गुरौ रुष्टे न कश्चन।
तस्मात् सर्वप्रयत्नेन गुरुं एव प्रसादयेत्॥

(शिव पुराण विद्येश्वर संहिता अध्याय 9 श्लोक 14)

ترجمہ: اگر شیو ناراض ہوں تو گرو(استاد) نجات دے سکتا ہے،لیکن اگر گرو ناراض ہو جائے تو کوئی نہیں بچا سکتا۔اس لیے ہمیشہ گرو کو خوش رکھنے کی کوشش کرو۔

● اسی طرح برہما پُران ذکر ہے:

धर्म एव हतो हन्ति धर्मो रक्षति रक्षितः।
तस्माद्धर्मो न हन्तव्यो मा नो धर्मो हतोऽवधीत्॥

(ब्रह्म पुराण अध्याय 218 श्लोक 2)

ترجمہ: دھرم کا ناش کرنے والا خود فنا ہوتا ہے،اور جو دھرم کی حفاظت کرتا ہے، دھرم اس کی حفاظت کرتا ہے۔اس لیے دھرم کو کبھی نہ چھوڑو، ورنہ وہ تمہیں چھوڑ دے گا۔

آگم (आगम) کا تعارف

آگم (आगम) ہندو دھرم کی وہ مذہبی اور روحانی کتابیں ہیں جو خاص طور پر عبادت، مندر، دیوی دیوتاؤں کی پوجا، یوگ، دھیان، منتر، تنتر اور روحانی سادھنا کے اصول بیان کرتی ہیں۔لفظ ''آگم'' سنسکرت کے ''आ + गम्'' سے بنا ہے،جس کے معنٰی ہیں: ''جو اوپر سے آیا'' یا ''الٰہی تعلیم''۔

لفظ ''آگم'' (आगम) سنسکرت دھات ''गम्'' (گم) سے نکلا ہے،جس کے معنی ہیں: ''جانا، پہنچنا، منتقل ہونا'' اس کے ساتھ ''आ'' کا اضافہ ہو تو معنٰی بنتا ہے: ''وہ علم یا تعلیم

جو نسل در نسل منتقل ہو کر آئے'' اسی لیے ہندو مذہب میں آگم ان مذہبی و روحانی تعلیمات کو کہا جاتا ہے جو روایت کے طور پر منتقل ہوئیں اور بعد میں کتابی شکل میں مرتب کی گئیں۔

یہ گرنتھ بنیادی طور پر شیومت، شکتی مت اور ویشنومت سے متعلق ہیں، اسی لیے ان کی بڑی قسمیں شیو آگم، شکتی آگم (تنتر) اور ویشنو آگم کہلاتی ہیں۔ آگموں میں مندر کی تعمیر، مورتی استھاپنا، پوجا پاٹ کے طریقے، دھارمک رسمیں، دھیان اور موکش (نجات) کے اصول تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔

ہندو روایت میں انہیں ویدوں کی تشریح اور عملی شکل سمجھا جاتا ہے، اس لیے اکثر علماء انہیں اسمرتی (स्मृति) ادب کے تحت شمار کرتے ہیں، اگرچہ بعض فرقے انہیں ویدوں کے برابر مقدس مانتے ہیں۔

آگم (आगम) کا تاریخی پس منظر

آگم (आगम) کا تاریخی پس منظر ویدک دور کے بعد ہندو مذہب میں پیدا ہونے والی اُن مذہبی و روحانی تحریکوں سے وابستہ ہے جن میں مندر، مورتی پوجا، بھکتی، یوگ اور تنتر کو مرکزی حیثیت حاصل ہوئی۔

ابتدائی ویدک مذہب زیادہ تر یگیہ (قربانی) اور ویدی منتروں پر مبنی تھا، لیکن بعد کے زمانے میں عوامی عبادت اور دیوی دیوتاؤں کی شخصی پرستش نے ایک منظم مذہبی نظام کی شکل اختیار کی۔ انہی ضروریات کے تحت آگم گرنتھ مرتب ہوئے۔

● مشہور محقق پنڈت ہزاری پرساد دویدی لکھتے ہیں:

"आगम ग्रन्थों में मंदिर-पूजा, मूर्ति-स्थापना, मंत्र, तंत्र, योग और साधना की विस्तृत विधियाँ दी गई हैं।"

(हजारीप्रसाद द्विवेदी، भारतीय संस्कृति की रूपरेखा ،पृष्ठ 132)

ترجمہ: آگم گرنتھوں میں مندر کی پوجا، مورتی استھاپنا، منتر، تنتر، یوگ اور

سادھنا کے تفصیلی طریقے بیان کیے گئے ہیں''۔

● اسی طرح ہندو مذہب کے معروف اسکالر S. Radhakrishnan لکھتے ہیں:

The Agamas are theological treatises and practical manuals of divine worship. *(Indian Philosophy, Vol. II, Page 28)*

ترجمہ: آگم مذہبی عقائد اور عملی عبادت کے اصولوں پر مشتمل کتابیں ہیں۔

● مؤرخین کے مطابق آگموں کی تدوین تقریباً 500 قبل مسیح سے 1200 عیسوی کے درمیان مختلف ادوار میں ہوئی۔ مشہور محقق A.L. Basham لکھتے ہیں:

The Agamas and Tantras developed during the post-Vedic age when temple worship became prominent in Hinduism. (The Wonder That Was India, page 309)

ترجمہ: آگم اور تنتر ویدک دور کے بعد اُس زمانے میں ترقی پائے جب ہندو مذہب میں مندر کی عبادت کو اہمیت حاصل ہوئی۔

● اسی طرح S. Radhakrishnan اپنی کتاب Indian Philosophy میں لکھتے ہیں:

The Agamas represent the development of Hindu worship, temple ritual, and theology in the post-Vedic age. (Indian Philosophy, Vol. II, Page 28)

ترجمہ: آگم ویدک دور کے بعد ہندو عبادت، مندر کی رسومات اور مذہبی عقائد کی ترقی کی نمائندگی کرتے ہیں۔

جنوبی ہند میں چول، پالوا اور پانڈیا ادوار میں آگموں کو خاص فروغ ملا اور مندروں کی تعمیر و عبادت انہی اصولوں کے مطابق ہونے لگی۔ آج بھی بیشتر ہندو مندروں میں پوجا، آرتی، مورتی استھاپنا اور مذہبی رسومات آگم گرنتھوں کے مطابق انجام دی جاتی ہیں۔

آگم کی اقسام

آگم (आगम) ہندو مذہب کی ایک وسیع مذہبی اور روحانی روایت ہے، جس میں

عبادت، مندر، یوگ، تنتر، منتر، مورتی پوجا اور روحانی سادھنا کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔مختلف ہندو فرقوں میں آگموں کی تعداد مختلف بیان کی جاتی ہے،لیکن مجموعی طور پر انہیں تین بڑی قسموں میں تقسیم کیا جاتا ہے:شَیو آگم (शैव आगम)، ویشنو آگم (वैष्णव आगम)اور شاکت آگم (शाक्त आगम)۔

شَیو آگم (शैव आगम)

یہ وہ گرنتھ ہیں جو بھگوان شیو کی عبادت،شیو مندر، لنگ پوجا، یوگ، دھیان اور روحانی نجات کے اصول بیان کرتے ہیں۔شیومت میں عموماً 28 بنیادی شَیو آگم مانے جاتے ہیں، جیسے: अजित आगम، करण आगम،कामिक आगम وغیرہ۔ان کتابوں میں شیو کی پوجا، مندر کی تعمیر، مورتی استھاپنا، منتر، تنتر، دھیان اور موکش کے طریقے تفصیل سے بیان کیے گئے ہیں۔جنوبی ہند کے اکثر شیو مندروں کا نظام انہی آگموں پر قائم ہے۔

ویشنو آگم (वैष्णव आगम)

یہ بھگوان وشنو اور ان کے اوتاروں، خصوصاً رام اور کرشن، کی عبادت سے متعلق ہیں۔ان میں دو بڑی روایتیں مشہور ہیں: پانچراتر (पाञ्चरात्र) اور ویکھانس (वैखानस)۔ ان گرنتھوں میں وشنو کی مورتی پوجا، مندر کی رسومات، بھکتی، منتر، ورت (روزے)، تہوار اور عبادت کے اصول بیان کیے گئے ہیں۔جنوبی بھارت کے مشہور وشنو مندروں، جیسے تروپتی بالاجی، میں آج بھی انہی آگمی اصولوں کے مطابق پوجا کی جاتی ہے۔

شاکت آگم (शाक्त आगम)

اس کو عموماً ''تنتر'' بھی کہا جاتا ہے۔یہ دیوی یا شکتی کی عبادت سے متعلق ہیں، جیسے درگا، کالی، لکشمی اور سرسوتی۔ان میں شکتی پوجا، منتر، یَنتر، تنتر، یوگ، دھیان اور خفیہ روحانی سادھناؤں کا بیان ملتا ہے۔شاکت آگموں میں روحانی طاقت، کُنڈلنی یوگ،

مخصوص عبادات اور بعض پراسرار مذہبی اعمال کی تفصیل بھی موجود ہے۔ بنگال اور آسام وغیرہ میں شکتی مت کی عبادات پر ان آگموں کا گہرا اثر پایا جاتا ہے۔

● مشہور ہندو مفکر S. Radhakrishnan لکھتے ہیں:

The Agamas are manuals of worship and spiritual discipline connected with Shaiva, Vaishnava and Shakta traditions. *(Indian Philosophy, Vol. II, Page 28)*

ترجمہ: آگم عبادت اور روحانی تربیت کی وہ کتابیں ہیں جو شیو، وشنو اور شکتی روایات سے متعلق ہیں۔

آگم کی ساخت

آگم (आगम) گرنتھوں کی ساخت عموماً چار بنیادی حصوں پر مشتمل ہوتی ہے، جنہیں ''پاد'' (पाद) کہا جاتا ہے۔ ہر حصہ مذہبی اور روحانی زندگی کے ایک خاص پہلو کی وضاحت کرتا ہے۔

۱۔ گیان پاد (ज्ञानपाद)

یہ آگم کا نظریاتی اور فلسفیانہ حصہ ہے۔ اس میں خدا، روح (आत्मा)، کائنات، تخلیقِ عالم، بندھن و نجات (मोक्ष) اور ہندو فلسفے کے بنیادی عقائد بیان کیے جاتے ہیں۔ یہی حصہ آگم کی فکری بنیاد فراہم کرتا ہے اور انسان کو یہ سمجھاتا ہے کہ خدا، انسان اور کائنات کا آپس میں کیا تعلق ہے۔

۲۔ یوگ پاد (योगपाद)

یہ حصہ روحانی تربیت اور باطنی ریاضت سے متعلق ہے۔ اس میں دھیان (ध्यान)، مراقبہ، سانس کی مشقیں (प्राणायाम)، یوگ، منتر اور روحانی سادھنا کے طریقے بیان کیے جاتے ہیں۔ اس کا مقصد انسان کے ذہن اور روح کو پاک و مضبوط بنانا اور اسے روحانی ترقی کی طرف لے جانا ہے۔

۳۔ کریا پاد (क्रियापाद)

یہ آگم کا سب سے اہم عملی حصہ سمجھا جاتا ہے۔ اس میں مندر سازی، مورتی کی تنصیب، پوجا پاٹ، آرتی، ہَوَن، مذہبی رسومات، تہوار اور عبادت کے مکمل طریقے بیان کیے جاتے ہیں۔ ہندو مندروں میں آج بھی عبادت اور رسومات کے اکثر اصول اسی حصے سے لیے جاتے ہیں۔

۴۔ چریا پاد (चर्यापाद)

یہ حصہ روزمرہ مذہبی اور اخلاقی زندگی سے متعلق ہے۔ اس میں عبادتی آداب، اخلاق، لباس، طہارت، سماجی رویے، مذہبی نظم وضبط اور ایک مذہبی انسان کی عملی زندگی کے اصول بیان کیے جاتے ہیں۔ اس کا مقصد انسان کو مذہبی تعلیمات کے مطابق ایک پاکیزہ اور منظم زندگی گزارنے کی رہنمائی دینا ہے۔

آگم کے اہم موضوعات

۱۔ مندر سازی (मंदिर निर्माण):

آگم گرنتھوں میں مندر کی سمت، دروازوں، گنبد، ستون، مورتی کی جگہ، مقدس تناسب، عبادت گاہ کی پاکیزگی کے اصول، یگیہ شالہ اور مندر کے اندرونی و بیرونی نقشہ کے اصول بیان کیے گئے ہیں، جو واستوشاستر (वास्तुशास्त्र) اور دیوآرادھنا سے متعلق ہیں۔

۲۔ مورتی پوجا (मूर्ति पूजा):

آگموں میں مورتی کے ناپ، شکل، دھات یا پتھر کے انتخاب، مورتی سازی، پران پرتشٹھا (प्राण प्रतिष्ठा)، تنصیب، روزانہ پوجا، آرتی، ابھشیک اور اس سے متعلق منتروں و مذہبی رسومات کے تفصیلی اصول بیان کیے گئے ہیں۔

۳۔ منتر اور تنتر (मंत्र और तंत्र):

خصوصاً شاکت آگموں میں بیج منتر، خفیہ منتر، تنتر سادھنا، یَنتر (यंत्र)، روحانی

طاقت، جادوئی عملیات، دیوی دیوتاؤں کی خاص عبادات اور روحانی اثرات پیدا کرنے کے طریقوں کی تفصیل ملتی ہے۔

۴۔ یوگ اور دھیان (योग और ध्यान):

آگموں میں دھیان، مراقبہ، پرانایام، آسن، چکر (चक्र)، کنڈلنی (कुण्डलिनी)، روحانی پاکیزگی، نفس کی تربیت اور خدا سے قرب حاصل کرنے کے طریقوں کو روحانی ترقی اور موکش (मुक्ति) کا ذریعہ بتایا گیا ہے۔

۵۔ بھکتی (भक्ति):

آگم میں خدا سے محبت، مسلسل عبادت، منتر جپ، بھجن، کیرتن، مندر حاضری، دیوی دیوتاؤں کی عقیدت، روزہ، ورت (व्रत) اور مذہبی تہواروں کو نجات اور روحانی ترقی کا اہم ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔

۶۔ پوجا پاٹھ اور رسومات (पूजा-पाठ और धार्मिक संस्कार):

آگم گرنتھوں میں روزانہ پوجا (पूजा)، آرتی (आरती)، ہون (हवन)، یگیہ (यज्ञ)، ابھشیک (अभिषेक)، تہواروں کی عبادات، دیوی دیوتاؤں کے خصوصی ورت اور مذہبی تقریبات کے مکمل طریقے بیان کیے گئے ہیں۔

۷۔ دیوی دیوتاؤں کی عبادت (देवताओं की उपासना):

ہر آگم مخصوص دیوتا جیسے شِو (शिव)، وشنو (विष्णु) یا شکتی (शक्ति) کی عبادت کے اصول بیان کرتا ہے، جن میں ان کے منتر، استوتی، پوجا کے اوقات اور روحانی مقامات کی تفصیل شامل ہوتی ہے۔

۸۔ روحانی و باطنی علوم (आध्यात्मिक और गूढ़ विद्याएँ):

آگموں میں روحانی طاقت، باطنی معرفت، گیان (ज्ञान)، آتما کی پاکیزگی، کرم، جنم و مرن، موکش اور الوہی حقیقت تک پہنچنے کے طریقے بھی بیان کیے گئے ہیں۔

درشن (दर्शन) کا تعارف

لفظ درشن (दर्शन) سنسکرت زبان کا لفظ ہے، جس کے معنیٰ ہیں: ''دیکھنا''، ''مشاہدہ کرنا'' یا ''حقیقت کو سمجھنے کا نظریہ''۔ ہندو مذہب میں ''درشن'' سے مراد وہ فلسفیانہ مکاتبِ فکر ہیں جو کائنات، روح، خدا، زندگی، موت، نجات (मोक्ष)، کرم (कर्म) اور انسانی حقیقت کے بارے میں بحث کرتے ہیں۔ یہ ہندو فلسفے کی باقاعدہ اور منظم علمی شاخیں ہیں، جن میں عقل، دلیل، مراقبہ اور روحانی تجربات کے ذریعے حقیقت کو سمجھنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

درشنوں کی تاریخی حیثیت

ہندو فلسفہ میں چھ بنیادی فلسفیانہ نظام پائے جاتے ہیں جنہیں ''شڈ درشن (षड्दर्शन)'' یعنی ''چھ فلسفے'' کہا جاتا ہے۔ یہ فلسفیانہ مکاتب تقریباً 600 قبل مسیح سے 400 عیسوی کے درمیان مختلف رِشیوں اور فلسفیوں کے ذریعہ مرتب اور منظم کیے گئے۔ اگرچہ ان کی بنیاد ویدوں اور اُپنشدوں کی تعلیمات پر قائم ہے، لیکن یہ خود اسمرتی (स्मृति) کے تحت شمار کیے جاتے ہیں، کیونکہ یہ براہِ راست الہامی متن نہیں بلکہ قدیم رِشیوں، مفکرین اور فلسفیوں کی تشریحات، توضیحات اور عقلی مباحث پر مشتمل ہیں۔ ان درشنوں میں کائنات، روح، خدا، کرم، نجات اور انسانی زندگی کے مقصد جیسے اہم موضوعات پر تفصیلی فلسفیانہ بحث کی گئی ہے، اور یہی نظام بعد میں ہندو فلسفے کی بنیاد بنے۔

(Dr. S. Radhakrishnan, Indian Philosophy, Vol. II, George Allen Unwin, London, page 18-25)

(Surendranath Dasgupta, A History of Indian Philosophy, Vol. I, Cambridge University Press, page 55-70)

درشنوں کا بنیادی مقصد

ہندو فلسفہ کے درشنوں (षड्दर्शन) کا بنیادی مقصد انسان کو کائنات اور زندگی کی حقیقت سے آگاہ کرنا ہے۔ ان فلسفیانہ نظاموں میں اس بات پر غور کیا گیا ہے کہ:

کائنات کی اصل حقیقت کیا ہے؟ انسان کون ہے؟ روح (आत्मन्) کیا ہے؟ خدا یا برہمن (ब्रह्मन्) کی حقیقت کیا ہے؟ انسان دکھ، پریشانی اور مصیبت میں کیوں مبتلا ہوتا ہے؟ کرم (कर्म) اور جنم وآواگون (पुनर्जन्म) کا نظام کیسے کام کرتا ہے؟ اور آخر کار موکش (मोक्ष) یعنی نجات کیسے حاصل ہوسکتی ہے؟

درشنوں کے مطابق انسانی زندگی کا اصل مقصد صرف دنیاوی آسائش نہیں بلکہ حقیقتِ مطلقہ کو پہچاننا، روح کی پاکیزگی حاصل کرنا، جہالت (अविद्या) سے نجات پانا اور پیدائش وموت کے مسلسل چکر سے آزاد ہونا ہے۔ بعض درشن عقل ومنطق کے ذریعے حقیقت تک پہنچنے کو اہم سمجھتے ہیں، بعض مراقبہ، یوگ اور روحانی ریاضت کو ذریعہ قرار دیتے ہیں، جبکہ بعض ویدک اعمال، یگیہ اور بھکتی کو نجات کا راستہ بتاتے ہیں۔

(Dr. S. Radhakrishnan, Indian Philosophy, Vol. I, George AllenUnwin, pp. 36-52)

درشن کی تعداد

ہندو فلسفہ میں بنیادی طور پر چھ درشن (षड्दर्शन) مانے جاتے ہیں، جنہیں ''شڈ درشن'' کہا جاتا ہے۔ یہ درج ذیل ہیں:

۱۔ نیایہ درشن (न्याय दर्शन)	منطق اور دلیل کا فلسفہ
۲۔ ویشیشک درشن (वैशेषिक दर्शन)	مادّہ اور ایٹم کا نظریہ
۳۔ سانکھیا درشن (सांख्य दर्शन)	روح اور مادہ کا فلسفہ
۴۔ یوگ درشن (योग दर्शन)	دھیان، مراقبہ اور روحانی ریاضت
۵۔ میمانسا درشن (मीमांसा दर्शन)	ویدک اعمال اور یگیہ کی تشریح
۶۔ ویدانت درشن (वेदान्त दर्शन)	برہمن، آتما اور موکش کا فلسفہ

انہیں مجموعی طور پر شڈ درشن (षड्दर्शन) یعنی ''چھ فلسفیانہ نظام'' کہا جاتا ہے۔ بعض علماء ہندو فلسفے کے دیگر غیر ویدک مکاتب، جیسے: بدھ مت (बौद्ध दर्शन)، جین مت

(जैन दर्शन)اور چارواک (चार्वाक) کو بھی فلسفیانہ درشنوں میں شمار کرتے ہیں، لیکن روایتی ہندو فلسفے میں اصل اور مستند درشن یہی چھ مانے جاتے ہیں۔

۱۔ نیایہ درشن (न्याय दर्शन)

اس کے بانی مہرشی گوتم (महर्षि गौतम) مانے جاتے ہیں۔ اس درشن کا بنیادی موضوع منطق، عقل اور دلیل ہے۔ نیایہ ہندو فلسفے کا ایک منطقی اور استدلالی نظام ہے جو اس بات کی تعلیم دیتا ہے کہ انسان صحیح علم تک صرف اندھی تقلید سے نہیں بلکہ عقل، مشاہدہ، تجربہ اور مضبوط دلیل کے ذریعے پہنچ سکتا ہے۔

اہم تعلیمات:

صحیح علم نجات کا ذریعہ ہے۔ غلط علم انسان کو دکھ میں مبتلا کرتا ہے۔ ہر دعویٰ دلیل سے ثابت ہونا چاہیے۔ حقیقت کو جاننے کے لیے منطق ضروری ہے۔

علم حاصل کرنے کے چار ذرائع: نیایہ فلسفہ چار بنیادی ذرائعِ علم بیان کرتا ہے:

۱۔ پرتیاکش (प्रत्यक्ष)--مشاہدہ

۲۔انومان (अनुमान)--قیاس

۳۔اُپمان (उपमान)--مثال

۴۔شبد (शब्द)--معتبر گواہی

اہم کتاب: نیایہ سوترا (न्यायसूत्र) ہے۔

۲۔ ویشیشک درشن (वैशेषिक दर्शन)

ویشیشک درشن (वैशेषिक दर्शन) ہندو فلسفے کا ایک اہم فلسفیانہ نظام ہے جس کے بانی مہرشی کناد (कणाद) مانے جاتے ہیں۔ اس فلسفے کا بنیادی موضوع مادہ، ایٹم اور کائنات کی حقیقت ہے۔ ویشیشک فلسفہ کے مطابق یہ پوری کائنات نہایت باریک ذرات یعنی

ایٹموں (परमाणु) سے بنی ہوئی ہے، اور مختلف اشیاء انہی ایٹموں کے اجتماع سے وجود میں آتی ہیں۔ یہ فلسفہ دنیا کی مادی ساخت، اشیاء کی خصوصیات، حرکت، زمان ومکان اور روح کی حقیقت پر تفصیلی بحث کرتا ہے۔ ویشیشک درشن اس بات پر زور دیتا ہے کہ کائنات ایک منظم نظام کے تحت چل رہی ہے اور ہر شے کی اپنی مخصوص خصوصیت (विशेष) ہے۔ اسی وجہ سے بعض محققین اسے ''ہندو ایٹمی فلسفہ'' بھی کہتے ہیں۔

اہم تعلیمات:

کائنات ایٹموں سے بنی ہے۔ ہر چیز کی الگ خصوصیت ہوتی ہے۔ روح مادہ سے الگ حقیقت ہے۔ خدا کائنات کا منتظم ہے۔

سات بنیادی عناصر:

ویشیشک فلسفہ سات بنیادی حقائق بیان کرتا ہے:

(۱) دروبیہ (द्रव्य) ۔مادّہ
(۲) گُن (गुण) ۔صفت
(۳) کرم (कर्म) ۔حرکت
(۴) سامانیہ (सामान्य) ۔عموم
(۵) وِشیش (विशेष) ۔خصوصیت
(۶) سَماوایہ (समवाय) ۔تعلق
(۷) اَبھاؤ (अभाव) ۔عدم

اہم کتاب: ویشیشک سوترا (वैशेषिकसूत्र)

۳۔ سانکھیا درشن (सांख्य दर्शन)

سانکھیا درشن (सांख्य दर्शन) ہندو فلسفہ کا قدیم ترین اور اہم فلسفیانہ نظام سمجھا جاتا ہے، جس کے بانی مہرشی کپل (महर्षि कपिल) مانے جاتے ہیں۔ اس فلسفے کا بنیادی موضوع

روح اور مادہ کی حقیقت ہے۔ سانکھیا فلسفہ کے مطابق کائنات دو ازلی اور بنیادی حقیقتوں پر قائم ہے: پروش (पुरुष) یعنی روح، جو شعور، ادراک اور ابدی حقیقت ہے، اور پرکرتی (प्रकृति) یعنی مادہ، جو کائنات کی تمام مادی اشیاء اور تغیرات کا سرچشمہ ہے۔ اس فلسفے کے مطابق انسان کے دکھ اور بندھن کی اصل وجہ روح کا اپنے آپ کو مادہ سے وابستہ سمجھنا ہے، جبکہ حقیقی نجات اسی وقت حاصل ہوتی ہے جب روح اپنی اصل حقیقت کو پہچان لے اور مادہ سے اپنی جدائی کا شعور حاصل کر لے۔

اہم تعلیمات:

روح ہمیشہ پاک اور مستقل ہے۔ مادہ تغیر پذیر ہے۔ دکھ کی وجہ روح کا مادہ سے تعلق سمجھنا ہے۔ نجات تب ملتی ہے جب روح اپنی اصل حقیقت پہچان لے۔

25 تتو (तत्त्व): سانکھیا فلسفہ کائنات کے 25 بنیادی عناصر بیان کرتا ہے۔

خدا کے بارے میں نظریہ: قدیم سانکھیا فلسفہ میں خدا کا تصور واضح نہیں۔

اہم کتاب: سانکھیا کارِکا (सांख्यकारिका)

۴۔ یوگ درشن (योग दर्शन)

یوگ درشن (योग दर्शन) ہندو فلسفہ کا ایک اہم روحانی نظام ہے جس کے بانی مہرشی پتن جلی (पतञ्जलि) مانے جاتے ہیں۔ اس فلسفے کا بنیادی موضوع یوگ، دھیان، مراقبہ اور روحانی ریاضت ہے۔ یوگ فلسفہ دراصل سانکھیا کے نظریات پر قائم ہے، لیکن اس میں عملی روحانی مشقوں اور نفس کی تربیت کو خاص اہمیت دی گئی ہے۔ اس فلسفے کے مطابق انسان ذہنی پاکیزگی، دھیان، پرانایام، ضبطِ نفس اور مسلسل روحانی ریاضت کے ذریعے روحانی سکون اور موکش حاصل کر سکتا ہے۔ پتنجلی نے یوگ کے آٹھ بنیادی مراحل بیان کیے ہیں جن میں یم، نیم، آسن، پرانایام، دھیان اور سمادھی شامل ہیں، اور ان کا مقصد انسان کو باطنی پاکیزگی اور خدا سے قرب تک پہنچانا ہے۔

مقصد:

ذہنی پاکیزگی، روحانی سکون، خدا سے قرب، موکش۔

آٹھ بنیادی مراحل (अष्टाङ्ग योग): پتن جلی یوگ کے آٹھ مراحل بیان کرتے ہیں:

۱۔ یم (यम)

۲۔ نیَم (नियम)

۳۔ آسن (आसन)

۴۔ پرانایام (प्राणायाम)

۵۔ پرتیہار (प्रत्याहार)

۶۔ دھرنا (धारणा)

۷۔ دھیان (ध्यान)

۸۔ سمادھی (समाधि)

اہم کتاب: یوگ سوترا (योगसूत्र)

۵۔ میمانسا درشن (मीमांसा दर्शन)

میمانسا درشن (मीमांसा दर्शन) ہندو فلسفہ کا ایک اہم نظام ہے جس کے بانی مہرشی جَیمِنی (जैमिनि) مانے جاتے ہیں۔ اس فلسفے کا بنیادی موضوع ویدک عبادات، یگیہ، قربانی اور مذہبی رسومات کی تشریح ہے۔ میمانسا فلسفہ کے مطابق ویدا زلی اور مقدس ہیں، اور ان میں بیان کردہ احکام وعبادات پر عمل کرنا انسان کی مذہبی ذمہ داری ہے۔ یہ فلسفہ خاص طور پر کرم، یگیہ اور مذہبی اعمال کی اہمیت پر زور دیتا ہے اور انہیں روحانی فلاح اور نجات کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔

اہم تعلیمات:

ویدا زلی اور ابدی ہیں۔ مذہبی اعمال ضروری ہیں۔ کرم کے مطابق انسان کو پھل ملتا ہے۔ یگیہ روحانی ترقی کا ذریعہ ہے۔

اہم کتاب: میمانسا سوترا (मीमांसासूत्र)

۶۔ ویدانت درشن (वेदान्त दर्शन)

ویدانت درشن (वेदान्त दर्शन) ہندو فلسفے کا سب سے مشہور اور اثر انگیز فلسفیانہ نظام ہے، جس کے بانی بادَرایَن یا ویاس (व्यास / बादरायण) مانے جاتے ہیں۔ اس فلسفے کا بنیادی موضوع برہمن (خدا)، آتما (روح) اور موکش (نجات) ہے۔ لفظ ''ویدانت'' دو لفظوں سے مل کر بنا ہے: ''وید'' اور ''انت''، یعنی ویدوں کا آخری حصہ، جس سے مراد اُپنشد ہیں۔ اسی لیے ویدانت کو ''اُپنشدوں کی فلسفیانہ تشریح'' کہا جاتا ہے۔

یہ فلسفہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ برہمن ہی اصل اور ابدی حقیقت ہے، روح اسی کا حصہ ہے، اور حقیقی نجات اس وقت حاصل ہوتی ہے جب انسان اپنی روحانی حقیقت کو پہچان کر برہمن سے اتحاد حاصل کر لے۔

بنیادی تعلیمات:

برہمن (خدا) ہی اصل حقیقت ہے۔ آتما خدا کا حصہ یا پرتو ہے۔ دنیا عارضی ہے۔ موکش سب سے بڑی کامیابی ہے۔

ویدانت کی مشہور شاخیں:

۱۔ ادویت (अद्वैत) -- شنکر آچاریہ

۲۔ وِشِشت ادویت (विशिष्टाद्वैत) -- رامانج

۳۔ دویت (द्वैत) -- مادھوآچاریہ

اہم کتاب: برہم سوترا (ब्रह्मसूत्र)

درشن اور شروتی کا تعلق

اگرچہ ہندو فلسفے کے درشن اسمرتی ادب میں شمار کیے جاتے ہیں، لیکن ان کی فکری

بنیاد شروتی متون پر قائم ہے۔ یہ فلسفیانہ نظام اپنے نظریات اور تعلیمات کے لیے وید، برہمن، آرنیک اور اُپنشد جیسے مقدس متون سے رہنمائی حاصل کرتے ہیں۔ اسی وجہ سے درشن محض فلسفیانہ خیالات نہیں بلکہ ویدک تعلیمات کی عقلی اور فکری تشریح سمجھے جاتے ہیں، خصوصاً ویدانت کو اُپنشدوں کی فلسفیانہ توضیح کہا جاتا ہے۔

آستک اور ناستک درشن

ہندو فلسفے میں دو بڑی تقسیم بھی ملتی ہے:

۱۔ آستک (आस्तिक) یعنی وہ فلسفے جو ویدوں کو مانتے ہیں۔ مثلاً:

(۱) نیایہ (۲) ویشیشک (۳) سانکھیا (۴) یوگ (۵) میمانسا (۶) ویدانت۔

۲۔ ناستک (नास्तिक) یعنی وہ فلسفے جو ویدوں کو حتمی (authority) نہیں مانتے، مثلاً

(۱) بدھ مت (۲) جین مت (۳) چارواک فلسفہ

❁❁❁

مصنف کا مختصر تعارف

نام: مفتی محمد سرور فاروقی ندوی

ولدیت: جناب محمد حنیف فاروقی

تاریخ پیدائش: ایک جولائی ۱۹۶۸ء۔ محمد پور گونتی، محلہ پورب، ضلع فتحپور، ہسوہ، یوپی، انڈیا

دینی تعلیم:

تجوید قرآن الکریم: روایت حفص (دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)

عالمیت، فضیلت، افتاء: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ، یوپی انڈیا

تدریبی کورس: "**جامعہ اسلامیہ**" مدینہ منورہ (سعودی عرب)

اختصاص:

تفسیر قرآن الکریم اور فقہ: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

عصری تعلیم:

ہائی اسکول وانٹر میڈیٹ: یوپی بورڈ، الہ آباد

بے، اے (B.A.)، ایم، اے (M.A.): لکھنؤ یونیورسٹی، لکھنؤ

اردو کی تعلیم:

ادیب ماہر، ادیب کامل، معلم: جامعہ اردو، علی گڑھ

ہندی وسنسکرت کی اعلیٰ تعلیم (الہ آباد)

تدریسی وتحقیقی خدمات:

- شعبۂ صحافت ولسانیات: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
- کلیۃ الدعوۃ والاعلام: دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ
- رفیق علمی: مجلس تحقیقات، دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ

موجودہ ذمہ داریاں

رفیق علمی : **مجلس تحقیقات** (دار العلوم ندوۃ العلماء، لکھنؤ)
صدر : **جمعیت پیام امن** (لکھنؤ)
ناظم وبانی : **جامعہ دار ارقم** (فتحپور)
ناظم : **جامعہ دار التوحید الاسلامی** (لکھنؤ)
مینیجر : **J.D.C. اسکول** (فتحپور)
صدر : **قرآن ریسرچ اکیڈمی** (لکھنؤ)
ڈائرکٹر : **مکتبہ پیام امن** (لکھنؤ)

قرآنی خدمات

"**قرآن کا پیغام**" قرآن مجید کا ہندی ترجمہ
"**معانی قرآن الکریم**" قرآن مجید کا لفظی اردو ترجمہ
"The Holy Qur'an" قرآن مجید کا انگریزی ترجمہ
"**تفسیر فاروقی**" قرآن مجید کی ہندی تفسیر مکمل سات جلدوں میں
"**معانی القرآن الکریم**" قرآن مجید کی مختصر تفسیر (اردو)
"**معانی القرآن الکریم**" قرآن مجید کی مختصر تفسیر (ہندی)
"**لغات القرآن الکریم**" قرآن مجید کا ترجمہ اور الفاظ کی لغوی، صرفی، نحوی ترکیب